



بالتواضع



بالتواضع بالتواضع بالتواضع



کتابخانه مجلس شورای اسلامی
کتاب: تواضع
تأليف: محمد باقر مشکاتیان
تاریخ: ۱۳۸۵

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
کتاب: تواضع
تأليف: محمد باقر مشکاتیان
تاریخ: ۱۳۸۵



فقہ حنفی کی عالم بنانے والی ماہیہ ناز کتاب

بہارِ شریعت (تخریج شدہ)

حصہ ششم (6)

مصنف

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس: المدینة العلمية (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

E-mail: ilmia26@yahoo.com

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : بہارِ شریعت حصہ ششم (6)

مصنف : صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ترتیب، تسہیل و تخریج : مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

سن طباعت : ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۰۰۸ء

ناشر : مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ، کراچی

ملنے کے پتے:

مکتبۃ المدینۃ شہید مسجد کھارادر، کراچی

مکتبۃ المدینۃ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

مکتبۃ المدینۃ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینۃ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینۃ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

مکتبۃ المدینۃ چھوٹکی گھٹی، حیدرآباد

مکتبۃ المدینۃ نزد ریلوے اسٹیشن، ڈی، ایف، آفس کوئٹہ

مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر پشاور

مکتبۃ المدینۃ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانے والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 نیتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

①..... إخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

②..... حتی الوسع اس کا باؤ ڈھو اور قبلہ رُو مطالعہ کروں گا۔

④..... اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔ اپنی نماز وغیرہ دُرست کروں گا۔

⑥..... جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

⑦..... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

⑧..... (ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

⑨..... جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

..... زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا۔

⑪..... جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

⑬..... یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

⑮..... (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

⑯..... اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

⑰..... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

طالب نم مینڈو
تبیح و مغفرت و
بے حساب
جنت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

☆.....☆.....☆

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینة العلمیة

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرتاً اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

۱..... شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۲..... شعبہ درسی کتب

۳..... شعبہ اصلاحی کتب

۴..... شعبہ تراجم کتب

۵..... شعبہ تفتیش کتب

۶..... شعبہ تخریج

”المدینة العلمیة“ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم المہرکت، عظیم المرتبت،

پروانہ شمع رسالت، مُجِدِّ دین و مِلَّت، حامی سُنَّت، ماحی پُدعت، عالم شَرِیعت، پیر طریقت، باعث خیر و بَرکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام أحمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّٰی الوَسْع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بِشْمُول "المدينة العلمية" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضر اشہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

جنت کی بشارت

حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! عزوجل وصّٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سیدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لَا تَغْضَبْ وَ لَكَ الْجَنَّةُ" یعنی غصہ نہ کرو، تو تمہارے لئے جنت ہے۔

(مجمع الزوائد، ج ۸، ص ۱۳۴ حدیث ۱۲۹۹۰)

پیش لفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

قرآن وحدیث میں حج کی بہت تاکید آئی ہے، چنانچہ پارہ 2 سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 196 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۖ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”حج وعمرہ کو اللہ (عزوجل) کے لیے پورا کرو۔“

”مسند دارمی“ جلد 2، حدیث نمبر 1785 پر ہے: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جسے حج کرنے سے نہ ظاہری حاجت کی رکاوٹ ہو، نہ بادشاہ ظالم، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے، پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔“ اسی لیے علمائے کرام نے حج وعمرہ کے مسائل کو خصوصی اہمیت دی ہے اور اس موضوع پر مستقل کتابیں اور رسائل تصنیف کئے ہیں۔

انہی میں سے بہار شریعت کا حصہ 6 بھی ہے جو صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے قلم فیض رقم سے معرض وجود میں آیا۔ اس حصے کی تصنیف اور طباعت کے بارے میں صدر الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ حصہ 6 کے صفحہ 203 پر رقمطراز ہیں: ”اس کتاب کی تصنیف شب بستم ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۳۳ھ کو ختم ہوئی اور تھوڑے دنوں بعد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ الاقدس کو سنا بھی دی تھی۔ فقیر جب حرمین طیبین روانہ ہوا اس رسالہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا اور بمبئی کے ایک ہفتہ قیام میں مبیضہ کیا (یعنی چھپنے کے لئے تیار کیا) مگر اس کی طبع میں موانع پیش آتے گئے، جن کی وجہ سے بہت تاخیر ہوئی خدا کا شکر ہے کہ اب طبع ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور ان صاحبوں سے نہایت عجز کے ساتھ التجا ہے کہ اس فقیر کے لیے ایمان پر ثبات اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا رسالہ ”انور البشارة“ پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخل رسالہ ہیں کہ اولاً: تبرک مقصود ہے۔ دوم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہذا عبارت بھی نہ بدلی۔“

بہار شریعت کی افادیت واہمیت کے پیش نظر تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے اسے تخریج کے ساتھ پوری آن بان سے مرحلہ وار شائع کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس میں کامیابیوں کا سفر جاری ہے۔ اس سلسلے میں ”بہار شریعت“ کے ابتدائی پانچ اور سولہواں حصہ (1,2,3,4,5,16) ”مکتبۃ المدینہ“ سے شائع ہو کر علماء کرام وعوام دونوں سے داد و تحسین پا چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلك۔ اب اس

کا حصہ 6 پیش خدمت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدينة العلمية“ کے ”شعبہ تخریج“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- ① احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر تخریج کی گئی ہے۔
- ② آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات کو Inverted Commas ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔
- ③ قدیم رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- ④ جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
- ⑤ ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

⑥ مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 15, 120, 138, 146 پر مسائل کی ترجیح، توضیح و تصحیح کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔

⑦ مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ ہی پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

⑧ مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

⑨ آغاز میں پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف ”رفیق الحرمین“ سے ”156 اصطلاحات“ شامل کی گئی۔ (یہ کتاب مکتبہ

المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کی جاسکتی ہے) علاوہ ازیں حج و عمرہ کے نقشہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔

10..... آخر میں ماخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظرِ کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت فیضہم سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدینة العلمیة“ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینة العلمیة)

نوٹ: تعارفِ مصنف صدر الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”بہارِ شریعت“ ”حصہ اول“ مطبوعہ ”مکتبہ المدینہ“ صفحہ ۱۰ تا ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

☆.....☆.....☆

چھپن ۵۶ اصطلاحات

(از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری

رضوی ضیائی ذامت برکاتہم العالیہ)

حاجی صاحبان مندرجہ ذیل اصطلاحات اور اسمائے مقامات وغیرہ ذہن نشین کر لیں تو اس طرح آگے مطالعہ کرتے ہوئے ان شاء اللہ عزوجل آسانی پائیں گے۔

1..... **أَشْهُرُ حَجِّ**: حج کے مہینے یعنی شوال المکرم و ذوالقعدہ دونوں مکمل اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن۔

2..... **أَحْرَام**: جب حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتے ہیں، تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو "احرام" کہتے ہیں۔

اور مجازاً ان بغیر سلی چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جن کو احرام کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔

3..... **تَلْبِيه**: وہ ورد جو عمرہ اور حج کے دوران حالت احرام میں کیا جاتا ہے۔ یعنی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ الخ پڑھنا۔

4..... **إِضْطِبَاع**: احرام کی اوپر والی چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اس طرح اٹھائے کاندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کھلا رہے۔

5..... **رَمَل**: طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا۔

6..... **طَوَاف**: خانہ کعبہ کے گرد سات چکر یا پھیرے لگانا ایک چکر کو "شوط" کہتے ہیں جمع "اشواط"۔

7..... **مَطَاف**: جس جگہ میں طواف کیا جاتا ہے۔

8..... **طَوَافُ قُدُوم**: مکہ معظمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف یہ "افراد" یا "قران" کی نیت سے حج کرنے والوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

9..... **طَوَافُ زِيَارَة**: اسے طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کارکن ہے۔ اس کا وقت ۱۰ ذوالحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے مگر دس ذوالحجہ کو کرنا افضل ہے۔

0..... **طَوَافُ وِدَاع**: حج کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ یہ ہر "آفاقی" حاجی پر واجب ہے۔

..... طوافِ عمرہ: یہ عمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

=..... استلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں چوم لینا۔

..... سَعْي: ”صفا“ اور ”مروہ“ کے مابین سات پھیرے لگانا (صفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوتا ہے یوں مروہ پر سات چکر پورے ہوں گے)

!..... رَمَى: جمرات (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

@..... حَلَق: احرام سے باہر ہونے کے لئے حدودِ حرم ہی میں پورا سر منڈوانا۔

#..... قَصْر: چوتھائی (¼) سر کا ہر بال کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کترانا۔

\$..... مسجدُ الحرام: وہ مسجد جس میں کعبہ مشرفہ واقع ہے۔

%..... بَابُ السَّلَام: مسجد الحرام کا وہ دروازہ مبارکہ جس سے پہلی بار داخل ہونا افضل ہے اور یہ جانبِ مشرق واقع ہے۔

^..... کعبہ: اسے بیت اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کہتے ہیں یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر یہ پوری دنیا کے وسط میں واقع ہے اور ساری دنیا کے لوگ اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور مسلمان پروانہ وار اس کا طواف کرتے ہیں۔

کعبہ مشرفہ کے چار کونوں کے نام

&..... رِكنِ اَسْوَد: جنوب و مشرق کے کونے میں واقع ہے اسی میں جنتی پتھر ”حجرِ اسود“ نصب ہے۔

*..... رِكنِ عِرَاقِي: یہ عراق کی سمت شمال مشرقی کونہ ہے۔

(..... رِكنِ شَامِي: یہ ملک شام کی سمت شمال مغربی کونہ ہے۔

(..... رِكنِ يَمَانِي: یہ یمن کی جانب مغربی کونہ ہے۔

_..... بَابُ الكَعْبَةِ: رکنِ اسود اور رکنِ عراقی کے بیچ کی مشرقی دیوار میں زمین سے کافی بلند سونے کا دروازہ ہے۔

+..... مُلْتَزَم: رکنِ اسود اور بابِ الکعبہ کی درمیانی دیوار۔

~..... مُسْتَجَاب: رکنِ یمانی اور شامی کے بیچ میں مغربی دیوار کا وہ حصہ جو ”ملتزم“ کے مقابل یعنی عین پیچھے کی سیدھ میں واقع ہے۔

a..... مُسْتَجَاب: رکنِ یمانی اور رکنِ اسود کے بیچ کی جنوبی دیوار یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پرا مین کہنے کے لئے مقرر ہیں۔

اسی لئے سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اس مقام کا نام ”مستجاب“ (یعنی دعا کی مقبولیت کا مقام) رکھا ہے۔
b..... حَاطِیْم: کعبہ معظمہ کی شمالی دیوار کے پاس نصف دائرے کی شکل میں فصیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حصہ ”حطیم“، کعبہ شریف ہی کا حصہ ہے اور اس میں داخل ہونا عین کعبۃ اللہ شریف میں داخل ہونا ہے۔

c..... مِيزَاب رَحْمَت: سونے کا پرنا لہ ۱ یہ رکن عراقی و شامی کی شمالی دیوار پر چھت پر نصب ہے اس سے بارش کا پانی ”حطیم“ میں نچھاور ہوتا ہے۔

d..... مَقَام اِبْرَاهِيْم: دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ جنتی پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ شریف کی عمارت تعمیر کی اور یہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ معجزہ ہے کہ آج بھی اس مبارک پتھر پر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمین شریفین کے نقش موجود ہیں۔

e..... بِيْرُزْم زَم: مکہ معظمہ کا وہ مقدس کنواں جو حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم طفولیت میں آپ کے ننھے ننھے مبارک قدموں کی رگڑ سے جاری ہوا تھا۔ اس کا پانی دیکھنا، پینا اور بدن پر ڈالنا ثواب اور بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ یہ مبارک کنواں مقام ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے جنوب میں واقع ہے۔

f..... بَابُ الصَّفَا: مسجد الحرام کے جنوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ جس کے نزدیک ”کوہ صفا ہے“

g..... كُوْه صَفَا: کعبہ معظمہ کے جنوب میں واقع ہے اور یہیں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

h..... كُوْه مَرُوْه: کوہ صفا کے سامنے واقع ہے۔ صفا سے مروہ تک پہنچنے پر سعی کا ایک پھیرا ختم ہو جاتا ہے اور سائے پھیرا یہیں مروہ پر ختم ہوتا ہے۔

i..... مِيْلِيْن اَحْضَرِيْن: یعنی دو سبز نشان صفا سے جانب مروہ کچھ دور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سبز لائیں لگی ہوئی ہیں۔ نیز ابتدا اور انتہا پر فرش بھی سبز ماربل کا پٹا بنا ہوا ہے۔ ان دونوں سبز نشانوں کے درمیان دوران سعی مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

۱..... میری ناقص معلومات کے مطابق مکہ مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا اپنے مزار فائز الانوار میں چہرہ نور بار میزاب رحمت کی طرف ہے۔ لہذا سگ مدینہ کا معمول ہے کہ دوران طواف جب میزاب رحمت کی طرف گزرتا ہے تو اس کے سامنے کی طرف رخ کر کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ عرض کرتا ہے جو سلام کرنا چاہیں ان کی رہنمائی کیلئے عرض ہے کہ آپ میزاب رحمت کے عین سامنے دیکھیں گے تو مسجد شریف کے ایک ستون پر چلی حروف میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لکھا ہوا نظر آئے گا اسی کی سیدھ میں ”باب مدینہ المنورہ ہے“۔ اس سے باہر آجائیں تو سیدھا مدینہ روڈ ہے۔ (سگ مدینہ عنی عنہ)

.....مَسْعَى: میلین اخضرین کا درمیانی فاصلہ جہاں دوران سعی مرد کو دوڑنا سنت ہے۔

.....k میقات: اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود سے باہر (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک آنا جائز ہے۔

میقات پانچ ہیں

.....ا ذُو الْحُلَيْفَةِ: مدینہ شریف سے مکہ پاک کی طرف تقریباً دس کلومیٹر پر ہے جو مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ”میقات“ ہے۔ اب اس جگہ کا نام ”ابیار علی کرم اللہ وجہہ الکریم“ ہے۔

.....m ذَات عَرَق: عراق کی جانب سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔

.....n يَلْمَم: پاک و ہند والوں کے لئے میقات ہے۔

.....o جُحْفَه: ملک شام کی طرف سے آنے والوں کیلئے میقات ہے۔

.....p قَرْنُ الْمَنَازِل: نجد (موجودہ ریاض) کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ہے۔ یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

.....q مِيْقَاتِي: وہ شخص جو ”میقات“ کی حدود کے اندر رہتا ہو۔

.....r آفَاقِي: وہ شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو۔

.....s تَنْوِيم: وہ جگہ جہاں سے مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران عمرے کے لئے احرام باندھتے ہیں اور یہ مقام مسجد الحرام سے تقریباً سات کلومیٹر جانب مدینہ منورہ ہے اب یہاں مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا بنی ہوئی ہے۔ اس جگہ کو لوگ ”چھوٹا عمرہ“ کہتے ہیں۔

.....t جَعْرَانَه: مکہ مکرمہ سے تقریباً چھبیس کلومیٹر دور طائف کے راستے پر واقع ہے۔ یہاں سے بھی دوران قیام مکہ شریف

عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اس مقام کو عوام ”بڑا عمرہ“ کہتے ہیں۔¹

.....u حَرَم: مکہ معظمہ کے چاروں طرف میلوں تک اس کی حدود ہیں اور یہ زمین حرمت و تقدس کی وجہ سے ”حرم“ کہلاتی

.....1 غزوہ حنین سے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں سے عمرہ کا احرام زیب تن فرمایا تھا۔ ہو سکے تو ہر حاجی کو چاہیے کہ اس سنت کو ادا کرے اور یہ نہایت ہی پرسوز مقام ہے حضرت سپدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”اخبار الاخیار“ میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سپدنا شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے زائرین حرم کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ ضرور بحراندہ سے عمرہ کا احرام باندھیں کہ یہ ایسا متبرک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے اندر توبار مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار کیا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

ہے۔ ہر جانب اس کی حدود پر نشان لگے ہیں حرم کے جنگل کا شکار کرنا نیز خود رو درخت اور ترگھاس کا ثنا، حاجی، غیر حاجی سب کے لئے حرام ہے۔ جو شخص حدود حرم میں رہتا ہو اسے ”حرمی“ یا ”اہل حرم“ کہتے ہیں۔

۷..... **جَل**: حدود حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو ”جل“ کہتے ہیں۔ اس جگہ وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم میں حرام ہیں۔ جو شخص زمین حل کرنے والا ہو اسے ”حلی“ کہتے ہیں۔

۸..... **مَنَى**: مسجد الحرام سے پانچ کلومیٹر پر وہ وادی جہاں حاجی صاحبان قیام کرتے ہیں ”منی“ حرم میں شامل ہے۔

۹..... **جَمَرَات**: منی میں تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں پہلے کا نام جَمْرَةُ الْأَخْرَی یا جَمْرَةُ الْعَقْبَةِ ہے۔ اسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں۔ دوسرے کو جَمْرَةُ الْوَسْطَى (منجھلا شیطان) اور تیسرا کو جَمْرَةُ الْأُولَى (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

۱۰..... **عَرَفَات**: منی سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دور میدان جہاں ۹ ذوالحجہ کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔ عرفات حرم سے خارج ہے۔

۱۱..... **جَبَلِ رَحْمَت**: عرفات کا وہ مقدس پہاڑ جس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔

۱۲..... **مُزْدَلِفَةُ**: ”منی“ سے عرفات کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر واقع میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔ سنت اور صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ وقوف واجب ہے۔

۱۳..... **مُحَسِّر**: مزدلفہ سے ملا ہوا میدان، یہیں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ لہذا یہاں سے گزرتے وقت تیزی سے گزرناسنت ہے۔

۱۴..... **بَطْنِ عُرْفَةَ**: عرفات کے قریب ایک جنگل جہاں حاجی کا وقوف درست نہیں۔

۱۵..... **مَدْعَى**: مسجد حرام اور مکہ مکرمہ کے قبرستان ”جنت المعلی“ کے مابین جگہ جہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

(رفیق الحرمین، ص ۳۳-۴۳)

❖..... **دَم** یعنی ایک بکرا (اس میں نر، مادہ، دنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں)۔

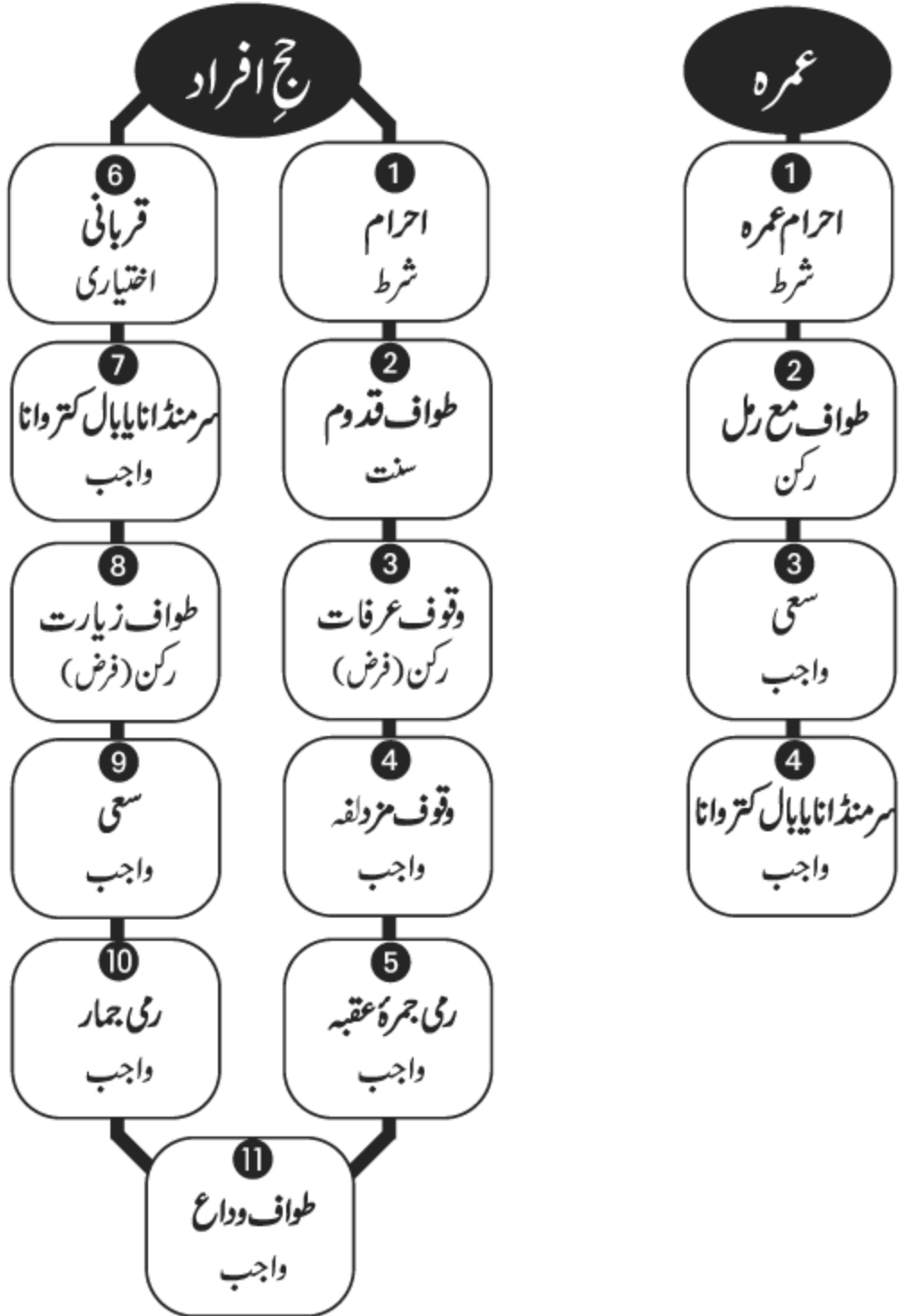
❖..... **بَدَنَه** یعنی اونٹ یا گائے۔ یہ تمام جانوران ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔

❖..... **صَدَقَه** یعنی صدقہ فطر کی مقدار (آج کل کے حساب سے دو کلو تقریباً پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم یا اس

کے دگنے جو یا کھجور یا اس کی رقم)۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۲۸)

حج و عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

ذیل کے نقشہ سے عمرہ، حج افراد، قرآن اور تمتع کے مناسک معلوم کیے جاسکتے ہیں، یہ وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ ان میں سے شرط، رکن، واجب، سنت اور اختیاری کون کون سے مناسک ہیں۔



حج تمتع

(جب کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو)



حج قرآن



پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے عموماً حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔ ذیل کے نقشہ میں نہایت اختصار سے اس کا طریقہ (جب کہ قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو) گھر سے روانہ ہو کر اختتام حج تک پیش خدمت ہے۔ تفصیلی طریقہ اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

3

کعبہ شریف کا طواف کرنا اور
مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز
پڑھنا اور آب زم زم پینا

2

میقات سے پہلے عمرہ کی
نیت سے احرام باندھنا

1

گھر سے روانگی

6

۹ ذی الحجہ کو مقام عرفات میں ظہر
وعصر کی نمازیں پڑھنا۔ وقوف
عرفات کرنا

5

۸ ذی الحجہ کو دوبارہ احرام باندھ کر مٹی
جانے کی تیاری کرنا اور مٹی میں جا کر
ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنا

4

سعی کرنا اور اس کے بعد حلق یا
قصر کرنا اور احرام کھولنا

9

۱۰ ذی الحجہ کو حلق یا قصر کے بعد مکہ
مکرمہ میں جا کر طواف زیارت
کرنا اور پھر واپس مٹی میں آنا

8

۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے مٹی میں آنا
اور جمرۃ العقیقہ پر کنکریاں مارنا۔
قربانی کرنا اور حلق یا قصر کرنا

7

۹ ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد
عرفات سے مزدلفہ پہنچ کر نماز مغرب و عشاء ملا
کر پڑھنا۔ رات مزدلفہ میں قیام اور طلوع
آفتاب سے کچھ پہلے تک مزدلفہ میں وقوف کرنا

12

سفر مدینہ طیبہ خاص بقصد
زیارت شریفہ

11

۱۳ ذی الحجہ یا جب رخصت کا ارادہ ہو
طواف وداع کرنا

10

۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کو مٹی میں قیام کرنا۔
اور ان تینوں دنوں میں جمرات پر
کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ روانہ ہونا

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن تحریر فرماتے ہیں: علماء مختلف ہیں کہ پہلے حج کرے یا زیارت۔
”لباب“ میں ہے: حج نفل میں مختار ہے اور فرض ہو تو پہلے حج مگر مدینہ طیبہ راہ میں آئے تو تقدیم زیارت لازم آتی۔ یعنی بے زیارت گزر جانا
گستاخی اور فقیر کو علامہ سبکی (رحمہ اللہ تعالیٰ) کا یہ ارشاد بہت بھایا کہ: پہلے حج کرے تاکہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ملے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۷۹۸)

فہرست

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
64	مسجد الحرام کا نقشہ و حدود	۲۱	1	حج کا بیان اور فضائل	۱
66	طواف کا طریقہ اور دعائیں	۲۲	6	حج کے مسائل	۲
70	طواف کے مسائل	۲۳	7	حج واجب ہونے کے شرائط	۳
73	نماز طواف	۲۴	14	وجوب ادا کے شرائط	۴
74	ملتزم سے لپٹنا	۲۵	17	صحت ادا کے شرائط	۵
76	زمزم کی حاضری	۲۶	18	حج فرض ادا ہونے کے شرائط	۶
76	صفا و مروہ کی سعی	۲۷	19-18	حج کے فرائض و واجبات	۷
77	سعی کی دعائیں	۲۸	21	حج کی سنتیں	۸
80	سعی کے مسائل	۲۹	22	آداب سفر و مقدمات حج	۹
82	سر موٹڈانا یا بال کتروانے	۳۰	38	میقات کا بیان	۱۰
83	ایام اقامت کے اعمال	۳۱	40	احرام کا بیان	۱۱
83	طواف میں سات باتیں حرام ہیں	۳۲	42	احرام کے احکام	۱۲
84	طواف میں پندرہ باتیں مکروہ ہیں	۳۳	49	وہ امور جو احرام میں حرام ہیں	۱۳
85	سات باتیں طواف و سعی میں جائز ہیں	۳۴	50	احرام کے مکروہات	۱۴
85	دس باتیں سعی میں مکروہ ہیں	۳۵	51	وہ باتیں جو احرام میں جائز ہیں	۱۵
86	طواف و سعی میں مرد و عورت کے فرق	۳۶	54	احرام میں مرد و عورت کے فرق	۱۶
86	منہ کی روانگی اور عرفات کا وقوف	۳۷	54	داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام	۱۷
94	عرفات میں ظہر و عصر کی نماز	۳۸	60	طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ	۱۸
94	عرفات کا وقوف	۳۹	62	طواف کے فضائل	۱۹
95	وقوف کی سنتیں	۴۰	63	حجر اسود کی بزرگی	۲۰

128	تمتع کا بیان	۶۳	96	وقوف کے آداب	۴۱
132	جرم اور ان کے کفارے	۶۴	96	وقوف کی دعائیں	۴۲
134	خوشبو اور تیل لگانا	۶۵	98	وقوف کے مکروہات	۴۳
138	سلے کپڑے پہننا	۶۶	99	ضروری نصیحت	۴۴
141	بال دور کرنا	۶۷	99	وقوف کے مسائل	۴۵
143	ناخن کترنا	۶۸	101	مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف	۴۶
143	بوس و کنار و جماع	۶۹	103	مزدلفہ میں نماز مغرب و عشا	۴۷
146	طواف میں غلطیاں	۷۰	104	مزدلفہ کا وقوف اور دعائیں	۴۸
	سچی و وقوف عرفہ و وقوف مزدلفہ اور رمی	۷۱	106	منے کے اعمال	۴۹
148	کی غلطیاں		110	جرمۃ العقبہ کی رمی	۵۰
150	قربانی اور حلق میں غلطی	۷۲	110	رمی کے مسائل	۵۱
150	شکار کرنا	۷۳	111	حج کی قربانی	۵۲
157	حرم کے جانور کو ایذا دینا	۷۴	113	حلق و تقصیر	۵۳
160	حرم کے پیڑ وغیرہ کا ثنا	۷۵	115	طواف فرض	۵۴
161	جوں مارنا	۷۶	117	باقی دنوں کی رمی	۵۵
162	بغیر احرام میقات سے گزرنا	۷۷	119	رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں	۵۶
164	احرام ہوتے ہوئے احرام باندھنا	۷۸	120	مکہ معظمہ کو روانگی	۵۷
165	محصر کا بیان	۷۹	121	مقامات متبرکہ کی زیارت	۵۸
169	حج فوت ہونے کا بیان	۸۰	121	کعبہ معظمہ کی داخلی	۵۹
170	حج بدل کا بیان	۸۱	122	حریم شریفین کے تبرکات	۶۰
172	حج بدل کے شرائط	۸۲	122	طواف رخصت	۶۱
182	ہدی کا بیان	۸۳	125	قران کا بیان	۶۲

191	حاضری سرکارِ اعظم	۸۹	186	حج کی منت کا بیان	۸۴
199	اہل بقیع کی زیارت	۹۰	188	فضائلِ مدینہ طیبہ	۸۵
201	قبا کی زیارت	۹۱	188	مدینہ طیبہ میں اقامت	۸۶
202	احد و شہدائے احد کی زیارت	۹۲	189	مدینہ طیبہ کے برکات	۸۷
204	ماخذ و مراجع		190	اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج	۸۸

سادات کرام کی خدمت کا صلہ

ایک صاحب ہزار اشرفیاں لیکر حج کو جا رہے تھے، ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انھوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے، جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا، اللہ عزوجل تمہارا حج قبول فرمائے۔ انھیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے، میں تو حج کو گیا نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں زیارتِ اقدس سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا: کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا کہ: ”تو نے جو میری اہلیت کی خدمت کی، اس کی عوض میں اللہ عزوجل نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا، جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔“

(بہار شریعت حصہ ۶، ص ۱۸۷، ردالمحتار، ج ۴، ص ۵۵)

میں کیوں نہ روؤں

حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ جب حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکل گئیں کسی نے کہا کہ سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں۔ آپ اس قدر زور سے گریہ نہ فرمائیں تو آپ نے فرمایا، ”کیوں نہ روؤں شاید اللہ عزوجل میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر رحمت کی نظر فرمادے اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک کامیاب ہو جاؤں۔“ پھر آپ نے طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز پڑھی جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی۔

(روض الریاحین، ص ۱۱۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

حج کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۗ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۗ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰهِ عَلٰی النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾ (1)

”بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا اور ہدایت تمام جہان کے لیے، اُس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم اور جو شخص اس میں داخل ہو با امن ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے، جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے اور جو کفر کرے تو اللہ (عزوجل) سارے جہان سے بے نیاز ہے۔“ اور فرماتا ہے:

﴿ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط ﴾ (2)

”حج و عمرہ کو اللہ (عزوجل) کے لیے پورا کرو۔“

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہذا حج کرو۔“ ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سکوت فرمایا (3)۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا پھر فرمایا: جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، اگلے لوگ کثرت سوال اور پھر انبیا کی مخالفت سے ہلاک ہوئے، لہذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اُسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو۔ (4)

① پ ۴، آل عمران: ۹۶-۹۷. ② پ ۲، البقرة: ۱۹۶.

③ یعنی خاموش رہے۔

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فرض الحج مرّة في العمر، الحدیث: ۳۲۵۷، ص ۹۰۱.

حدیث ۲: صحیحین میں انھیں سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، کون عمل افضل ہے؟ فرمایا: ”اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا: حج مبرور۔“ (1)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ انھیں سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (2)

حدیث ۴: بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ انھیں سے راوی، ”عمرہ سے عمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔“ (3)

حدیث ۵: مسلم و ابن خزیمہ و غیرہما عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔“ (4)

حدیث ۶ و ۷: ابن ماجہ اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج کمزوروں کے لیے جہاد ہے۔“ (5)

اور اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابن ماجہ نے روایت کی، کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا: ”ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ۔“ (6)
اور صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ فرمایا: ”تمہارا جہاد حج ہے۔“ (7)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الإیمان، باب من قال ان الإیمان هو العمل، الحدیث: ۲۶، ص ۴.

② ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، الحدیث: ۱۵۲۱، ص ۱۲۰.

و ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة... إلخ، الحدیث: ۲، ج ۲، ص ۱۰۳.

③ ”صحیح البخاری“، کتاب أبواب العمرة، باب وجوب العمرة و فضلها، الحدیث: ۱۷۷۳، ص ۱۳۹.

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب کون الاسلام یهدم ما قبله... إلخ، الحدیث: ۳۲۱، ص ۶۹۸.

⑤ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المناسک، باب الحج جهاد النساء، الحدیث: ۲۹۰۲، ص ۲۶۵۲.

⑥ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المناسک، باب الحج جهاد النساء، الحدیث: ۲۹۰۱، ص ۲۶۵۲.

⑦ ”صحیح البخاری“، کتاب الجهاد، باب جهاد النساء، الحدیث: ۲۸۷۵، ص ۲۳۱.

حدیث ۸: ترمذی وابن خزیمہ وابن حبان عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔“ (1)

حدیث ۹: بخاری و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و غیر ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کی برابر ہے۔“ (2)

حدیث ۱۰: بزار نے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (3)

حدیث ۱۱: بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو خانہ کعبہ کے قصد سے آیا اور اونٹ پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور خطا کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے، یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر سرمنڈایا یا بال کتروائے تو گناہوں سے ایسا نکل گیا، جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔“ (4) اور اسی کے مثل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۲: ابن خزیمہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ واپس آئے اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا، حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا: ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔“ (5) تو اس حساب سے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہوئیں وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ .

حدیث ۱۳: بزار نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج و عمرہ کرنے والے اللہ (عزوجل) کے وفد ہیں، اللہ (عزوجل) نے انھیں بلایا، یہ حاضر ہوئے، انھوں نے اللہ (عزوجل) سے سوال کیا، اُس

- ① ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج و العمرة، الحدیث: ۸۱۰، ص ۱۷۲۷.
- ② ”صحیح البخاری“، کتاب جزاء الصيد، باب حج النساء، الحدیث: ۱۸۶۳، ص ۱۴۶.
- ③ ”مسند البزار“، مسند أبي موسى الأشعري رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۳۱۹۶، ج ۸، ص ۱۶۹.
- ④ ”شعب الإيمان“، باب فی المناسک، باب فضل الحج و العمرة، الحدیث: ۴۱۱۵، ج ۳، ص ۴۷۸.
- ⑤ ”المستدرک“ للحاکم، کتاب المناسک، باب فضیلة الحج ماشیاء، الحدیث: ۱۷۳۵، ج ۲، ص ۱۱۴.

نے انھیں دیا۔“ (1) اسی کے مثل ابن عمر و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۷: بزار و طبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اُس کے لیے بھی۔“ (2)

حدیث ۱۸: اصہبانی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔“ (3)

اور ابو داؤد و دارمی کی روایت میں یوں ہے: ”جس کا حج کا ارادہ ہو تو جلدی کرے۔“ (4)

حدیث ۱۹: طبرانی اوسط میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کی، اے اللہ! (عزوجل) جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو انھیں تو کیا عطا فرمائے گا؟ فرمایا: ”ہر زائر کا اُس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے، اُن کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انھیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو اُن کی مغفرت فرما دوں گا۔“ (5)

حدیث ۲۰: طبرانی کبیر میں اور بزار ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں مسجد منیٰ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم کچھ پوچھنے کے لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ”اگر تم چاہو تو میں بتا دوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر چاہو تو میں کچھ نہ کہوں، تمہیں سوال کرو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں بتا دیجیے۔ ارشاد فرمایا: تو اس لیے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جانے کو دریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لیے اس میں کیا ثواب ہے اور جمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لیے کیا ثواب

- ① ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة... إلخ، الحدیث: ۲۰، ج ۲، ص ۱۰۷۔
- ② ”مجمع الزوائد“، باب دعاء الحجاج و العمار، الحدیث: ۵۲۸۷، ج ۳، ص ۴۸۳۔
- ③ ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة... إلخ، الحدیث: ۲۶، ج ۲، ص ۱۰۹۔
- ④ ”سنن أبي داود“ کتاب المناسک، باب ۵، الحدیث: ۱۷۳۲، ص ۱۳۵۱۔
- ⑤ ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب المیم، الحدیث: ۶۰۳۷، ج ۴، ص ۲۹۷۔

ہے اور اس کے ساتھ طوافِ اِفاضہ (1) کو۔“

اُس شخص نے عرض کی، قسم ہے! اس ذات کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا، اسی لیے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے دریافت کروں۔ ارشاد فرمایا: ”جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا تو اونٹ کے ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لیے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا مٹا دی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے اولادِ اسماعیل میں کوئی غلام ہو، اُس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کے مثل ہے۔“

اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر مہابات فرماتا ہے، ارشاد فرماتا ہے: ”میرے بندے دُور دُور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امیدوار ہو کر حاضر ہوئے، اگر تمہارے گناہ ریتے کی گنتی اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا، میرے بندو! واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو۔“

اور جمروں پر رَمی کرنے میں ہر نکتہ پر ایک ایسا کبیرہ مٹا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لیے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کر رہا ہے اور تیرے لیے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانہ آئندہ میں عمل کرو اور زمانہ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔ (2)

حدیث ۲۱: ابو یعلیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا۔ قیامت تک اُس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اُس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔“ (3)

حدیث ۲۲: طبرانی و ابو یعلیٰ و دارقطنی و بیہقی اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت

①..... اس کو طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

②..... ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الحج و العمرة... إلخ، الحدیث: ۳۲، ج ۲، ص ۱۱۰۔

③..... ”مسند أبي يعلى“، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، الحدیث: ۶۳۲۷، ج ۵، ص ۴۴۱۔

میں داخل ہو جائے۔“ (1)

حدیث ۲۳: طبرانی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ گھر اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے، پھر جس نے حج کیا یا عمرہ وہ اللہ (عزوجل) کے ضمان میں ہے اگر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کر دے تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔“ (2)

حدیث ۲۴ و ۲۵: دارمی ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی، نہ بادشاہ ظالم، نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے، پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔“ (3) اسی کی مثل ترمذی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۶: ترمذی وابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، ایک شخص نے عرض کی، کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا: ”توشہ اور سواری۔“ (4)

حدیث ۲۷: شرح سنت میں انھیں سے مروی، کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ فرمایا: پراگندہ سر، میلا کچھلا۔ دوسرے نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حج کا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: ”بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔“ کسی اور نے عرض کی، سمیل کیا ہے؟ فرمایا: ”توشہ اور سواری۔“ (5)

حدیث ۲۸: ابوداؤد وابن ماجہ أم المؤمنین أم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے یا اُس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ (6)

مسائل فقہیہ

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اور اس کے لیے ایک خاص

① ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۵۳۸۸، ج ۴، ص ۱۱۱.

② ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۹۰۳۳، ج ۶، ص ۳۵۲.

③ ”سنن الدارمی“، کتاب المناسک، باب من مات ولم یحج، الحدیث: ۱۷۸۵، ج ۲، ص ۴۵.

④ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی ایجاب الحج بالزاد و الراحلة، الحدیث: ۸۱۳، ص ۱۷۲۸.

⑤ ”شرح السنة“ للبخاری، کتاب الحج، باب وجوب الحج... إلخ، الحدیث: ۱۸۴۰، ج ۴، ص ۹.

⑥ ”سنن أبي داود“، کتاب المناسک، باب فی المواقیت، الحدیث: ۱۷۴۱، ص ۱۳۵۲.

وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں تو حج ہے۔ ۹۔ ہجری میں فرض ہوا، اس کی فرضیت قطعی ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے مگر عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱: دکھاوے کے لیے حج کرنا اور مال حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔ حج کو جانے کے لیے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اُس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے مثلاً ماں باپ اگر اُس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا، دادی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ حج فرض کا حکم ہے اور نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اطاعت کرے۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: لڑکا خوبصورت اُمرد ہو تو جب تک داڑھی نہ نکلے، باپ اُسے جانے سے منع کر سکتا ہے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳: جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مرد و مگر جب کرے گا ادا ہی ہے قضا نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴: مال موجود تھا اور حج نہ کیا پھر وہ مال تلف ہو گیا، تو قرض لے کر جائے اگر چہ جانتا ہو کہ یہ قرض ادا نہ ہوگا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قدرت دے گا تو ادا کر دوں گا۔ پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ مولیٰ عزوجل اس پر مؤاخذہ نہ فرمائے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵: حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک⁽⁶⁾ ہے کہ اس سے پیشتر⁽⁷⁾ حج کے افعال نہیں ہو سکتے، سوا احرام کے کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ مکروہ ہے۔⁽⁸⁾ (درمختار، ردالمحتار)

(حج واجب ہونے کے شرائط)

مسئلہ ۶: حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں:

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۶.

و "الدرالمختار" کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۱۶-۵۱۸.

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۱۹.

③ "الدرالمختار" کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۰.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۰.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۱.

⑥ یعنی دو مہینے اور دس دن تک۔

⑦ پہلے۔

⑧ "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۴۳.

① اسلام

لہذا اگر مسلمان ہونے سے پیشتر استطاعت تھی پھر فقیر ہو گیا اور اسلام لایا تو زمانہ کفر کی استطاعت کی بنا پر اسلام لانے کے بعد حج فرض نہ ہوگا، کہ جب استطاعت تھی اس کا اہل نہ تھا اور اب کہ اہل ہوا استطاعت نہیں اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہو گیا تو اب بھی فرض ہے۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مُرْتَد ہو گیا⁽²⁾ پھر اسلام لایا تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے، کہ مُرْتَد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہو گئے۔⁽³⁾ (عالمگیری) یو ہیں اگر اثنائے حج⁽⁴⁾ میں مُرْتَد ہو گیا تو احرام باطل ہو گیا اور اگر کافر نے احرام باندھا تھا، پھر اسلام لایا تو اگر پھر سے احرام باندھا اور حج کیا تو ہوگا ورنہ نہیں۔

② دارالحرَب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے۔

لہذا جس وقت استطاعت تھی یہ مسئلہ معلوم نہ تھا اور جب معلوم ہوا اس وقت استطاعت نہ ہو تو فرض نہ ہوا اور جاننے کا ذریعہ یہ ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں نے جن کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہو، اُسے خبر دیں اور ایک عادل نے خبر دی، جب بھی واجب ہو گیا اور دارالاسلام میں ہے تو اگر چہ حج فرض ہونا معلوم نہ ہو فرض ہو جائے گا کہ دارالاسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

③ بلوغ

نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ جبکہ سمجھ وال⁽⁶⁾ ہو یا اُس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو جب کہ ناسمجھ ہو، بہر حال وہ حج نفل ہوا، حجۃ الاسلام یعنی حج فرض کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

①..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۱.

②..... مُرْتَد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے، جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر کہے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یو ہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔
نوٹ: تفصیلی معلومات کے لئے بہار شریعت حصہ 9، مُرْتَد کا بیان کا مطالعہ فرمائیں۔

③..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

④..... یعنی حج کے دوران۔

⑤..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸.

⑥..... سمجھ دار۔

کیا ہو۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

⑥ تندرست ہو

کہ حج کو جاسکے، اعضا سلامت ہوں، آنکھیاں ہوں، اپانج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں۔ یوں اندھے پر بھی واجب نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اُسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں یا وصیت کر جائیں اور اگر تکلیف اٹھا کر حج کر لیا تو صحیح ہو گیا اور حجۃ الاسلام ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضا درست ہو گئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا وہی پہلا حج کافی ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط بھی پائے جاتے تھے اور حج نہ کیا پھر اپانج وغیرہ ہو گیا کہ حج نہیں کر سکتا تو اس پر وہ حج فرض باقی ہے۔ خود نہ کر سکے تو حج بدل کرائے۔⁽³⁾ (عالمگیری وغیرہ)

⑦ سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو

خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے۔

مسئلہ ۱۳: کسی نے حج کے لیے اس کو اتنا مال مباح کر دیا کہ حج کر لے تو حج فرض نہ ہوا کہ اباحت سے ملک نہیں ہوتی اور فرض ہونے کے لیے ملک درکار ہے، خواہ مباح کرنے والے کا اس پر احسان ہو جیسے غیر لوگ یا نہ ہو جیسے ماں، باپ، اولاد۔ یوں اگر عاریۃ⁽⁴⁾ سواری مل جائے گی جب بھی فرض نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: کسی نے حج کے لیے مال ہبہ کیا تو قبول کرنا اس پر واجب نہیں۔ دینے والا اجنبی ہو یا ماں، باپ، اولاد وغیرہ مگر قبول کر لے گا تو حج واجب ہو جائے گا۔⁽⁶⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اُس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان و

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸، وغیرہ.

③..... المرجع السابق.

④..... عاریۃ یعنی عارضی طور پر دی ہوئی چیز۔

⑤..... المرجع السابق، ص ۲۱۷.

⑥..... المرجع السابق.

لباس و خادم اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی مال چھوڑ جائے اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر اہل و عیال کے نفقہ میں قدر متوسط کا اعتبار ہے نہ کمی ہو نہ اسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اُس پر واجب ہے، یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد بھی وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی بچے۔⁽¹⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: سواری سے مراد اس قسم کی سواری ہے جو عرفاً اور عادتاً اُس شخص کے حال کے موافق ہو، مثلاً اگر متمول⁽²⁾ آرام پسند ہو تو اُس کے لیے شگد⁽³⁾ درکار ہوگا۔ یوہیں توشہ میں اُس کے مناسب غذائیں چاہیے، معمولی کھانا میسر آنا فرض ہونے کے لیے کافی نہیں، جب کہ وہ اچھی غذا کا عادی ہے۔⁽⁴⁾ (منک)

مسئلہ ۱۷: جو لوگ حج کو جاتے ہیں، وہ دوست احباب کے لیے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ جو ضروریات بتائے گئے اُن کے لیے اور آنے جانے کے اخراجات کے لیے کافی ہے مگر کچھ بچے گا نہیں کہ احباب وغیرہ کے لیے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے، اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: جس کی بسراوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہوگی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک بال بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا، جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کر سکے تو حج فرض ہے ورنہ نہیں اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ کھیتی کے سامان ہل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے اور پیشہ والوں کے لیے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق بچنا ضروری ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۹: سواری میں یہ بھی شرط ہے کہ خاص اُس کے لیے ہو اگر دو شخصوں میں مشترک ہے کہ باری باری دونوں تھوڑی تھوڑی دُور سوار ہوتے ہیں تو یہ سواری پر قدرت نہیں اور حج فرض نہیں۔ یوہیں اگر اتنی قدرت ہے کہ ایک منزل کے لیے

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

② مالدار ③ شگد: یعنی دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکتے ہیں، ہر ایک میں ایک شخص بیٹھتا ہے۔

④ "باب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب شرائط الحج)، ص ۴۷، ۴۶.

⑤ "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۸.

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸.

مثلاً کرایہ پر جانور لے پھر ایک منزل پیدل چلے وعلیٰ ہذا القیاس (1) تو یہ سواری پر قدرت نہیں۔ (2) (عالمگیری)

آجکل جو شہدف اور شہری کا رواج ہے کہ ایک شخص ایک طرف سوار ہوتا ہے اور دوسرا دوسری طرف اگر یوں دو شخصوں میں مشترک ہو تو حج فرض ہوگا کہ سواری پر قدرت پائی گئی اور پیدل چلنا نہ پڑا۔ (3) (منک)

مسئلہ ۲۰: مکہ معظمہ یا مکہ معظمہ سے تین دن سے کم کی راہ والوں کے لیے سواری شرط نہیں، اگر پیدل چل سکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے اگرچہ سواری پر قادر نہ ہوں اور اگر پیدل نہ چل سکیں تو ان کے لیے بھی سواری پر قدرت شرط ہے۔ (4) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: میقات سے باہر کارہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو تو سواری اُس کے لیے شرط نہیں، لہذا اگر فقیر ہو جب بھی اُسے حج فرض کی نیت کرنی چاہیے نفل کی نیت کرے گا تو اُس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا تو فرض ادا ہو گیا۔ (5) (منک، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اس کی ضرورت نہیں کہ محمل وغیرہ آرام کی ساریوں کا کرایہ اس کے پاس ہو، بلکہ اگر کجاوے پر بیٹھنے کا کرایہ پاس ہے تو حج فرض ہے، ہاں اگر کجاوے پر بیٹھ نہ سکتا ہو تو محمل وغیرہ کے کرایہ سے قدرت ثابت ہوگی۔ (6) (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مکہ اور مکہ سے قریب والوں کو سواری کی ضرورت ہو تو خچر یا گدھے کے کرایہ پر قادر ہونے سے بھی سواری پر قدرت ہو جائے گی اگر اس پر سوار ہو سکیں بخلاف دور والوں کے کہ ان کے لیے اونٹ کا کرایہ ضروری ہے کہ دور والوں کے لیے خچر وغیرہ سوار ہونے اور سامان لادنے کے لیے کافی نہیں اور یہ فرق ہر جگہ ملحوظ رہنا چاہیے۔ (7) (ردالمحتار)

①..... اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔

②..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

③.....

④..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

و "ردالمحتار"، کتاب الحج، فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۵.

⑤..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۵.

⑥..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۵.

⑦..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۶.

مسئلہ ۲۴: پیدل کی طاقت ہو تو پیدل حج کرنا افضل ہے۔ حدیث میں ہے: ”جو پیدل حج کرے، اُس کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں۔“ (۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: فقیر نے پیدل حج کیا پھر مالدار ہو گیا تو اُس پر دو سراج فرض نہیں۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: اتنا مال ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے مگر اُس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے یعنی جب حج کا زمانہ آ گیا ہو اور اگر پہلے نکاح میں خرچ کر ڈالا اور مجرد رہنے (۳) میں خوفِ معصیت تھا تو خرچ نہیں۔ (۴) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۷: رہنے کا مکان اور خدمت کا غلام اور پہننے کے کپڑے اور برتنے کے اسباب ہیں تو حج فرض نہیں یعنی لازم نہیں کہ انھیں بیچ کر حج کرے اور اگر مکان ہے مگر اس میں رہتا نہیں غلام ہے مگر اس سے خدمت نہیں لیتا تو بیچ کر حج کرے اور اگر اس کے پاس نہ مکان ہے نہ غلام وغیرہ اور روپیہ ہے جس سے حج کر سکتا ہے مگر مکان وغیرہ خریدنے کا ارادہ ہے اور خریدنے کے بعد حج کے لائق نہ بچے گا تو فرض ہے کہ حج کرے اور باتوں میں اٹھانا گناہ ہے یعنی اس وقت کہ اُس شہر والے حج کو جا رہے ہوں اور اگر پہلے مکان وغیرہ خریدنے میں اٹھا دیا تو خرچ نہیں۔ (۵) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: کپڑے جنھیں استعمال میں نہیں لاتا انھیں بیچ ڈالے تو حج کر سکتا ہے تو بیچے اور حج کرے اور اگر مکان بڑا ہے جس کے ایک حصہ میں رہتا ہے باقی فاضل پڑا ہے تو یہ ضرور نہیں کہ فاضل کو بیچ کر حج کرے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: جس مکان میں رہتا ہے اگر اُس سے بیچ کر اُس سے کم حیثیت کا خرید لے تو اتنا روپیہ بچے گا کہ حج کر لے تو بیچنا ضرور نہیں مگر ایسا کرے تو افضل ہے، لہذا مکان بیچ کر حج کرنا اور کرایہ کے مکان میں گزر کرنا تو بدرجہ اولیٰ ضرور نہیں۔ (۷)

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۶.

② ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

③ یعنی شادی نہ کرنے۔

④ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

و ”الدرالمختار“، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۲۸.

⑤ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷.

⑥ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۷-۲۱۸.

⑦ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الأول فی تفسیر الحج و فرضیتہ... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸.

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۰: جس کے پاس سال بھر کے خرچ کا غلہ ہو تو یہ لازم نہیں کہ بیچ کر حج کو جائے اور اس سے زائد ہے تو اگر زائد کے بیچنے میں حج کا سامان ہو سکتا ہے تو فرض ہے ورنہ نہیں۔^(۱) (منک)

مسئلہ ۳۱: دینی کتابیں اگر اہل علم کے پاس ہیں جو اسکے کام میں رہتی ہیں تو انھیں بیچ کر حج کرنا ضروری نہیں اور بے علم کے پاس ہوں اور اتنی ہیں کہ بیچے تو حج کر سکے گا تو اس پر حج فرض ہے۔ یوہیں طب اور ریاضی وغیرہ کی کتابیں اگر چہ کام میں رہتی ہوں اگر اتنی ہوں کہ بیچ کر حج کر سکتا ہے تو حج فرض ہے۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

Ⓐ وقت

یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر دُور کار ہننے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہوں اس وقت شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا تو فرض نہ ہوا۔ یوہیں اگر عادت کے موافق سفر کرے تو نہیں پہنچے گا اور تیزی اور رَواری^(۳) کر کے جائے تو پہنچ جائے گا جب بھی فرض نہیں اور یہ بھی ضرور ہے کہ نمازیں پڑھ سکے، اگر اتنا وقت ہے کہ نمازیں وقت میں پڑھے گا تو نہ پہنچے گا اور نہ پڑھے تو پہنچ جائے گا تو فرض نہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

(وجوب ادا کے شرائط)

یہاں تک وجوب کے شرائط کا بیان ہوا اور شرائط ادا کہ وہ پائے جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور سب نہ پائے جائیں تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود قادر نہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضرور ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں:

① راستہ میں امن ہونا یعنی اگر غالب گمانِ سلامتی ہو تو جانا واجب اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضرور نہیں، جانے کے زمانے میں امن ہونا شرط ہے پہلے کی بدامنی قابل لحاظ نہیں۔^(۵)

① "لباب المناسک" للسندي، "المسلك المتقسط في المنسك المتوسط" للقاري، (باب شرائط الحج)، ص ۴۵.

② "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸.

و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۲۸.

③ یعنی جلدی۔

④ "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۴.

⑤ المرجع السابق، ص ۵۳۰. و "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول، ج ۱، ص ۲۱۸.

(ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اگر بد امنی کے زمانے میں انتقال ہو گیا اور وجوب کی شرطیں پائی جاتی تھیں تو حج بدل کی وصیت ضروری ہے اور امن قائم ہونے کے بعد انتقال ہو تو بطریق اولیٰ وصیت واجب ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: اگر امن کے لیے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے اور یہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے مجبور ہے لہذا اس دینے والے پر مؤاخذہ نہیں۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: راستہ میں چوکی وغیرہ لیتے ہوں تو یہ امن کے منافی نہیں اور نہ جانے کے لیے عذر نہیں۔^(۳) (درمختار) یو ہیں ٹیکہ کہ آج کل حجاج کو لگائے جاتے ہیں یہ بھی عذر نہیں۔

⑤ عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اُس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جاسکتی ہے۔^(۴)

محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لیے اُس عورت کا نکاح حرام ہے، خواہ نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی، باپ، بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آئی، جیسے خسر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔

شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اُس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کے ساتھ نہیں

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۰۔

② ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۰۔

③ ”الدرالمختار“، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۱۔

④ یہ ظاہر الروایہ ہے۔ مگر ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ”المسلك المتقسط فی المنسک المتوسط“ صفحہ 57 پر تحریر فرماتے ہیں:

”امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ سے عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ایک دن کا سفر کرنے کی کراہیت بھی مروی ہے۔ فتنہ و فساد کے زمانے کی وجہ سے اسی قول (ایک دن) پر فتویٰ دینا چاہیے۔“ (”المسلك المتقسط“، ص ۵۷۔ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۳۔)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: عورت کو بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے سفر کو جانا حرام ہے، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بغیر شوہر یا محرم جائے گی تو گناہ گار ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ، کتاب الحج، ج ۱۰، ص ۶۵۷)

”بہار شریعت“ حصہ 4، نماز مسافر کا بیان، صفحہ 101 پر ہے کہ ”عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا، ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔“ (عالمگیری وغیرہ) لہذا اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

جاسکتی آزاد یا مسلمان ہونا شرط نہیں، البتہ مجوسی جس کے اعتقاد میں محارم سے نکاح جائز ہے اُس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی۔ مراہق و مراہقہ یعنی لڑکا اور لڑکی جو بالغ ہونے کے قریب ہوں بالغ کے حکم میں ہیں یعنی مراہق کے ساتھ جاسکتی ہے اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔⁽¹⁾ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۵: عورت کا غلام اس کا محرم نہیں کہ اُس کے ساتھ نکاح کی حرمت ہمیشہ کے لیے نہیں کہ اگر آزاد کر دے تو اُس سے نکاح کر سکتی ہے۔⁽²⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۳۶: باندیوں کو بغیر محرم کے سفر جائز ہے۔⁽³⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۳۷: اگر چہ زنا سے بھی حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے، مثلاً جس عورت سے معاذ اللہ زنا کیا اُس کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا، مگر اُس لڑکی کو اُس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہوئی، مگر حج کرے گی تو حج ہو جائے گا یعنی فرض ادا ہو جائے گا۔⁽⁵⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۳۹: عورت کے نہ شوہر ہے، نہ محرم تو اس پر یہ واجب نہیں کہ حج کے جانے کے لیے نکاح کر لے اور جب محرم ہے تو حج فرض کے لیے محرم کے ساتھ جائے اگر چہ شوہر اجازت نہ دیتا ہو۔ نفل اور منت کا حج ہو تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے۔⁽⁶⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۴۰: محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے، لہذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اُس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار)

①..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ۱۹۳. و"الدرالمختار"، كتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۱.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الأول في تفسير الحج و فرضيته... إلخ، ج ۱، ص ۲۱۸-۲۱۹.

②..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ۱۹۳.

③..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ۱۹۳. هكذا في الجوهرة النيرة لكن في شرح اللباب والفتوى: على أنه يكره

في زماننا. (انظر: "ردالمحتار"، كتاب الحج، ج ۳، ص ۵۳۲).

④..... "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۱.

⑤..... "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، ص ۱۹۳.

⑥..... المرجع السابق.

⑦..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ج ۳، ص ۵۳۲.

③ جانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو، وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی، بائن کی ہو یا رجعی کی۔ (1)

④ قید میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اُس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

(صحت ادا کے شرائط)

صحت ادا کے لیے نو شرطیں ہیں کہ وہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں:

① اسلام، کافر نے حج کیا تو نہ ہوا۔

② احرام، بغیر احرام حج نہیں ہو سکتا۔

③ زمان یعنی حج کے لیے جو زمانہ مقرر ہے اُس سے قبل افعال حج نہیں ہو سکتے، مثلاً طوافِ قدوم و سعی کہ حج کے مہینوں سے قبل نہیں ہو سکتے اور وقوفِ عرفہ نویں کے زوال سے قبل یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت دسویں سے قبل نہیں ہو سکتا۔

④ مکان، طواف کی جگہ مسجد الحرام شریف ہے اور وقوف کے لیے عرفات و مُزدلفہ، کنکری مارنے کے لیے منیٰ، قربانی کے لیے حرم، یعنی جس فعل کے لیے جو جگہ مقرر ہے وہ وہیں ہوگا۔

⑤ تمیز۔

⑥ عقل، جس میں تمیز نہ ہو جیسے نا سمجھ بچہ یا جس میں عقل نہ ہو جیسے مجنون۔ یہ خود وہ افعال نہیں کر سکتے جن میں نیت کی ضرورت ہے، مثلاً احرام یا طواف، بلکہ ان کی طرف سے کوئی اور کرے اور جس فعل میں نیت شرط نہیں، جیسے وقوفِ عرفہ وہ یہ خود کر سکتے ہیں۔

⑦ فرائض حج کا بجالا نا مگر جب کہ عذر ہو۔

⑧ احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا اگر ہوگا حج باطل ہو جائے گا۔

⑨ جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا، لہذا اگر اُس سال حج فوت ہو گیا تو عمرہ کر کے احرام کھول دے اور

سال آئندہ جدید احرام سے حج کرے اور اگر احرام نہ کھولا بلکہ اسی احرام سے حج کیا تو حج نہ ہوا۔

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ج ۳، ص ۵۳۴۔

② "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی قولہم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ج ۳، ص ۵۲۴۔

(حج فرض ادا ہونے کے شرائط)

حج فرض ادا ہونے کے لیے نو شرطیں ہیں:

- ① اسلام۔
- ② مرتے وقت تک اسلام ہی پر رہنا۔
- ③ عاقل۔
- ④ بالغ ہونا۔
- ⑤ آزاد ہونا۔
- ⑥ اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا۔
- ⑦ نفل کی نیت نہ ہونا۔
- ⑧ دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔
- ⑨ فاسد نہ کرنا۔⁽¹⁾ ان میں بہت باتوں کی تفصیل مذکور ہو چکی بعض کی آئندہ آئے گی۔

(حج کے فرائض)

مسئلہ ۴۱: حج میں یہ چیزیں فرض ہیں:

- ① احرام، کہ یہ شرط ہے۔
- ② وقوف عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔
- ③ طواف زیارت کا اکثر حصہ، یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف و طواف رکن ہیں۔
- ④ نیت۔
- ⑤ ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔
- ⑥ ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا، یعنی وقوف اُس وقت ہونا جو مذکور ہو اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔

①....."لباب المناسک" (باب شرائط الحج) ص ۶۲۔

⑤ مکان یعنی وقوف زمین عرفات میں ہونا سوا بطنِ عنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (1)
(درمختار، ردالمحتار)

حج کے واجبات

حج کے واجبات یہ ہیں:

- (۱) میقات سے احرام باندھنا، یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔
- (۲) صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو سعی کہتے ہیں۔
- (۳) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے، اُس کا اعادہ کرے۔
- (۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا، سعی کا طواف معتد بہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا۔
- (۵) دن میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں، غرض غروب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس کے لیے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اُس واجب کا تارک ہو کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔
- (۶) وقوف میں رات کا کچھ جز آجانا۔
- (۷) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے، ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اُسے امام کے پہلے چلا جانا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہر گیا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔
- (۸) مزدلفہ میں ٹھہرنا۔
- (۹) مغرب و عشا کی نماز کا وقت عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔
- (۱۰) تینوں جمروں پر دسویں، گیارہویں، بارہویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۃ العقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا۔
- (۱۱) جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا۔
- (۱۲) ہر روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في فروض الحج و واجباته، ج ۳، ص ۵۳۶.

(۱۳) سرمونڈانا یا بال کتروانا۔ (۱۴) اور اُس کا ایام نحر اور (۱۵) حرم شریف میں ہونا اگرچہ منیٰ میں نہ ہو۔

(۱۶) قرآن اور تہنوع والے کو قربانی کرنا اور

(۱۷) اس قربانی کا حرم اور ایام نحر میں ہونا۔

(۱۸) طوافِ افاضہ کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہونا۔ عرفات سے واپسی کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اُس کا نام طواف

افاضہ ہے اور اُسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے ایام نحر کے غیر میں بھی ہو سکتا ہے۔

(۱۹) طوافِ حطیم کے باہر سے ہونا۔

(۲۰) وہی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔

(۲۱) عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا، یہاں تک کہ اگر گھسٹتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی

طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طوافِ نفل اگر گھسٹتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر طواف کرے۔

(۲۲) طواف کرنے میں نجاست حکمیہ سے پاک ہونا، یعنی جنب^(۱) و بے وضو نہ ہونا، اگر بے وضو یا جنابت میں طواف

کیا تو اعادہ کرے۔

(۲۳) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہوگا اور

چند جگہ سے کھلا رہا تو جمع کریں گے، غرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے یہاں دم واجب ہوگا۔

(۲۴) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا، نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔

(۲۵) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سرمونڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر غیر مفرد قربانی کرے

پھر سرمونڈائے پھر طواف کرے۔

(۲۶) طوافِ صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا

نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

①..... یعنی جس پر جماع یا احتلام یا شہوت کے ساتھ منیٰ خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا ہو۔

(۲۷) وقوف عرفہ کے بعد سرمنڈانے تک جماع نہ ہونا۔

(۲۸) احرام کے ممنوعات، مثلاً سلا کپڑا پہننے اور مونھ یا سر چھپانے سے بچنا۔^(۱)

مسئلہ ۴۲: واجب کے ترک سے دم لازم آتا ہے خواہ قصد ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے، وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں، ہاں اگر قصداً کرے اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر واجب کے ترک سے حج باطل نہ ہوگا، البتہ بعض واجب کا اس حکم سے استثناء ہے کہ ترک پر دم لازم نہیں، مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر نہ منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر نہ کرنا یا کسی واجب کا ترک، ایسے عذر سے ہو جس کو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

(حج کی سنتیں)

- ① طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظمہ میں حاضر ہو کر سب میں پہلا جو طواف کرے اُسے طوافِ قدوم کہتے ہیں۔ طوافِ قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے، تمتع کے لیے نہیں۔
- ② طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا۔
- ③ طوافِ قدوم یا طوافِ فرض میں رمل کرنا۔
- ④ صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل اخضر ہیں، اُن کے درمیان دوڑنا۔
- ⑤ امامِ مکہ میں ساتویں گواہ اور
- ⑥ عرفات میں نویں گواہ اور
- ⑦ منیٰ میں گیارہویں گواہ پڑھنا۔
- ⑧ آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔
- ⑨ نویں رات منیٰ میں گزارنا۔
- ⑩ آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔
- ⑪ وقوف عرفہ کے لیے غسل کرنا۔

①..... "لباب المناسك" للسندی، (فصل فی واجباته) ص ۶۸-۷۳.

و"الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱۰ ص ۷۸۹-۷۹۱، وغیرہ.

۱۲) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا اور

۱۳) آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔

۱۴) دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں اُن کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرھویں کو بھی منیٰ میں رہا تو بارہویں کے بعد

کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔

۱۵) ابط یعنی وادیِ محصب میں اُترنا، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو اور ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں، جن کا ذکر اثنائے

بیان میں آئے گا۔ نیز حج کے مستحبات و مکروہات کا بیان بھی موقع موقع سے آئے گا۔

اب حرمینِ طیبین کی روانگی کا قصد کرو اور آدابِ سفر و مقدماتِ حج جو لکھے جاتے ہیں اُن پر عمل کرو۔

آدابِ سفر و مقدماتِ حج کا بیان

(۱) جس کا قرض آتایا امانت پاس ہو ادا کر دے، جن کے مال ناحق لیے ہوں واپس دے یا معاف کرا لے، پتانہ چلے

تو اتنا مال فقیروں کو دیدے۔

(۲) نماز، روزہ، زکاۃ جتنی عبادات ذمہ پر ہوں ادا کرے اور تائب ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔

(۳) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں، باپ، شوہر اُسے رضا مند کرے، جس کا اس پر قرض آتا ہے اُس

وقت نہ دے سکے تو اُس سے بھی اجازت لے، پھر حج فرض کسی کے اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا، اجازت میں کوشش

کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔

(۴) اس سفر سے مقصود صرف اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں، ریا و سُمعہ و فخر سے جُدا رہے۔

(۵) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو، جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفر حرام ہے،

اگر کرے گی حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

(۶) توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو قرض

لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے۔

(۷) حاجت سے زیادہ توشہ لے کر رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتا چلے، یہ حجِ مبرور کی نشانی ہے۔

(۸) عالم کتب فقہ بقدر کفایت ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے۔ یہ بھی نہ ملے تو کم از کم یہ رسالہ ہمراہ ہو۔

(۹) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سنت ہے۔

(۱۰) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیق دیندار صالح ہو کہ بددین کی ہمراہی سے اکیلا بہتر، رفیق اجنبی کنبہ والے سے بہتر ہے۔

(۱۱) حدیث میں ہے، ”جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں۔“ (۱) اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے، سردار اُسے بنا لیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو، سردار کو چاہیے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔

(۱۲) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب اُن پر لازم کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے: ”جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے واجب ہے کہ قبول کر لے، ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملے گا۔“ (۲)

(۱۳) وقت رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے گا کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا مقبول ہو۔ لہذا سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ حاجی یا کسی کو رخصت کریں تو وقت رخصت یہ دعا پڑھیں:

أَسْتَوِدُّعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ . (۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے۔

وَعَفَّرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ زَوَّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَىٰ وَجَنَّبَكَ الرَّدَىٰ . (۴)

(۱۴) اُن سب کے دین، جان، مال، اولاد، تندرستی، عافیت خدا کو سونپے۔

(۱۵) لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الْحَمْدُ و قُلُّ سے پڑھ کر باہر نکلے۔ وہ رکعتیں واپس آنے تک اُس

کے اہل و مال کی نگہبانی کریں گی۔ نماز کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَإِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اغْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اللَّهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي

وَأَنْتَ رَجَائِي اللَّهُمَّ اكْفِنِي مَا أَهْمَنِي وَمَا لَا أَهْتَمُّ بِهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي عَزَّ جَارُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ اللَّهُمَّ

زَوَّدَنِي التَّقْوَىٰ وَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَجِّهْنِي إِلَى الْخَيْرِ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ

① ”سنن أبي داود“، كتاب الجهاد، باب في القوم يسافرون... إلخ، الحديث: ۲۶۰۸، ص ۱۴۱۶ .

②

③ ترجمہ: اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔ ۱۲

④ ترجمہ: اور تیرے گناہ کو بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے، تو جہاں ہو اور تقویٰ کو تیرا توشہ کرے اور تجھے ہلاکت سے بچائے۔ ۱۲

وَكَايَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَالِدِ . (1)

(۱۶) گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔

(۱۷) جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہل جمعہ کو روزِ جمعہ قبلِ جمعہ سفر اچھا

نہیں۔

(۱۸) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزَلَ أَوْ نُزِلَ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُضَلَّ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا أَحَدٌ . (2)

اور درود شریف کی کثرت کرے۔

(۱۹) سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو، وقتِ کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔

(۲۰) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھدار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے، پہننے کے کپڑے وافر ہوں اور متوسط

الحال شخص کو چاہیے کہ موٹے اور مضبوط کپڑے لے اور بہتر یہ کہ ان کو رنگ لے اور اگر خیال ہو کہ جاڑوں کا زمانہ آجائے گا تو کچھ

گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے اور جاڑوں کا موسم ہو اور خیال ہو کہ واپسی تک گرمی آجائے گی تو کچھ گرمیوں کے کپڑے بھی لے

لے۔ بچھانے کے واسطے اگر چھوٹا سا روئی کا گدا بھی ہو تو بہت اچھا ہے کہ جہاز میں بلکہ اُونٹ پر بچھانے کے لیے بہت آرام دیتا

ہے بلکہ وہاں پہنچ کر بھی اس کی حاجت پڑتی ہے۔ کیونکہ ہندوستانی آدمی عموماً چار پائیوں پر سونے کے عادی ہوتے ہیں۔ چٹائی

①..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تیری مدد سے میں نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا، اے اللہ

(عزوجل)! تو میرا اعتماد ہے اور تو میری امید ہے۔ الہی تو میری کفایت کر اُس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اُس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور

اُس سے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا باعزت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

الہی! تقویٰ کو میرا زور راہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں۔ الہی! میں تیری پناہ مانگتا

ہوں سفر کی تکلیف سے اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل واولاد میں بُری بات دیکھنے سے۔ ۱۲

②..... ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور اللہ (عزوجل) پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی قوت

نہیں مگر اللہ (عزوجل) سے، اے اللہ! (عزوجل) ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یا ہمیں کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کیے

جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے۔ ۱۲

وغیرہ پرسونے میں تکلیف ہوتی ہے اور گدے کی وجہ سے کچھ تلافی ہو جائے گی اور صابون بھی ساتھ لے جائے کہ اکثر اپنے ہاتھ سے کپڑے دھونے پڑتے ہیں کہ وہاں دھوبی میسر نہیں آتے۔

اور ایک دیسی کتمل بھی ہونا چاہیے کہ یہ اونٹ کے سفر میں بہت کام دیتا ہے جہاں چاہو بچھالو بلکہ بعض مرتبہ جہاز پر بھی کام دیتا ہے اور شگد ف پر ڈالنے کے لیے بوری کا ٹاٹ لے لیا جائے، چاقو اور ستلی اور سوا ہونا بھی ضروری ہے۔

اور کچھ تھوڑی سی دوائیں بھی رکھ لے کہ اکثر حجاج کو ضرورت پڑتی ہے، مثلاً کھانسی، بخار، زکام، پچپش، بد ہضمی کہ ان سے کم لوگ بچتے ہیں۔ لہذا گل بنفشہ، عطمی، گاؤزبان، ملیٹھی کہ یہ بخار، زکام، کھانسی میں کام دیں گی، پچپش کے لیے چاروں تخم یا کم از کم اسپغول ہو اور بد ہضمی کے لیے آلوئے بخار، نمک سلیمانی ہو اور کوئی چورن بھی ساتھ ہو کہ اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے۔

مثلاً بادیان، پودینہ خشک، ہلیلہ سیاہ، نمک سیاہ کہ انھیں کا چورن بنا لے کافی ہوگا، اور عرق کا نور و پیرمنٹ ہو تو یہ بہت امراض میں کام دیتے ہیں۔

دوائیں ضرور ہوں کہ ان کی اکثر ضرورت پڑتی ہے اور میسر نہیں آتیں اگر تم کو خود ضرورت نہ ہوئی اور جس کو ضرورت پڑی اور تم نے دیدی وہ اُس کسم پُرسی کی حالت میں تمہارے لیے کتنی دعائیں دے گا

اور برتنوں کی قسم سے اپنی حیثیت کے موافق ساتھ رکھے، ایک دیگی ایسی جس میں کم از کم دو آدمیوں کا کھانا پک جائے یہ تو ضروری ہے کیونکہ اگر تنہا بھی ہے جب بھی بدو کو کھانا دینا ہوگا اور اگر چند قسم کے کھانے کھانا چاہتا ہو تو اسی انداز سے پکانے کے برتن ساتھ ہوں اور پیالے رکابیاں بھی اُسی انداز سے ہوں اور ہر شخص کو ایک مشکیزہ بھی ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ اولاً تو جہاز پر بھی پانی لینے میں آسانی ہوگی، دوم اونٹ پر بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا کیونکہ پانی صرف منزل پر ملتا ہے پھر درمیان میں ملنا دشوار ہے بلکہ نہیں ملتا، اگر مشکیزہ ساتھ ہو تو اس میں پانی لے کر اونٹ پر رکھ لو گے کہ پینے کے بھی کام آئے گا اور وضو و طہارت کے لیے بھی اگر تمہارے پاس خود نہ ہو تو کس سے مانگو گے اور شاید ہی کوئی دے اِلَّا مَا شَاءَ اللہ .

اور ڈول رستی بھی ساتھ ہو کیونکہ بعض منزلوں پر بعض وقت خود بھرنا پڑتا ہے اور اکثر جگہ پانی بیچنے والے آجاتے ہیں اور جہاز کا نل بعض مرتبہ بند ہو جاتا ہے اس وقت اگر میٹھا پانی حاجت سے زیادہ نہ ہو تو وضو وغیرہ دیگر ضروریات میں سمندر سے پانی نکال کر کام چلا سکتے ہو۔

کچھ تھوڑے سے پھٹے پرانے کپڑے بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر استنجاسکھانے میں کام دیں گے۔
لوہے کا چو لھا بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔ اگر کوئلے والا چو لھا ہو تو بمبئی سے حسب

ضرورت کو نلے بھی خرید لو اور لکڑی والا پو لھا ہو تو لکڑی لے جانے کی حاجت نہیں۔ اس لیے کہ لکڑی جہاز والے کی طرف سے ضرورت کے لائق ملا کرتی ہے مگر اس صورت میں کلہاڑی کی حاجت پڑے گی کیونکہ جہاز پر موٹی موٹی لکڑیاں ملتی ہیں۔ انھیں چیرنے کی ضرورت پڑے گی۔ اور بمبئی سے کچھ لیمو ضرور لے لو کہ جہاز پر اکثر متلی آتی ہے۔ اُس وقت اس سے بہت تسکین ہوتی ہے، اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے معمولی تلیں لے لی جائے تو چکر کم آئے گا۔

اور مٹی یا پتھر کی کوئی چیز بھی ہو کہ اگر تیمم کرنا پڑے تو کام دے کہ جہاز میں کس چیز پر تیمم کرو گے اور کچھ نہ ہو تو مٹی کا کوئی برتن ہی ہو جس پر روغن نہ کیا ہو کہ وہ اور کام میں بھی آئے گا اور اُس پر تیمم بھی ہو سکے گا۔ بعض حجاج کپڑے پر جس پر غبار کا نام بھی نہیں ہوتا تیمم کر لیا کرتے ہیں نہ یہ تیمم ہو انہ اس تیمم سے نماز جائز۔

ایک اوگالداں ہونا چاہیے کہ جہاز میں اگر قے کی ضرورت محسوس ہو تو کام دے گا ورنہ کہاں قے کریں گے اور اس کے علاوہ تھوکنے کے لیے بھی کام دے گا۔ اس کے لیے بمبئی میں خاص اسی مطلب کے اوگالداں ٹین کے ملتے ہیں وہاں سے خرید لے اور ایک پیشاب کا برتن بھی ہو اس کی ضرورت بعض مرتبہ جہاز پر بھی پڑتی ہے۔ مثلاً چکر آتا ہے پاخانہ تک جانا دشوار ہے یہ ہوگا تو جہاں ہے وہیں پردہ کر کے فراغت کر سکے گا اور اونٹ پر شب میں بعض مرتبہ اترنے میں خطرہ ہوتا ہے یہ ہوگا تو اس کام کے لیے اترنے کی حاجت نہ ہوگی اس کے لیے بمبئی میں ٹین کا برتن جو خاص اسی کام کے لیے ہوتا ہے خرید لے۔ چائے بھی تھوڑی سا ساتھ ہو تو آرام دے گی کہ جہاز پر اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سمندر کی مرطوب ہوا کے اثر کو دفع کرتی ہے نیز بدو بہت شوق سے پیتے ہیں، اگر تم انھیں چائے پلاؤ گے تو تم سے بہت خوش رہیں گے اور آرام پہنچائیں گے۔ اس کی پیالیاں تام چینی کی زیادہ مناسب ہیں کہ ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں بلکہ کھانے پینے کے برتن بھی اسی کے ہوں تو بہتر ہے۔

تھوڑی موم بتیاں بھی ہوں کہ جہاز پر رات میں پاخانہ پیشاب کو جانے میں آرام دیں گی۔ پانی رکھنے کے لیے ٹین کے پیپے ہونے چاہیے کہ جہاز پر کام دیں گے اور منزل پر بھی۔ اچار چٹنی اگر ساتھ ہوں تو نہایت بہتر کہ ان کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اسباب رکھنے کے لیے ایک چیز کا بڑا صندوق ہونا چاہیے اور اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بعض مرتبہ جہاز میں مسافروں کی کثرت ہوتی ہے اور جگہ نہیں ملتی اگر یہ ہوگا تو تیسرے درجے کے مسافر کو بیٹھنے بلکہ تھوڑی تکلیف کے ساتھ اس پر لیٹ رہنے کی جگہ مل جائے گی۔ اپنے صندوق اور بوری اور دیگر اسباب پر نام لکھ لو کہ اگر دوسرے کے سامان میں مل جائیں تو تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

احرام کے کپڑے یعنی تہبند اور چادر یہیں سے یا بمبئی سے لے لے کیونکہ احرام جہاز ہی پر باندھنا ہوگا اور بہتر یہ کہ دو

جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہوا تو بدل سکیں گے۔ مستورات ساتھ ہوں تو اُن کے احرام کی حالت میں مونہ چھپانے کو کھجور کے سٹکھے جو خاص اسی کام کے لیے بنتے ہیں بمبئی سے خرید لے کہ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے مونہ چھپانا جو چہرہ سے چلٹی ہو حرام ہے۔ کفن بھی ساتھ ہو کہ موت کا وقت معلوم نہیں یا اتنا تو ہوگا کہ وہ کپڑا اس زمین پاک پر پہنچ جائے گا اور اسے زمزم میں غوطہ دے دو گے اور گرمی کا موسم ہو تو پنکھا بھی ساتھ ہو۔

اس کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کھانے کے لیے کیا لے جائے کیونکہ اس میں ہر شخص کی مختلف حالت ہے اور لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی اور ہم کس طرح بسر کر سکتے ہیں پھر بھی اس کے متعلق بعض خاص باتیں عرض کر دیتا ہوں۔ آٹا زیادہ نہ لے کیونکہ سمندر کی ہوا سے بہت جلد خراب ہو جاتا ہے اور اس میں سونڈیاں پڑ جاتی ہیں صرف اتنا لے کہ جہاز پر کام دیدے یا کچھ زائد بلکہ گیہوں لے لے کہ اس کو جدہ یا مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ میں جہاں چاہے پوسا سکتا ہے اور چاول ضرور ساتھ لے کہ اکثر کھجڑی پکانی پڑتی ہے اور آلو بھی ہوں کہ متواتر دال دقت سے کھائی جاتی ہے اور استطاعت ہو تو بکرے، مرغیاں، انڈے ساتھ رکھ لے۔

جہاز پر بعض مرتبہ گوشت مل جاتا ہے مگر اس میں خیال کر لے کہ کسی کافر یا مُرتد کا ذبح کیا ہوا تو نہیں۔ (۱) مسالے پے ہوئے ہوں اور پیاز لہسن بھی ہوں، بڑیاں بھی ہوں تو بہتر ہے، مدینہ طیبہ کے راستے میں کئی منزلیں ایسی آتی ہیں جہاں دال نہیں گلتی، اس کے متعلق بھی کچھ انتظام کر لے، نیز مدینہ طیبہ جانے کے لیے مکہ معظمہ سے بھٹنے ہوئے چنے لے لے یا یہیں سے لیتا جائے کہ بعض مرتبہ اتنا موقع نہیں ملتا کہ دوسرے وقت کے لیے کھانا پکا یا جائے ایسے وقت کام دیں گے۔ گھی حسبِ حیثیت زیادہ لے کہ بدوؤں کو زیادہ گھی دینا پڑتا ہے اور زیادہ گھی سے وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔ مسور کی دال ضرور لے کہ جلد گلتی ہے اور بعض دفعہ ایسا ہی موقع ہوتا ہے کہ جلد کھانا تیار ہو جائے۔

(۲) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکرِ الہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوفِ خدا دل میں رکھے، غضب سے بچے، لوگوں کی بات برداشت کرے، اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ دے، بیکار باتوں میں نہ پڑے۔

①..... فتاویٰ عالمگیری میں ہے: مُرتد کا ذبیحہ مُردار ہے اگرچہ بسمِ اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۵) اور اگر مسلمان کا ذبح کردہ گوشت ذبح سے لیکر کھانے تک ایک لمحے کیلئے بھی مسلمان کی نظر سے اوجھل ہو کر اگر مُرتد یا غیر کتابی کافر کے قبضے میں گیا تو اس کا کھانا بھی ناجائز ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر وقتِ ذبح سے وقتِ خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی نگرانی میں رہے، بیچ میں کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو اور یوں اطمینان کافی حاصل ہو کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے، تو اس کا خریدنا، جائز اور کھانا حلال ہوگا۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۰، ص ۲۸۲)

(۲۲) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جا رہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وُغْشَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ .
واپسی تک مال و اہل و عیال محفوظ رہیں گے۔

(۲۳) اسی وقت آیۃ الکرسی اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ سے قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک تَبَّتْ کے سوا پانچ

سورتیں سب مع بسم اللہ پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے، راستہ بھر آرام سے رہے گا۔

(۲۴) نیز اس وقت ﴿إِنَّ الدِّينَ فَرَضٌ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدِكَ إِلَىٰ مَعَادٍ﴾^(۱) ایک بار پڑھ لے، بالخیر

واپس آئیگا۔

(۲۵) ریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو، بسم اللہ تین بار کہے پھر اللہ اکبر اور الحمد لله اور سبحن اللہ ہر ایک

تین تین بار، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ایک بار پھر کہے:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝﴾^(۲) اُس کے شر

سے بچے۔

(۲۶) جب دریا میں سوار ہو یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَهَا وَمُرْسَهَا ۝ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝﴾ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ

جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝﴾^(۳) ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

①..... پ ۲۰، القصص: ۸۵.

ترجمہ: بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی جگہ کی طرف واپس کرنے والا ہے۔ ۱۲

②..... پ ۲۵، الزخرف: ۱۳-۱۴.

ترجمہ: پاک ہے وہ جس نے ہمارے لیے اسے سُخَّرَ کیا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ۱۲

③..... اس دعا میں پہلی آیت سورہ ہود (آیت: ۴۱) کی ہے، جب کہ دوسری آیت سورہ زمر (آیت: ۶۷) کی ہے۔

ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور انھوں نے اللہ (عزوجل) کی قدر

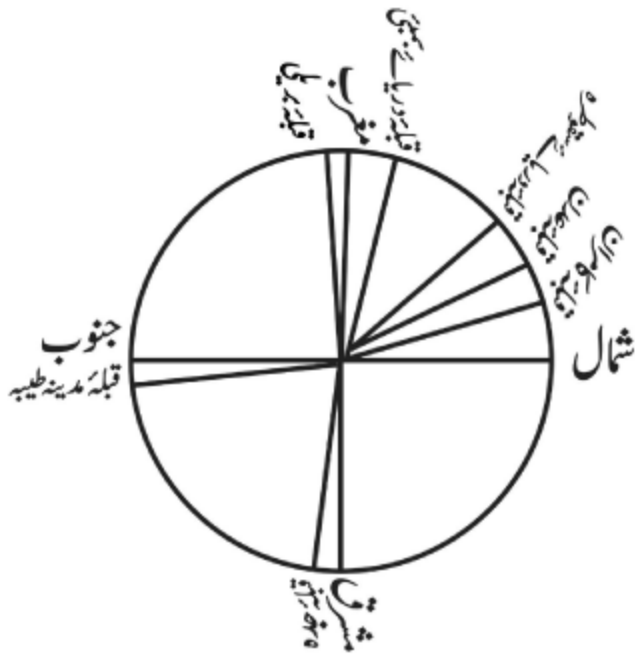
جیسی چاہیے نہ کی اور زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں، پاک اور برتر ہے اُس سے جسے

اُس کا شریک بتاتے ہیں۔ ۱۲

(۲۷) جہاز پر سوار ہونے میں کوشش کرے کہ پہلے سوار ہو جائے کیونکہ جو پہلے پہنچ گیا اچھی اور کشادہ جگہ لے سکتا ہے اور جو جگہ یہ لے گا پھر اس کو کوئی ہٹانہ سکے گا اور اترنے میں جلدی نہ کرے کہ اس میں بعض مرتبہ کوئی سامان رہ جاتا ہے۔

(۲۸) تیسرے درجہ میں سفر کرنے والا جہاز پر بچھانے کو چٹائی ضرور لے لے ورنہ بستر اکثر خراب ہو جاتا ہے۔ چند ہمراہی ہوں تو بعض نیچے کے کمرہ میں جگہ لیں اور بعض اوپر کے، کہ اگر گرمی معلوم ہوئی تو نیچے والے اوپر کے درجہ میں آ کر بیٹھ سکیں گے اور سردی معلوم ہوئی تو یہ ان کے پاس چلے جائیں گے۔

(۲۹) جب بمبئی سے روانہ ہوں گے قبلہ کی سمت بدلتی رہے گی اس کے لیے ایک نقشہ دیا جاتا ہے، اس سے سمت قبلہ معلوم کر سکو گے۔ قطب نما پاس رکھا جائے، جدھر وہ قطب بتائے اسی طرف اس دائرہ کا خط شمال کر دیا جائے پھر جس سمت کو قبلہ لکھا ہے اُس طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔



(۳۰) جدہ میں جہاز کنارہ پر نہیں کھڑا ہوتا جیسے بمبئی میں گودی بنی ہے وہاں نہیں ہے بلکہ وہاں کشتیوں پر سوار ہو کر کنارے پہنچتے ہیں، یہ بات ضرور خیال میں رکھے کہ جس کشتی میں اپنا سامان ہو اسی میں خود بھی بیٹھے اگر ایسا نہ کیا بلکہ سامان کسی میں اُترا اور اپنے آپ دوسری پر بیٹھا تو سامان ضائع ہو جانے کا خوف ہے یا کم از کم تلاش کرنے میں دقت ہوگی، کشتی والے بطور انعام کچھ مانگتے ہیں انہیں دیدیا جائے۔

(۳۱) اب یہاں سے سامان کی حفاظت میں پوری کوشش کرے، ہر کام میں نہایت چستی و ہوشیاری رکھے۔ کشتی سے

اُترنے کے بعد چوگی خانہ میں جسے محرک کہتے ہیں سامان کی تفتیش ہوتی ہے اس میں فقط یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز تجارت کی غرض سے تو نہیں لایا ہے۔ اگر تجارتی سامان پائیں گے اُس کی چوگی لیں گے اور تجارتی سامان نہ ہو تو چاہے کتنی ہی کھانے پینے اور دیگر ضرورت کی چیزیں ہوں اُن سے کچھ تعرض^(۱) نہ کریں گے۔

(۳۲) مکہ معظمہ میں جتنے معلم ہیں اُن سب کے جدہ میں وکیل رہتے ہیں جب تم کشتی سے اُترو گے پھانک پر حکومت کا آدمی ہوگا کشتی کا کرایہ جو مقرر ہے وصول کر لے گا اور وہ تم سے پوچھے گا معلم کون ہے جس معلم کا نام لو گے اس کا وکیل تمہیں اپنے ساتھ لے گا اور وہ تمہارے سامان کو اٹھوا کر اپنے یہاں یا کسی کرایہ کے مکان میں لے جائے گا اس وقت تمہیں چاہیے کہ اپنے سامان کے ساتھ خود جاؤ اور اگر تم کئی شخص ہو اور سامان زیادہ ہے تو بعض یہاں سامان کی نگرانی کریں بعض سامان کی گاڑی کے ساتھ جائیں۔ اس لیے کہ بعض مرتبہ سامان گاڑی سے گر جاتا ہے اور گاڑی والے خیال بھی نہیں کرتے اس میں ان کا کیا نقصان ہے کوئی ضرورت کی چیز گر گئی تو تمہیں کو تکلیف ہوگی۔

(۳۳) جدہ میں پانی اکثر اچھا نہیں ملتا کچھ خفیف کھاری ہوتا ہے، پانی خریدو تو پچھ لیا کرو۔

(۳۴) مکہ معظمہ کے لیے اونٹ کا کرایہ کرنا اُسی وکیل کا کام ہے اور اُس زمانہ میں حکومت کی طرف سے کرایہ مقرر ہو جاتا ہے جس سے کمی بیشی نہیں ہوتی۔ شقدف، شبری جس کی تمہیں خواہش ہو اُس کے موافق وکیل اونٹ کرایہ کر دے گا اور کرایہ پیشگی ادا کرنا ہوگا اور اُسی اونٹ کے کرایہ میں دریا کے کنارے سے مکان تک اسباب لانے کی مزدوری اور مکان کا کرایہ اور وکیل کا محنتانہ سب کچھ جوڑ لیا جاتا ہے تمہیں کسی چیز کے دینے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر تم پیدل جانا چاہو گے تو یہ تمام مصارف تم سے وکیل وصول کرے گا۔

(۳۵) شبری کی پوری قیمت لے لی جاتی ہے۔ اب وہ تمہاری ہوگئی مکہ معظمہ پہنچ کر جو چاہو کرو اگر وہ مضبوط ہے تو مدینہ طیبہ کے سفر میں بھی کام دے گی۔ شقدف کا کرایہ لیا جاتا ہے کہ مکہ معظمہ پہنچ کر اب تمہیں اس سے سروکار نہیں ہاں اگر تم چاہو تو جدہ میں شقدف خرید بھی سکتے ہو جو پورے سفر میں تمہیں کام دے گا پھر جدہ پہنچ کر تھوڑے داموں پر فروخت بھی ہو سکتا ہے۔ شقدف میں زیادہ آرام ہے کہ آدمی سو بھی سکتا ہے اور شبری میں بیٹھا رہنا پڑتا ہے مگر اس میں سامان زیادہ رکھا جاسکتا ہے اور شقدف میں بہت کم۔

(۳۶) اگر اسباب زیادہ ہو تو مکہ معظمہ تک اس کے لیے الگ اونٹ کر لو اور جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوں چاہو تو

① یہ اس زمانہ میں تھا اب اس زمانہ حکومت نجدیہ میں ایسا نہیں۔ ۱۲

یہیں جدہ ہی میں وکیل کے سپرد کر دو جب تم آؤ گے وکیل وہ چیز تمہارے حوالہ کر دے گا اور اس کا کرایہ مثلاً فی بوری یا فی صندوق آٹھ آنے یا کم و بیش کے حساب سے لے لے گا اگرچہ تمہاری واپسی چار پانچ مہینے کے بعد ہو۔

(۳۷) اگر جہاز کا ٹکٹ واپسی کا ہے تو اُسے با احتیاط رکھو اور اُس کا نمبر بھی لکھ لو کہ شاید ٹکٹ ضائع ہو جائے تو نمبر سے کام چل جائے گا اگرچہ دقت ہوگی اور تم کو اطمینان ہو تو ٹکٹ وکیل کے پاس رکھ سکتے ہو۔

(۳۸) کرایہ کے اونٹ وغیرہ پر جو کچھ بار کرو اُس کے مالک کو دکھا لو اور اس سے زیادہ بے اس کی اجازت کے کچھ نہ رکھو۔

(۳۹) جانور کے ساتھ نرمی کرو، طاقت سے زیادہ کام نہ لو، بے سبب نہ مارو، نہ کبھی مونہ پر مارو، حتی الوسع اس پر نہ سوؤ کہ سوتے کا بوجھ زیادہ ہوتا ہے کسی سے بات وغیرہ کرنے کو کچھ دیر ٹھہرنا ہو تو اُتر لو اگر ممکن ہو۔

(۴۰) صبح و شام اُتر کر کچھ دُور پیادہ چل لینے میں دینی و دنیوی بہت فائدے ہیں۔

(۴۱) بدوؤں اور سب عربیوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ سختی کریں ادب سے تحمل کرے اس پر شفاعت نصیب ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ خصوصاً اہل حرمین، خصوصاً اہل مدینہ، اہل عرب کے افعال پر اعتراض نہ کرے، نہ دل میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

اے کہ حمال عیب خویش تنید طعنہ بر عیب دیگران مکنید^(۱)

(۴۲) جو عربی نہیں جانتا اُسے بعض بُندُو جہال وغیرہم گالیاں بلکہ مغالطات تک دیتے ہیں ایسا اتفاق ہو تو شنیہ کو محض ناشنیہ^(۲) کر دیا جائے اور قلب پر بھی میل نہ لایا جائے۔ یو ہیں عوام اہل مکہ کہ سخت خُو و بُند مزاج ہیں اُن کی سختی پر نرمی لازم ہے۔

(۴۳) جہال یعنی اونٹ والوں کو یہاں کے سے کرایہ والے نہ سمجھے بلکہ اپنا مخدوم جانے اور کھانے پینے میں اُن سے بخل نہ کرے کہ وہ ایسوں ہی سے ناراض ہوتے ہیں اور تھوڑی بات میں بہت خوش ہو جاتے ہیں اور امید سے زیادہ کام آتے ہیں۔

(۴۴) قبول حج کے لیے تین شرطیں ہیں:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لَا رَفْتٌ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْحَجِّ ط ﴾^(۳)

①..... یعنی جو شخص اپنا عیب اٹھائے ہے، وہ دوسروں کے عیب پر طعنہ نہ دے۔

②..... یعنی سنی کو ان سنی

③..... پ ۲، البقرة: ۱۹۷.

”حج میں نہ بخش بات ہو، نہ ہماری نافرمانی، نہ کسی سے جھگڑا لڑائی۔“

تو ان باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غصہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی معصیت کا خیال ہو فوراً سر جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لاحول شریف پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے ابتدا ہو یا اس کے رُفقا (1) ہی کے ساتھ جدال بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ سب و شتم و لعن و طعن کو تیار ہوتے ہیں، اسے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، مبادا (2) ایک دو کلمے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔

(۳۵) کمزور اور عورتوں کو اونٹ پر چڑھنے کے لیے ایک سیڑھی جدہ میں لے لی جائے تو چڑھنے اُترنے میں آسانی ہوگی۔ جدہ سے مکہ معظمہ دو دن کا راستہ ہے صرف ایک منزل راستہ میں پڑتی ہے جس کو بحرہ کہتے ہیں، اب جب یہاں سے روانہ ہو تو ان تمام باتوں پر لحاظ رکھو جو لکھی جا چکیں اور جو آئندہ بیان ہوں گی۔

(۳۶) اونٹ پر عموماً دو شخص سوار ہوتے ہیں۔ شقدف اور شبری میں دونوں طرف بوجھ برابر رہنا ضرور ہے اگر ایک جانب کا آدمی ہلکا ہو تو اُدھر اسباب رکھ کر وزن برابر کر لیں۔ یوں بھی وزن برابر نہ ہو تو ہلکا آدمی اپنے شقدف یا شبری میں کنارہ بیرونی سے قریب ہو جائے اور بھاری آدمی اونٹ کی پیٹھ سے نزدیک ہو جائے۔

(۳۷) بعض مرتبہ کسی جانب کا پلہ جھک جاتا ہے اس کا خیال رکھو جب ایسا ہو تو فوراً اس طرح بیٹھ جاؤ کہ درست ہو جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اونٹ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور شبری ہو تو گرنے کا قوی اندیشہ ہے۔ اس کے درست کرنے کو اونٹ والا میزان میزان کہہ کر تمہیں متنبہ کرے گا۔ تمہیں چاہیے کہ فوراً درست کر لو ورنہ اونٹ والا ناراض ہوگا۔

(۳۸) راہ میں کہیں چڑھائی آتی ہے کہیں اُتار، جب چڑھائی ہو خوب آگے اونٹ کی گردن کے قریب دونوں آدمی ہو جائیں اور جب اُتار ہو خوب پیچھے دُم کے نزدیک ہو جائیں۔ جب راہ ہموار آئے پھر بیچ میں ہو جائیں یہ نشیب و فراز کبھی آدمی کے سوتے میں آتے ہیں یا اُسے اس طرف التفات نہیں ہوتا، اس وقت جمال جگاتا اور متنبہ کرتا ہے اوّل اوّل یا گدّہ ام گدّہ ام کہے تو آگے کو سرک کر بیٹھ جاؤ اور اگر وراء وراء کہے تو پیچھے ہٹ جاؤ، اور بعض بدو ایک آدھ لفظ ہندی سیکھے ہوئے فیشو فیشو کہتے ہیں یعنی پیچھے پیچھے اور کبھی غلطی سے آگے کہنا ہوتا ہے اور فیشو کہتے ہیں۔ دیکھ کر صحیح بات پر فوراً عمل کیا جائے اور اُس جگانے پر ناراض نہ ہونا چاہیے کہ ایسا نہ ہو تو معاذ اللہ۔ گرجانے کا احتمال ہے۔

①..... رفیق کی جمع۔ ساتھی۔ دوست۔

②..... یعنی ایسا نہ ہو۔ خدانہ کرے۔

میں جو ایک اونٹ پر سوار ہیں باری باری سے ایک سوئے ایک جاگتا رہے کہ ایسے وقت کہ دونوں غافل سو جائیں بعض مرتبہ چوری ہو جاتی ہے۔ شبری کے نیچے سے چور بوری کاٹ لے جاتے ہیں اور شقذ بھی بغل کی جانب سے چاک کر کے مال نکال لے جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہر موقع اور ہر محل پر ہوشیاری رکھو اور اللہ عزوجل پر اعتماد، پھر انشاء اللہ العزیز الجلیل نہایت امن وامان کے ساتھ رہو گے۔

(۵۸) راستہ میں قضائے حاجت کے لیے دُور نہ جاؤ کہ خطرہ سے خالی نہیں اور ایک چھتری اپنے ساتھ ضرور رکھو اگرچہ سردی کا زمانہ ہو کہ قضائے حاجت کے وقت اس سے فی الجملہ پردہ ہو جائے گا اور بہتر یہ کہ تین چار لکڑیاں جن کے نیچے لوہا لگا ہوا اور ایک موٹی بڑی چادر ساتھ رکھو کہ منزل پر لکڑیاں گاڑ کر چادر سے گھیر دو گے تو نہایت پردہ کے ساتھ رفع ضرورت کر سکو گے اور عورتیں ساتھ ہوں تو ایسا انتظام ضرور ہے کہ خوف کی وجہ سے وہ دُور نہ جاسکیں گی اور نزدیک میں سخت بے پردگی ہوگی۔

(۵۹) مکہ معظمہ سے جب مدینہ طیبہ کے لیے اونٹ کرایہ کریں تو ایک معلم کے جتنے حجاج ہیں وہ سب متفق ہو کر یہ شرط کر لیں کہ نماز کے اوقات میں قافلہ ٹھہرانا ہوگا، اس صورت میں نماز جماعت کے ساتھ آسانی ادا کر سکیں گے کہ جب یہ شرط ہوگی تو اونٹ والوں کو وقت نماز میں قافلہ روکنا پڑے گا اور اگر کسی وجہ سے نہ روک سکیں گے تو چند بدو حجاج کی حفاظت کریں گے کہ یہ باطمینان نماز ادا کر لیں پھر وہ اونٹ تک پہنچادیں گے۔

اور اگر شرط نہ کی تو صرف مغرب کے لیے قافلہ روکیں گے باقی نمازوں کے لیے نہیں اور اس صورت میں یہ کرے کہ نماز پڑھنے کے وقت اونٹ سے کچھ آگے نکل جائے اور نماز ادا کر کے پھر شامل ہو جائے اور قافلہ سے دُور نہ ہو کہ اکثر خطرہ ہوتا ہے اور بعض مرتبہ ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ سنت یا فرض پڑھنے تک قافلہ سب آگے نکل گیا تو باقی کے لیے پھر آگے بڑھ جائے ورنہ قافلہ سے زیادہ فاصلہ ہو جائے گا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ فرض و وتر اور صبح کی سنت سواری پر جائز نہیں۔ اُن کو اتر کر پڑھے باقی سنتیں یا نفل اونٹ کی پیٹھ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ: خبردار! خبردار! نماز ہرگز نہ ترک کرنا کہ یہ ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت میں اور سخت تر کہ جن کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں انھیں کی نافرمانی کرتے چلو، تو بتاؤ کہ تم نے اُن کو راضی کیا یا ناراض۔ میں نے خود بہت سے حجاج کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے، تھوڑی تکلیف پر نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ شرعاً مُطہّر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔

(۶۰) سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث بجز بوری ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لیے لازم

ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کر لے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشا بھی انہیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا موقع ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشا کے وقت مغرب پڑھنی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں وقت نکلنے سے پہلے ارادہ کر لے کہ ان کو عصر و عشا کے ساتھ پڑھوں گا۔

(۶۱) جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے یہ کہے:

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيْطَانِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْيَاحِ وَمَا ذَرَيْنِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا. (۱) یا صرف پچھلی دعا پڑھے، ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

(۶۲) جس شہر میں جائے وہاں کے سنی عالموں اور باشرع فقیروں کے پاس ادب سے حاضر ہو، مزارات کی زیارت کرے، فضول سیر و تماشے میں وقت نہ کھوئے۔

(۶۳) جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز نہ دے باہر آنے کا انتظار کرے، اُس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے، بے اجازت لیے مسئلہ نہ پوچھے، اُس کی کوئی بات اپنی نظر میں خلاف شرع معلوم ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے مگر یہ سنی عالم کے لیے ہے، بد مذہب کے سایہ سے بھاگے۔

(۶۴) ذکرِ خدا سے دل بہلائے کہ فرشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ شعر و لغویات سے کہ شیطان ساتھ ہوگا۔

(۶۵) رات کو زیادہ چلے کہ سفر جلد طے ہوتا ہے۔

(۶۶) ہر سفر خصوصاً سفر حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعا سے غافل نہ رہے کہ مسافر کی دعا قبول ہے۔

(۶۷) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تین بار کہے:

يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِينُونِي (۲) اے اللہ (عزوجل) کے نیک بندو! میری مدد کرو۔

①..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! ساتوں آسمانوں کے رب اور ان کے جن کو آسمانوں نے سایہ کیا اور ساتوں زمینوں کے رب اور ان کے جن کو زمینوں نے اٹھایا اور شیطانوں کے رب اور ان کے جن کو انھوں نے گمراہ کیا اور ہواؤں کے رب اور اُن کے جن کو ہواؤں نے اُڑایا۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم تجھ سے اس بستی کی اور بستی والوں کی اور جو کچھ اس میں ہے اُن کی بھلائی کا سوال کرتے اور اس بستی کے اور بستی والوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲

②..... انظر: "مجمع الزوائد"، كتاب الاذكار، الحديث: ۱۷۱۰۳، ۱۷۱۰۴، ۱۷۱۰۵، ۱۷۱۰۶، ۱۷۱۰۷، ۱۷۱۰۸، ۱۷۱۰۹، ۱۷۱۱۰، ۱۷۱۱۱، ۱۷۱۱۲، ۱۷۱۱۳، ۱۷۱۱۴، ۱۷۱۱۵، ۱۷۱۱۶، ۱۷۱۱۷، ۱۷۱۱۸، ۱۷۱۱۹، ۱۷۱۲۰، ۱۷۱۲۱، ۱۷۱۲۲، ۱۷۱۲۳، ۱۷۱۲۴، ۱۷۱۲۵، ۱۷۱۲۶، ۱۷۱۲۷، ۱۷۱۲۸، ۱۷۱۲۹، ۱۷۱۳۰، ۱۷۱۳۱، ۱۷۱۳۲، ۱۷۱۳۳، ۱۷۱۳۴، ۱۷۱۳۵، ۱۷۱۳۶، ۱۷۱۳۷، ۱۷۱۳۸، ۱۷۱۳۹، ۱۷۱۴۰، ۱۷۱۴۱، ۱۷۱۴۲، ۱۷۱۴۳، ۱۷۱۴۴، ۱۷۱۴۵، ۱۷۱۴۶، ۱۷۱۴۷، ۱۷۱۴۸، ۱۷۱۴۹، ۱۷۱۵۰، ۱۷۱۵۱، ۱۷۱۵۲، ۱۷۱۵۳، ۱۷۱۵۴، ۱۷۱۵۵، ۱۷۱۵۶، ۱۷۱۵۷، ۱۷۱۵۸، ۱۷۱۵۹، ۱۷۱۶۰، ۱۷۱۶۱، ۱۷۱۶۲، ۱۷۱۶۳، ۱۷۱۶۴، ۱۷۱۶۵، ۱۷۱۶۶، ۱۷۱۶۷، ۱۷۱۶۸، ۱۷۱۶۹، ۱۷۱۷۰، ۱۷۱۷۱، ۱۷۱۷۲، ۱۷۱۷۳، ۱۷۱۷۴، ۱۷۱۷۵، ۱۷۱۷۶، ۱۷۱۷۷، ۱۷۱۷۸، ۱۷۱۷۹، ۱۷۱۸۰، ۱۷۱۸۱، ۱۷۱۸۲، ۱۷۱۸۳، ۱۷۱۸۴، ۱۷۱۸۵، ۱۷۱۸۶، ۱۷۱۸۷، ۱۷۱۸۸، ۱۷۱۸۹، ۱۷۱۹۰، ۱۷۱۹۱، ۱۷۱۹۲، ۱۷۱۹۳، ۱۷۱۹۴، ۱۷۱۹۵، ۱۷۱۹۶، ۱۷۱۹۷، ۱۷۱۹۸، ۱۷۱۹۹، ۱۷۲۰۰، ۱۷۲۰۱، ۱۷۲۰۲، ۱۷۲۰۳، ۱۷۲۰۴، ۱۷۲۰۵، ۱۷۲۰۶، ۱۷۲۰۷، ۱۷۲۰۸، ۱۷۲۰۹، ۱۷۲۱۰، ۱۷۲۱۱، ۱۷۲۱۲، ۱۷۲۱۳، ۱۷۲۱۴، ۱۷۲۱۵، ۱۷۲۱۶، ۱۷۲۱۷، ۱۷۲۱۸، ۱۷۲۱۹، ۱۷۲۲۰، ۱۷۲۲۱، ۱۷۲۲۲، ۱۷۲۲۳، ۱۷۲۲۴، ۱۷۲۲۵، ۱۷۲۲۶، ۱۷۲۲۷، ۱۷۲۲۸، ۱۷۲۲۹، ۱۷۲۳۰، ۱۷۲۳۱، ۱۷۲۳۲، ۱۷۲۳۳، ۱۷۲۳۴، ۱۷۲۳۵، ۱۷۲۳۶، ۱۷۲۳۷، ۱۷۲۳۸، ۱۷۲۳۹، ۱۷۲۴۰، ۱۷۲۴۱، ۱۷۲۴۲، ۱۷۲۴۳، ۱۷۲۴۴، ۱۷۲۴۵، ۱۷۲۴۶، ۱۷۲۴۷، ۱۷۲۴۸، ۱۷۲۴۹، ۱۷۲۵۰، ۱۷۲۵۱، ۱۷۲۵۲، ۱۷۲۵۳، ۱۷۲۵۴، ۱۷۲۵۵، ۱۷۲۵۶، ۱۷۲۵۷، ۱۷۲۵۸، ۱۷۲۵۹، ۱۷۲۶۰، ۱۷۲۶۱، ۱۷۲۶۲، ۱۷۲۶۳، ۱۷۲۶۴، ۱۷۲۶۵، ۱۷۲۶۶، ۱۷۲۶۷، ۱۷۲۶۸، ۱۷۲۶۹، ۱۷۲۷۰، ۱۷۲۷۱، ۱۷۲۷۲، ۱۷۲۷۳، ۱۷۲۷۴، ۱۷۲۷۵، ۱۷۲۷۶، ۱۷۲۷۷، ۱۷۲۷۸، ۱۷۲۷۹، ۱۷۲۸۰، ۱۷۲۸۱، ۱۷۲۸۲، ۱۷۲۸۳، ۱۷۲۸۴، ۱۷۲۸۵، ۱۷۲۸۶، ۱۷۲۸۷، ۱۷۲۸۸، ۱۷۲۸۹، ۱۷۲۹۰، ۱۷۲۹۱، ۱۷۲۹۲، ۱۷۲۹۳، ۱۷۲۹۴، ۱۷۲۹۵، ۱۷۲۹۶، ۱۷۲۹۷، ۱۷۲۹۸، ۱۷۲۹۹، ۱۷۳۰۰، ۱۷۳۰۱، ۱۷۳۰۲، ۱۷۳۰۳، ۱۷۳۰۴، ۱۷۳۰۵، ۱۷۳۰۶، ۱۷۳۰۷، ۱۷۳۰۸، ۱۷۳۰۹، ۱۷۳۱۰، ۱۷۳۱۱، ۱۷۳۱۲، ۱۷۳۱۳، ۱۷۳۱۴، ۱۷۳۱۵، ۱۷۳۱۶، ۱۷۳۱۷، ۱۷۳۱۸، ۱۷۳۱۹، ۱۷۳۲۰، ۱۷۳۲۱، ۱۷۳۲۲، ۱۷۳۲۳، ۱۷۳۲۴، ۱۷۳۲۵، ۱۷۳۲۶، ۱۷۳۲۷، ۱۷۳۲۸، ۱۷۳۲۹، ۱۷۳۳۰، ۱۷۳۳۱، ۱۷۳۳۲، ۱۷۳۳۳، ۱۷۳۳۴، ۱۷۳۳۵، ۱۷۳۳۶، ۱۷۳۳۷، ۱۷۳۳۸، ۱۷۳۳۹، ۱۷۳۴۰، ۱۷۳۴۱، ۱۷۳۴۲، ۱۷۳۴۳، ۱۷۳۴۴، ۱۷۳۴۵، ۱۷۳۴۶، ۱۷۳۴۷، ۱۷۳۴۸، ۱۷۳۴۹، ۱۷۳۵۰، ۱۷۳۵۱، ۱۷۳۵۲، ۱۷۳۵۳، ۱۷۳۵۴، ۱۷۳۵۵، ۱۷۳۵۶، ۱۷۳۵۷، ۱۷۳۵۸، ۱۷۳۵۹، ۱۷۳۶۰، ۱۷۳۶۱، ۱۷۳۶۲، ۱۷۳۶۳، ۱۷۳۶۴، ۱۷۳۶۵، ۱۷۳۶۶، ۱۷۳۶۷، ۱۷۳۶۸، ۱۷۳۶۹، ۱۷۳۷۰، ۱۷۳۷۱، ۱۷۳۷۲، ۱۷۳۷۳، ۱۷۳۷۴، ۱۷۳۷۵، ۱۷۳۷۶، ۱۷۳۷۷، ۱۷۳۷۸، ۱۷۳۷۹، ۱۷۳۸۰، ۱۷۳۸۱، ۱۷۳۸۲، ۱۷۳۸۳، ۱۷۳۸۴، ۱۷۳۸۵، ۱۷۳۸۶، ۱۷۳۸۷، ۱۷۳۸۸، ۱۷۳۸۹، ۱۷۳۹۰، ۱۷۳۹۱، ۱۷۳۹۲، ۱۷۳۹۳، ۱۷۳۹۴، ۱۷۳۹۵، ۱۷۳۹۶، ۱۷۳۹۷، ۱۷۳۹۸، ۱۷۳۹۹، ۱۷۴۰۰، ۱۷۴۰۱، ۱۷۴۰۲، ۱۷۴۰۳، ۱۷۴۰۴، ۱۷۴۰۵، ۱۷۴۰۶، ۱۷۴۰۷، ۱۷۴۰۸، ۱۷۴۰۹، ۱۷۴۱۰، ۱۷۴۱۱، ۱۷۴۱۲، ۱۷۴۱۳، ۱۷۴۱۴، ۱۷۴۱۵، ۱۷۴۱۶، ۱۷۴۱۷، ۱۷۴۱۸، ۱۷۴۱۹، ۱۷۴۲۰، ۱۷۴۲۱، ۱۷۴۲۲، ۱۷۴۲۳، ۱۷۴۲۴، ۱۷۴۲۵، ۱۷۴۲۶، ۱۷۴۲۷، ۱۷۴۲۸، ۱۷۴۲۹، ۱۷۴۳۰، ۱۷۴۳۱، ۱۷۴۳۲، ۱۷۴۳۳، ۱۷۴۳۴، ۱۷۴۳۵، ۱۷۴۳۶، ۱۷۴۳۷، ۱۷۴۳۸، ۱۷۴۳۹، ۱۷۴۴۰، ۱۷۴۴۱، ۱۷۴۴۲، ۱۷۴۴۳، ۱۷۴۴۴، ۱۷۴۴۵، ۱۷۴۴۶، ۱۷۴۴۷، ۱۷۴۴۸، ۱۷۴۴۹، ۱۷۴۵۰، ۱۷۴۵۱، ۱۷۴۵۲، ۱۷۴۵۳، ۱۷۴۵۴، ۱۷۴۵۵، ۱۷۴۵۶، ۱۷۴۵۷، ۱۷۴۵۸، ۱۷۴۵۹، ۱۷۴۶۰، ۱۷۴۶۱، ۱۷۴۶۲، ۱۷۴۶۳، ۱۷۴۶۴، ۱۷۴۶۵، ۱۷۴۶۶، ۱۷۴۶۷، ۱۷۴۶۸، ۱۷۴۶۹، ۱۷۴۷۰، ۱۷۴۷۱، ۱۷۴۷۲، ۱۷۴۷۳، ۱۷۴۷۴، ۱۷۴۷۵، ۱۷۴۷۶، ۱۷۴۷۷، ۱۷۴۷۸، ۱۷۴۷۹، ۱۷۴۸۰، ۱۷۴۸۱، ۱۷۴۸۲، ۱۷۴۸۳، ۱۷۴۸۴، ۱۷۴۸۵، ۱۷۴۸۶، ۱۷۴۸۷، ۱۷۴۸۸، ۱۷۴۸۹، ۱۷۴۹۰، ۱۷۴۹۱، ۱۷۴۹۲، ۱۷۴۹۳، ۱۷۴۹۴، ۱۷۴۹۵، ۱۷۴۹۶، ۱۷۴۹۷، ۱۷۴۹۸، ۱۷۴۹۹، ۱۷۵۰۰، ۱۷۵۰۱، ۱۷۵۰۲، ۱۷۵۰۳، ۱۷۵۰۴، ۱۷۵۰۵، ۱۷۵۰۶، ۱۷۵۰۷، ۱۷۵۰۸، ۱۷۵۰۹، ۱۷۵۱۰، ۱۷۵۱۱، ۱۷۵۱۲، ۱۷۵۱۳، ۱۷۵۱۴، ۱۷۵۱۵، ۱۷۵۱۶، ۱۷۵۱۷، ۱۷۵۱۸، ۱۷۵۱۹، ۱۷۵۲۰، ۱۷۵۲۱، ۱۷۵۲۲، ۱۷۵۲۳، ۱۷۵۲۴، ۱۷۵۲۵، ۱۷۵۲۶، ۱۷۵۲۷، ۱۷۵۲۸، ۱۷۵۲۹، ۱۷۵۳۰، ۱۷۵۳۱، ۱۷۵۳۲، ۱۷۵۳۳، ۱۷۵۳۴، ۱۷۵۳۵، ۱۷۵۳۶، ۱۷۵۳۷، ۱۷۵۳۸، ۱۷۵۳۹، ۱۷۵۴۰، ۱۷۵۴۱، ۱۷۵۴۲، ۱۷۵۴۳، ۱۷۵۴۴، ۱۷۵۴۵، ۱۷۵۴۶، ۱۷۵۴۷، ۱۷۵۴۸، ۱۷۵۴۹، ۱۷۵۵۰، ۱۷۵۵۱، ۱۷۵۵۲، ۱۷۵۵۳، ۱۷۵۵۴، ۱۷۵۵۵، ۱۷۵۵۶، ۱۷۵۵۷، ۱۷۵۵۸، ۱۷۵۵۹، ۱۷۵۶۰، ۱۷۵۶۱، ۱۷۵۶۲، ۱۷۵۶۳، ۱۷۵۶۴، ۱۷۵۶۵، ۱۷۵۶۶، ۱۷۵۶۷، ۱۷۵۶۸، ۱۷۵۶۹، ۱۷۵۷۰، ۱۷۵۷۱، ۱۷۵۷۲، ۱۷۵۷۳، ۱۷۵۷۴، ۱۷۵۷۵، ۱۷۵۷۶، ۱۷۵۷۷، ۱۷۵۷۸، ۱۷۵۷۹، ۱۷۵۸۰، ۱۷۵۸۱، ۱۷۵۸۲، ۱۷۵۸۳، ۱۷۵۸۴، ۱۷۵۸۵، ۱۷۵۸۶، ۱۷۵۸۷، ۱۷۵۸۸، ۱۷۵۸۹، ۱۷۵۹۰، ۱۷۵۹۱، ۱۷۵۹۲، ۱۷۵۹۳، ۱۷۵۹۴، ۱۷۵۹۵، ۱۷۵۹۶، ۱۷۵۹۷، ۱۷۵۹۸، ۱۷۵۹۹، ۱۷۶۰۰، ۱۷۶۰۱، ۱۷۶۰۲، ۱۷۶۰۳، ۱۷۶۰۴، ۱۷۶۰۵، ۱۷۶۰۶، ۱۷۶۰۷، ۱۷۶۰۸، ۱۷۶۰۹، ۱۷۶۱۰، ۱۷۶۱۱، ۱۷۶۱۲، ۱۷۶۱۳، ۱۷۶۱۴، ۱۷۶۱۵، ۱۷۶۱۶، ۱۷۶۱۷، ۱۷۶۱۸، ۱۷۶۱۹، ۱۷۶۲۰، ۱۷۶۲۱، ۱۷۶۲۲، ۱۷۶۲۳، ۱۷۶۲۴، ۱۷۶۲۵، ۱۷۶۲۶، ۱۷۶۲۷، ۱۷۶۲۸، ۱۷۶۲۹، ۱۷۶۳۰، ۱۷۶۳۱، ۱۷۶۳۲، ۱۷۶۳۳، ۱۷۶۳۴، ۱۷۶۳۵، ۱۷۶۳۶، ۱۷۶۳۷، ۱۷۶۳۸، ۱۷۶۳۹، ۱۷۶۴۰، ۱۷۶۴۱، ۱۷۶۴۲، ۱۷۶۴۳، ۱۷۶۴۴، ۱۷۶۴۵، ۱۷۶۴۶، ۱۷۶۴۷، ۱۷۶۴۸، ۱۷۶۴۹، ۱۷۶۵۰، ۱۷۶۵۱، ۱۷۶۵۲، ۱۷۶۵۳، ۱۷۶۵۴، ۱۷۶۵۵، ۱۷۶۵۶، ۱۷۶۵۷، ۱۷۶۵۸، ۱۷۶۵۹، ۱۷۶۶۰، ۱۷۶۶۱، ۱۷۶۶۲، ۱۷۶۶۳، ۱۷۶۶۴، ۱۷۶۶۵، ۱۷۶۶۶، ۱۷۶۶۷، ۱۷۶۶۸، ۱۷۶۶۹، ۱۷۶۷۰، ۱۷۶۷۱، ۱۷۶۷۲، ۱۷۶۷۳، ۱۷۶۷۴، ۱۷۶۷۵، ۱۷۶۷۶، ۱۷۶۷۷، ۱۷۶۷۸، ۱۷۶۷۹، ۱۷۶۸۰، ۱۷۶۸۱، ۱۷۶۸۲، ۱۷۶۸۳، ۱۷۶۸۴، ۱۷۶۸۵، ۱۷۶۸۶، ۱۷۶۸۷، ۱۷۶۸۸، ۱۷۶۸۹، ۱۷۶۹۰، ۱۷۶۹۱، ۱۷۶۹۲، ۱۷۶۹۳، ۱۷۶۹۴، ۱۷۶۹۵، ۱۷۶۹۶، ۱۷۶۹۷، ۱۷۶۹۸، ۱۷۶۹۹، ۱۷۷۰۰، ۱۷۷۰۱، ۱۷۷۰۲، ۱۷۷۰۳، ۱۷۷۰۴، ۱۷۷۰۵، ۱۷۷۰۶، ۱۷۷۰۷، ۱۷۷۰۸، ۱۷۷۰۹، ۱۷۷۱۰، ۱۷۷۱۱، ۱۷۷۱۲، ۱۷۷۱۳، ۱۷۷۱۴، ۱۷۷۱۵، ۱۷۷۱۶، ۱۷۷۱۷، ۱۷۷۱۸، ۱۷۷۱۹، ۱۷۷۲۰، ۱۷۷۲۱، ۱۷۷۲۲، ۱۷۷۲۳، ۱۷۷۲۴، ۱۷۷۲۵، ۱۷۷۲۶، ۱۷۷۲۷، ۱۷۷۲۸، ۱۷۷۲۹، ۱۷۷۳۰، ۱۷۷۳۱، ۱۷۷۳۲، ۱۷۷۳۳، ۱۷۷۳۴، ۱۷۷۳۵، ۱۷۷۳۶، ۱۷۷۳۷، ۱۷۷۳۸، ۱۷۷۳۹، ۱۷۷۴۰، ۱۷۷۴۱، ۱۷۷۴۲، ۱۷۷۴۳، ۱۷۷۴۴، ۱۷۷۴۵، ۱۷۷۴۶، ۱۷۷۴۷، ۱۷۷۴۸، ۱۷۷۴۹، ۱۷۷۵۰، ۱۷۷۵۱، ۱۷۷۵۲، ۱۷۷۵۳، ۱۷۷۵۴، ۱۷۷۵۵، ۱۷۷۵۶، ۱۷۷۵۷، ۱۷۷۵۸، ۱۷۷۵۹، ۱۷۷۶۰، ۱۷۷۶۱، ۱۷۷۶۲، ۱۷۷۶۳، ۱۷۷۶۴، ۱۷۷۶۵، ۱۷۷۶۶، ۱۷۷۶۷، ۱۷۷۶۸، ۱۷۷۶۹، ۱۷۷۷۰، ۱۷۷۷۱، ۱۷۷۷۲، ۱۷۷۷۳، ۱۷۷۷۴، ۱۷۷۷۵، ۱۷۷۷۶، ۱۷۷۷۷، ۱۷۷۷۸، ۱۷۷۷۹، ۱۷۷۸۰، ۱۷۷۸۱، ۱۷۷۸۲، ۱۷۷۸۳، ۱۷۷۸۴، ۱۷۷۸۵، ۱۷۷۸۶، ۱۷۷۸۷، ۱۷۷۸۸، ۱۷۷۸۹، ۱۷۷۹۰، ۱۷۷۹۱، ۱۷۷۹۲، ۱۷۷۹۳، ۱۷۷۹۴، ۱۷۷۹۵، ۱۷۷۹۶، ۱۷۷۹۷، ۱۷۷۹۸، ۱۷۷۹۹، ۱۷۸۰۰، ۱۷۸۰۱، ۱۷۸۰۲، ۱۷۸۰۳، ۱۷۸۰۴، ۱۷۸۰۵، ۱۷۸۰۶، ۱۷۸۰۷، ۱۷۸۰۸، ۱۷۸۰۹، ۱۷۸۱۰، ۱۷۸۱۱، ۱۷۸۱۲، ۱۷۸۱۳، ۱۷۸۱۴، ۱۷۸۱۵، ۱۷۸۱۶، ۱۷۸۱۷، ۱۷۸۱۸، ۱۷۸۱۹، ۱۷۸۲۰، ۱۷۸۲۱، ۱۷۸۲۲، ۱۷۸۲۳، ۱۷۸۲۴، ۱۷۸۲۵، ۱۷۸۲۶، ۱۷۸۲۷، ۱۷۸۲۸، ۱۷۸۲۹، ۱۷۸۳۰، ۱۷۸۳۱، ۱۷۸۳۲، ۱۷۸۳۳، ۱۷۸۳۴، ۱۷۸۳۵، ۱۷۸۳۶، ۱۷۸۳۷، ۱۷۸۳۸، ۱۷۸۳۹، ۱۷۸۴۰، ۱۷۸۴۱، ۱۷۸۴۲، ۱۷۸۴۳، ۱۷۸۴۴، ۱۷۸۴۵، ۱۷۸۴۶، ۱۷۸۴۷، ۱۷۸۴۸، ۱۷۸۴۹، ۱۷۸۵۰، ۱۷۸۵۱، ۱۷۸۵۲، ۱۷۸۵۳، ۱۷۸۵۴، ۱۷۸۵۵، ۱۷۸۵۶، ۱۷۸۵۷، ۱۷۸۵۸، ۱۷۸۵۹، ۱۷۸۶۰، ۱۷۸۶۱، ۱۷۸۶۲، ۱۷۸۶۳، ۱۷۸۶۴، ۱۷۸۶۵، ۱۷۸۶۶، ۱۷۸۶۷، ۱۷۸۶۸، ۱۷۸۶۹، ۱۷۸۷۰، ۱۷۸۷۱، ۱۷۸۷۲، ۱۷۸۷۳، ۱۷۸۷۴، ۱۷۸۷۵، ۱۷۸۷۶، ۱۷۸۷۷، ۱۷۸۷۸، ۱۷۸۷۹، ۱۷۸۸۰، ۱۷۸۸۱، ۱۷۸۸۲، ۱۷۸۸۳، ۱۷۸۸۴، ۱۷۸۸۵، ۱۷۸۸۶، ۱۷۸۸۷، ۱۷۸۸۸، ۱۷۸۸۹، ۱۷۸۹۰، ۱۷۸۹۱، ۱۷۸۹۲، ۱۷۸۹۳، ۱۷۸۹۴، ۱۷۸۹۵، ۱۷۸۹۶، ۱۷۸۹۷، ۱۷۸۹۸، ۱۷۸۹۹، ۱۷۹۰۰، ۱۷۹۰۱، ۱۷۹۰۲، ۱۷۹۰۳، ۱۷۹۰۴، ۱۷۹۰۵، ۱۷۹۰۶، ۱۷۹۰۷، ۱۷۹۰۸، ۱۷۹۰۹، ۱۷۹۱۰، ۱۷۹۱۱، ۱۷۹۱۲، ۱۷۹۱۳، ۱۷۹۱۴، ۱۷۹۱۵، ۱۷۹۱۶، ۱۷۹۱۷، ۱۷۹۱۸، ۱۷۹۱۹، ۱۷۹۲۰، ۱۷۹۲۱، ۱۷۹۲۲، ۱۷۹۲۳، ۱۷۹۲۴، ۱۷۹۲۵، ۱۷۹۲۶، ۱۷۹۲۷، ۱۷۹۲۸، ۱۷۹۲۹، ۱۷۹۳۰، ۱۷۹۳۱، ۱۷۹۳۲، ۱۷۹۳۳، ۱۷۹۳۴، ۱۷۹۳۵، ۱۷۹۳۶، ۱۷۹۳۷، ۱۷۹۳۸، ۱۷۹۳۹، ۱۷۹۴۰، ۱۷۹۴۱، ۱۷۹۴۲، ۱۷۹۴۳، ۱۷۹۴۴، ۱۷۹۴۵، ۱۷۹۴۶، ۱۷۹۴۷، ۱۷۹۴۸، ۱۷۹۴۹، ۱۷۹۵۰، ۱۷۹۵۱، ۱۷۹۵۲، ۱۷۹۵۳، ۱۷۹۵۴، ۱۷۹۵۵، ۱۷۹۵۶، ۱۷۹۵۷، ۱۷۹۵۸، ۱۷۹۵۹، ۱۷۹۶۰، ۱۷۹۶۱، ۱۷۹۶۲، ۱۷۹۶۳، ۱۷۹۶۴، ۱۷۹۶۵، ۱۷۹۶۶، ۱۷۹۶۷، ۱۷۹۶۸، ۱۷۹۶۹، ۱۷۹۷۰، ۱۷۹۷۱، ۱۷۹۷۲، ۱۷۹۷۳، ۱۷۹۷۴، ۱۷۹۷۵، ۱۷۹۷۶، ۱۷۹۷۷، ۱۷۹۷۸، ۱۷۹۷۹، ۱۷۹۸۰، ۱۷۹۸۱، ۱۷۹۸۲، ۱۷۹۸۳، ۱۷۹۸۴، ۱۷۹۸۵، ۱۷۹۸۶، ۱۷۹۸۷، ۱۷۹۸۸، ۱۷۹۸۹، ۱۷۹۹۰، ۱۷۹۹۱، ۱۷۹۹۲، ۱۷۹۹۳، ۱۷۹۹۴، ۱۷۹۹۵، ۱۷۹۹۶، ۱۷۹۹۷، ۱۷۹۹۸، ۱۷۹۹۹، ۱۸۰۰۰، ۱۸۰۰۱، ۱۸۰۰۲، ۱۸۰۰۳، ۱۸۰۰۴، ۱۸۰۰۵، ۱۸۰۰۶، ۱۸۰۰۷، ۱۸۰۰۸، ۱۸۰۰۹، ۱۸۰۱۰، ۱۸۰۱۱، ۱۸۰۱۲، ۱۸۰۱۳، ۱۸۰۱۴، ۱۸۰۱۵، ۱۸۰

غیب سے مدد ہوگی یہ حکم حدیث میں ہے۔

(۶۸) جب سواری کا جانور بھاگ جائے اور پکڑ نہ سکو یہی پڑھو فوراً کھڑا ہو جائے گا۔

(۶۹) جب جانور شوخی کرے یہ دعا پڑھے:

﴿ أَفْغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝ ﴾ (۱)

(۷۰) يَا صَمَدُ ۱۳۳ بار روز پڑھے، بھوک پیاس سے بچے گا۔

(۷۱) اگر دشمن یا رہزن کا ڈر ہو لِأَلْفِ پڑھے، ہر بلا سے امان ہے۔

(۷۲) جب رات کی تاریکی پریشان کرنے والی آئے، یہ دعا پڑھے:

يَا أَرْضُ! رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنَ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنَ الْوَالِدِ وَمَا وَلَدَ. (۲)

(۷۳) جب کہیں دشمنوں سے خوف ہو، یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ. (۳)

(۷۴) جب غم و پریشانی لاحق ہو، یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ

① پ ۳، آل عمران: ۸۳۔

ترجمہ: کیا اللہ (عزوجل) کے دین کے سوا کچھ اور تلاش کرتے ہیں اور اسی کے فرماں بردار ہیں، خوشی اور ناخوشی سے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔ ۱۲

② ترجمہ: اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ (عزوجل) ہے، اللہ (عزوجل) کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اُس کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی اور جو تجھ پر چلی اور اللہ (عزوجل) کی پناہ شیر اور کالے اور سانپ اور بچھو اور اس شہر کے بسنے والے سے اور شیطان اور اس کی اولاد

سے۔ ۱۲

③ ترجمہ: اے اللہ! (عزوجل) میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور اُن کی بُرائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۲

وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ . (۱) اور ایسے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ط اور حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کی کثرت کرے۔

(۷۵) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:

يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ اِجْمَعُ بَيْنِي وَبَيْنَ ضَالَّتِي . (۲)
انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے گی۔

(۷۶) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے سبحان اللہ۔

(۷۷) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور اور شیطان سے امان ہے۔

(۷۸) نمازیں دونوں سرکاروں میں وقت شروع ہوتے ہی ہوتی ہیں، معاً شروع وقت پر فوراً اذان اور تھوڑی دیر بعد تکبیر و جماعت ہو جاتی ہے، جو شخص کچھ فاصلہ پر ٹھہرا ہوا تہی گنجائش نہیں پاتا کہ اذان سن کر وضو کرے پھر حاضر ہو کر جماعت یا پہلی رکعت مل سکے اور وہاں کی بڑی برکت یہی طواف و زیارت اور نمازوں کی تکبیر اول ہے۔ لہذا اوقات پہچان رکھیں، اذان سے پہلے وضو طیار رہے، اذان سنتے ہی فوراً چل دیں تو تکبیر اول ملے گی اور اگر صرف اول چاہیں، جس کا ثواب بے نہایت ہے جب تو اذان سے پہلے حاضر ہو جانا لازم ہے۔

(۷۹) واپسی میں بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے، جو یہاں تک بیان ہوئے۔

(۸۰) مکان پر آنے کی تاریخ و وقت سے پیشتر اطلاع دیدے، بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔

(۸۱) لوگوں کو چاہیے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔

(۸۲) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آ کر دو رکعت نفل پڑھے۔

(۸۳) دو رکعت گھر میں آ کر پڑھے پھر سب سے بکشاہدہ پیشانی ملے۔

①..... ترجمہ: اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا حلم والا ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ

(عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے۔ ۱۲

②..... ترجمہ: اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں، بے شک اللہ (عزوجل) وعدہ کا خلاف نہیں کرتا، میرے اور میری گئی

چیز کے درمیان جمع کر دے۔ ۱۲

(۸۴) عزیزوں دوستوں کے لیے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے اور حاجی کا تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لیے کرے۔^(۱)

میقات کا بیان

میقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔^(۲) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱: میقات پانچ ہیں:

① ذوالحلیفہ: یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے۔ اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ایبار علی ہے۔ ہندوستانی یا اور ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔

② ذاتِ عرق: یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

③ جحفہ: یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ رہی، صرف بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جاننے والے اب کم ہوں گے، لہذا اہل شام رابع سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابع کے قریب ہے۔

④ قرن: یہ نجد^(۳) والوں کی میقات ہے، یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

⑤ یلملم: اہل یمن کے لیے۔

مسئلہ ۲: یہ میقاتیں اُن کے لیے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور انکے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اُس کے لیے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذی آئے اس وقت احرام باندھ لے، مثلاً ہندیوں کی میقات کوہِ یلملم کی محاذات ہے اور محاذات میں آنا اُسے خود معلوم نہ ہو تو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری کرے اگر کسی طرح محاذات کا علم نہ ہو تو مکہ معظمہ جب دو منزل باقی رہے

①..... انظر: "الفتاوی الرضویة"، ج ۹ ص ۷۲۶-۷۳۱، وغیرہ.

②..... "الهدایة"، کتاب الحج، ج ۱، ص ۱۳۳-۱۳۴، وغیرہ.

③..... یعنی موجودہ ریاض۔

احرام باندھ لے۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: جو شخص دو میقاتوں سے گزرا، مثلاً شامی کہ مدینہ منورہ کی راہ سے ذوالحلیفہ آیا اور وہاں سے جحفہ کو تو افضل یہ ہے کہ پہلی میقات پر احرام باندھے اور دوسری پر باندھا جب بھی حرج نہیں۔ یوں اگر میقات سے نہ گزرا اور محاذات میں دو میقاتیں پڑتی ہیں تو جس میقات کی محاذ اہ پہلے ہو، وہاں احرام باندھنا افضل ہے۔⁽²⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: مکہ معظمہ جانے کا ارادہ نہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہے تو اُسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکہ معظمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جاسکتا ہے، لہذا جو شخص حرم میں بغیر احرام جانا چاہتا ہے وہ یہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اُس کا ارادہ پہلے مثلاً جدہ جانے کا ہو۔ نیز مکہ معظمہ حج اور عمرہ کے ارادہ سے نہ جاتا ہو، مثلاً تجارت کے لیے جدہ جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جانے کا ارادہ ہے اور اگر پہلے ہی سے مکہ معظمہ کا ارادہ ہے تو اب بغیر احرام نہیں جاسکتا۔ جو شخص دوسرے کی طرف سے حج بدل کو جاتا ہو اُسے یہ حیلہ جائز نہیں۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میقات سے پیشتر احرام باندھنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں ہو اور شوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں اُن کے احرام کی جگہ حل یعنی بیرون حرم ہے، حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور یہ لوگ اگر حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتے ہوں تو بغیر احرام مکہ معظمہ جاسکتے ہیں۔⁽⁵⁾ (عامہ کتب)

مسئلہ ۷: حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں اور عمرہ کا بیرون حرم سے اور بہتر یہ کہ تشعیم سے ہو۔⁽⁶⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: مکہ والے اگر کسی کام سے بیرون حرم جائیں تو انہیں واپسی کے لیے احرام کی حاجت نہیں اور میقات سے

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثانی فی المواقیت، ج ۱، ص ۲۲۱.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج ۳، ص ۵۴۸-۵۵۱.

② "الفتاویٰ الہندیۃ" المرجع السابق. و "الدرالمختار کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج ۳، ص ۵۵۰.

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج ۳، ص ۵۵۲.

④ المرجع السابق.

⑤ "الہدیۃ"، کتاب الحج، ج ۱، ص ۱۳۴، وغیرہ.

⑥ "الدرالمختار کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج ۳، ص ۵۵۴. وغیرہ

باہر جائیں تو اب بغیر احرام واپس آنا انھیں جائز نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

احرام کا بیان

﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَةٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفْتٌ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط
وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُهُ اللَّهُ ط وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا يَأُولِي الْأَلْبَابِ ۝﴾⁽²⁾

”حج کے چند مہینے معلوم ہیں، جس نے اُن میں حج (اپنے اوپر) لازم کیا (احرام باندھا) تو نہ فحش ہے، نہ فسق، نہ جھگڑنا حج میں اور جو کچھ بھلائی کرو اللہ (عزوجل) اسے جانتا ہے اور توشہ لو، بے شک سب سے اچھا توشہ تقویٰ ہے اور مجھی سے ڈرو، اسے عقل والو!“

اور فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۗ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَتَفَعَّلُونَ فُضْلًا مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ط وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ط﴾⁽³⁾

”اے ایمان والو! عقود پورے کرو، تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کیے گئے، سوا اُن کے جن کا تم پر بیان ہوگا مگر حالت احرام میں شکار کا قصد نہ کرو، بیشک اللہ (عزوجل) جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) کے شعائر اور ماہِ حرام اور حرم کی قربانی اور جن جانوروں کے گلوں میں ہار ڈالے گئے (قربانی کی علامت کے لیے) اُن کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ان لوگوں کی جو خانہ کعبہ کا قصد اپنے رب کے فضل اور رضا طلب کرنے کے لیے کرتے ہیں اور جب احرام کھولو، اُس وقت شکار کر سکتے ہو۔“

حدیث: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احرام کے لیے

① ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثانی فی المواقیت، ج ۱، ص ۲۲۱۔

و”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ج ۳، ص ۵۵۴۔

② پ ۲، البقرة: ۱۹۷۔

③ پ ۶، المائدة: ۲-۱۔

احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لیے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں مُشک تھی، اُس کی چمک حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی مانگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔ (1)

حدیث ۲: ابو داؤد زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔ (2)

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ حج کو نکلے، اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بلند کرتے۔ (3)

حدیث ۴: ترمذی وابن ماجہ و بیہقی سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو دہنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلہ ختم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔“ (4)

حدیث ۶ و ۵: ابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان و حاکم زید بن خالد جہنی سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”جبریل نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرما دیجیے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے۔“ (5) اسی کے مثل سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۷: طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اُسے بشارت دی جاتی ہے، عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (6)

حدیث ۸: امام احمد وابن ماجہ جابر بن عبد اللہ اور طبرانی و بیہقی عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اُس کے گناہ غائب ہو

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب الطیب، قبیل الاحرام فی البدن... إلخ، الحدیث: ۲۸۲۶، ۲۸۳۹، ۲۸۴۱، ص ۸۷۱.

② ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی الإغتسال عند الاحرام، الحدیث: ۸۳۰، ص ۱۷۳۰.

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جواز التمتع فی الحج و القران، الحدیث: ۳۰۲۳، ص ۸۸۶.

④ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیة و النحر، الحدیث: ۸۲۸، ص ۱۷۲۹.

⑤ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المناسک، باب رفع الصوت بالتلبیة، الحدیث: ۲۹۲۳، ص ۲۶۵۳.

⑥ ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۷۷۷۹، ج ۵، ص ۴۱۰.

جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اُس دن کہ پیدا ہوا۔“ (1)

حدیث ۹: ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ امیر المؤمنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ کسی نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں؟ فرمایا: ”بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔“ (2)

حدیث ۱۰: امام شافعی خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لبیک سے

فارغ ہوتے تو اللہ (عزوجل) سے اُس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔ (3)

حدیث ۱۱: ابوداؤد وابن ماجہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

فرماتے سنا کہ: ”جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے یا

اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ (4)

(احرام کے احکام)

① یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ہندیوں کے لیے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کوہِ یمنم کی محاذات ہے۔ یہ جگہ کامران سے نکل کر سمندر میں آتی ہے، جب جدہ دو تین منزل رہ جاتا ہے جہاز والے اطلاع دیدیتے ہیں، پہلے سے احرام کا سامان طیار رکھیں۔

② جب وہ جگہ قریب آئے، مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہائیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہو گیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی ضرور کرے تو اُس کی جگہ تیمم نہیں، ہاں اگر نماز احرام کے لیے تیمم کرے تو ہو سکتا ہے۔

③ مرد چاہیں تو سر موٹڈ لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی ورنہ کنگھا کر کے خوشبودار تیل ڈالیں۔

④ غسل سے پہلے ناخن کتریں، خط بنوائیں، موائے بغل و زری ناف دُور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ ڈھیلا لیتے وقت

بالوں کے ٹوٹنے اُکھڑنے کا قصہ نہ رہے۔

① ”سنن ابن ماجہ“، ابواب المناسک، باب الظلال للمحرم، الحدیث: ۲۹۲۵، ص ۲۶۵۳.

② ”جامع الترمذی“، ابواب الحج، باب ماجاء فی فضل التلبیة و النحر، الحدیث: ۸۲۷، ص ۱۷۲۹.

③ ”المسند“ للإمام الشافعی، کتاب المناسک، ص ۱۲۳.

④ ”سنن ابی داؤد“، کتاب المناسک، باب فی المواقیت، الحدیث: ۱۷۴۱، ص ۱۳۵۲.

⑤ بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے، اگر خوشبو ایسی ہے کہ اُس کا جرم (1) باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں۔

⑥ مرد سلعے کپڑے اور موزے اُتار دیں ایک چادر نئی یا ڈھلی اوڑھیں اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا پہنا جس سے سارا ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے۔ بعض عوام یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے، بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا طواف کے وقت ہے اور طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ سب چھپا رہے۔

⑦ جب وہ جگہ آئے اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت بہ نیت احرام پڑھیں، پہلی میں فاتحہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھے۔

⑧ حج تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ زجاج کرے، اُسے افراد کہتے ہیں اور حاجی کو مُفرد۔ اس میں بعد سلام یوں کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي نَوَيْتُ الْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِهِ مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالَى . (2)

دوسرا یہ کہ یہاں سے نرے عمرے کی نیت کرے، مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے اسے تمتع کہتے ہیں اور حاجی کو تمتع۔ اس میں یہاں بعد سلام یوں کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَأَحْرَمْتُ بِهَا مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالَى .

تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی یہیں سے نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے اسے قرآن کہتے ہیں اور حاجی کو قارن۔ اس میں بعد سلام یوں کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَأَحْرَمْتُ بِهِمَا مُخْلِصًا لِلَّهِ تَعَالَى .

اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک باواز کہے لبیک یہ ہے:

①..... جرم: یعنی تہ۔

②..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اُسے تو میرے لیے میسر کر اور اُسے مجھ سے قبول کر، میں نے حج کی نیت کی اور خاص اللہ (عزوجل) کے لیے میں نے احرام باندھا (بعد والی دونوں نیتوں کا بھی ترجمہ یہی ہے۔ اتنا فرق ہے کہ حج کی جگہ دوسری میں عمرہ ہے اور تیسری میں حج و عمرہ دونوں) ۱۲۔

لَبَّيْكَ ط اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط
لَا شَرِيكَ لَكَ ط (1)

جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہیں وہاں وقف کرے۔ لیبک تین بار کہے اور درود شریف پڑھے پھر دعا مانگے۔
ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ . (2)

اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے:

اللَّهُمَّ أَحْرَمَ لَكَ شَعْرِي وَبَشْرِي وَعَظْمِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهُ عَلَى
الْمُحْرَمِ ابْتِغَاءَ بَدَايِكَ وَجَهَكَ الْكَرِيمَ لَبَّيْكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرَ كُلَّهُ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءَ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ لَبَّيْكَ ذَا النُّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّيْكَ مَرُغُوبًا وَمَرهُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ
لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَبَّيْكَ عَدَدَ التَّرَابِ وَالْحَصَى لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مِنْ عَبْدٍ
أَبَى إِلَيْكَ . لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَرَّاجَ الْكُرُوبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَنَا عَبْدُكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ لَبَّيْكَ
اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى آدَاءِ فَرَضِ الْحَجِّ وَتَقَبُّلِهِ مِنِّي وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لَكَ وَآمَنُوا بِوَعْدِكَ وَاتَّبَعُوا
أَمْرَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَفْدِكَ الَّذِينَ رَضِيَتْ عَنْهُمْ وَأَرْضِيَتْهُمْ وَقَبِلَتْهُمْ . (3)

- ①..... ترجمہ: میں تیرے پاس حاضر ہوا، اے اللہ (عزوجل)! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے
حضور حاضر ہوا بیشک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ ۱۲
- ②..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۲
- ③..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تیرے لیے احرام باندھا، میرے بال اور بشرہ نے اور میری ہڈی اور میرے خون نے عورتوں اور خوشبو سے اور
ہر اس چیز سے جس کو تو نے محرم پر حرام کیا اس سے میں تیرے وجہ کریم کا طالب ہوں، میں تیرے حضور حاضر ہوا اور گل خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور
رغبت و عمل صالح تیری طرف ہے، میں تیرے حضور حاضر ہوا اے نعمت اور اچھے فضل والے! میں تیرے حضور حاضر ہوا تیری طرف رغبت کرتا ہوا اور
ڈرتا ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا اے مخلوق کے معبود! بار بار حاضر ہوں حق سمجھ کر عبادت اور بندگی جان کر خاک اور کنکریوں کی گنتی کے موافق، لیبک
بار بار حاضر ہوں اے بلند یوں والے! بار بار حاضر ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور، لیبک لیبک اے سختیوں کے دور کرنے والے! لیبک
لیبک میں تیرا بندہ ہوں۔ لیبک لیبک اے گناہوں کے بخشنے والے! لیبک اے اللہ (عزوجل)! حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کرو اور اس کو میری
طرف سے قبول کرو اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنہوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدہ پر ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس
وعدہ میں کر دے جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔ ۱۲

اور لبیک کی کثرت کریں، جب شروع کریں تین بار کہیں۔

مسئلہ ۱: لبیک کے الفاظ جو مذکور ہوئے ان میں کمی نہ کی جائے، زیادہ کر سکتے ہیں بلکہ بہتر ہے مگر زیادتی آخر میں ہو درمیان میں نہ ہو۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۲: جو شخص بلند آواز سے لبیک کہہ رہا ہے تو اس کو اس حالت میں سلام نہ کیا جائے کہ مکروہ ہے اور اگر کر لیا تو ختم کر کے جواب دے، ہاں اگر جانتا ہو کہ ختم کرنے کے بعد جواب کا موقع نہ ملے گا تو اس وقت جواب دے سکتا ہے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۳: احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحَانَ اللَّهِ، يَا الْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یا کوئی اور ذکر الہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔^(۳) (عالمگیری وغیرہ) گونگا ہو تو اسے چاہیے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

مسئلہ ۴: احرام کے لیے نیت شرط ہے اگر بغیر نیت لبیک کہا احرام نہ ہو۔ یوہیں تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: احرام کے وقت لبیک کہے تو اس کے ساتھ ہی نیت بھی ہو یہ بارہا معلوم ہو چکا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ دل میں ارادہ نہ ہو تو احرام ہی نہ ہو اور بہتر یہ کہ زبان سے بھی کہے، مثلاً قرآن میں لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ اور تمتع میں لَبَّيْكَ بِالْعُمْرَةِ اور افراد میں لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ کہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ کہ لبیک میں یوں کہے لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۷: سونے والے یا مریض یا بیہوش کی طرف سے کسی اور نے احرام باندھا تو وہ محرم ہو گیا جس کی طرف سے

① "الجوهرة النيرة"، ، كتاب الحج، ص ۱۹۵.

② "لباب المناسك" و "المسلك المتقسط في المنسك المتوسط"، (باب الاحرام)، ص ۱۰۲.

③ "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام، ج ۱، ص ۲۲۲، وغیره.

④ "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثالث في الاحرام، ج ۱، ص ۲۲۲.

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، فصل في الاحرام، ج ۳، ص ۵۶۰.

⑥ "المسلك المتقسط"، (باب الاحرام)، ص ۱۰۱.

احرام باندھا گیا محرم کے احکام اس پر جاری ہوں گے، کسی ممنوع کار تکاب کیا تو کفارہ وغیرہ اسی پر لازم آئے گا، اس پر نہیں جس نے اس کی طرف سے احرام باندھ دیا اور احرام باندھنے والا خود بھی محرم ہے اور جرم کیا تو ایک ہی جزا واجب ہوگی دونہیں کہ اس کا ایک ہی احرام ہے۔ مریض اور سونے والے کی طرف سے احرام باندھنے میں یہ ضرور ہے کہ احرام باندھنے کا انہوں نے حکم دیا ہو اور بیہوش میں اس کی ضرورت نہیں۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: تمام افعال حج ادا کرنے تک بے ہوش رہا اور احرام کے وقت ہوش میں تھا اور اپنے آپ احرام باندھا تھا تو اُس کے ساتھ والے تمام مقامات میں لے جائیں اور اگر احرام کے وقت بھی بے ہوش تھا انہیں لوگوں نے احرام باندھ دیا تھا تو لے جانا بہتر ہے ضرور نہیں۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: احرام کے بعد مجنون ہوا تو حج صحیح ہے اور جرم کرے گا تو جزا لازم۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: نا سمجھ بچہ نے خود احرام باندھا یا افعال حج ادا کیے تو حج نہ ہوا بلکہ اس کا ولی اُس کی طرف سے بجا لائے مگر طواف کے بعد کی دو رکعتیں کہ بچہ کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا، اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکان ادا کرے سمجھ وال بچہ خود افعال حج ادا کرے، رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑ دیں تو ان پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ یو ہیں نا سمجھ بچہ کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچہ نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی کچھ لازم نہیں۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار، منسک)

مسئلہ ۱۱: بچہ کی طرف سے احرام باندھا تو اُس کے سلسلے ہوئے کپڑے اُتار لینے چاہیے، چادر اور تہبند پہنائیں اور اُن تمام باتوں سے بچائیں جو محرم کے لیے ناجائز ہیں اور حج کو فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ بچہ سمجھ وال ہو۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: بلیک کہتے وقت نیت قرآن کی ہے تو قرآن ہے اور افراد کی ہے تو افراد، اگرچہ زبان سے نہ کہا ہو۔ حج کے

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ج ۳، ص ۶۲۶.

② "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ج ۳، ص ۶۲۶.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ج ۳، ص ۶۲۸.

④ المرجع السابق. و "الفتاوى الهندية"، کتاب المناسك، فصل في المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶.

و "المسلك المتقسط"، (باب الاحرام، فصل في احرام الصبي)، ص ۱۱۲.

⑤ "الفتاوى الهندية"، کتاب المناسك، فصل في المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶.

ارادہ سے گیا اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ رہی تو حج ہے اور اگر نیت کچھ نہ تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہو اسے اختیار ہے حج کا احرام قرار دے یا عمرے کا اور طواف کا ایک پھیرا بھی کر چکا تو یہ احرام عمرہ کا ہو گیا۔ یوہیں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا (جس کو احصار کہتے ہیں) تو عمرہ قرار دیا جائے یعنی قضا میں عمرہ کرنا کافی ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: جس نے حجۃ الاسلام نہ کیا ہو اور حج کا احرام باندھا، فرض و نفل کی نیت نہ کی تو حجۃ الاسلام ادا ہو گیا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: دو حج کا احرام باندھا تو دو حج واجب ہو گئے اور دو عمرے کا تو دو عمرے۔ احرام باندھا اور حج یا عمرہ کسی خاص کو معین نہ کیا پھر حج کا احرام باندھا تو پہلا عمرہ ہے اور دوسرا عمرہ کا باندھا تو پہلا حج ہے اور اگر دوسرے احرام میں بھی کچھ نیت نہ کی تو قرآن ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: بیک میں حج کہا اور نیت عمرہ کی ہے یا عمرہ کہا اور نیت حج کی ہے، تو جو نیت ہے وہ ہے لفظ کا اعتبار نہیں اور بیک میں حج کہا اور نیت دونوں کی ہے تو قرآن ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: احرام باندھا اور یاد نہیں کہ کس کا باندھا تھا تو دونوں واجب ہیں یعنی قرآن کے افعال بجالائے کہ پہلے عمرہ کرے پھر حج مگر قرآن کی قربانی اس کے ذمہ نہیں۔ اگر دو چیزوں کا احرام باندھا اور یاد نہیں کہ دونوں حج ہیں یا عمرے یا حج و عمرہ تو قرآن ہے اور قربانی واجب۔ حج کا احرام باندھا اور یہ نیت نہیں کہ کس سال کرے گا تو اس سال کا مراد لیا جائے گا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: منت و نفل یا فرض و نفل کا احرام باندھا تو نفل ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر یہ نیت کی کہ فلاں نے جس کا احرام باندھا اسی چیز کا میرا احرام ہے اور بعد میں معلوم ہو گیا کہ اُس نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو اُس کا بھی وہی ہے اور معلوم نہ ہوا تو طواف کے پہلے پھیرے سے پیشتر جو چاہے معین کر لے اور

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۲۲۳.

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق.

④ المرجع السابق.

⑤ المرجع السابق.

⑥ المرجع السابق.

طواف کا ایک پھیرا کر لیا تو عمرہ کا ہو گیا۔ یوں طواف سے پہلے جماع کیا یا روک دیا گیا یا قوف عرفہ کا وقت نہ ملا تو عمرہ کا ہے۔⁽¹⁾ (منک)

مسئلہ ۱۹: حج بدل یا منت یا نفل کی نیت کی تو جو نیت کی وہی ہے اگرچہ اُس نے اب تک حج فرض نہ کیا ہو اور اگر ایک ہی حج میں فرض و نفل دونوں کی نیت کی تو فرض ادا ہوگا اور اگر یہ گمان کر کے احرام باندھا کہ یہ حج مجھ پر لازم ہے یعنی فرض ہے یا منت، بعد کو ظاہر ہوا کہ لازم نہ تھا تو اس حج کو پورا کرنا ضروری ہو گیا۔ فاسد کرے گا تو قضا لازم ہوگی، بخلاف نماز کہ فرض سمجھ کر شروع کی تھی بعد کو معلوم ہوا کہ فرض پڑھ چکا ہے تو پوری کرنا ضرور نہیں فاسد کرے گا تو قضا نہیں۔⁽²⁾ (منک)

مسئلہ ۲۰: بلیک کہنے کے علاوہ ایک دوسری صورت بھی احرام کی ہے اگرچہ بلیک نہ کہنا بُرا ہے کہ ترک سنت ہے وہ یہ کہ بد نہ (یعنی اونٹ یا گائے) کے گلے میں ہار ڈال کر حج یا عمرہ یا دونوں یا دونوں میں ایک غیر معین کے ارادے سے ہانکتا ہوا لے چلا تو محرم ہو گیا اگرچہ بلیک نہ کہے، خواہ وہ بد نہ نفل کا ہو یا نذر کا یا شکار کا بدلہ یا کچھ اور۔ اگر دوسرے کے ہاتھ بد نہ بھیجا پھر خود گیا تو جب تک راستہ میں اُسے پانہ لے محرم نہ ہوگا، لہذا اگر میقات تک نہ پایا تو بلیک کے ساتھ احرام باندھنا ضرور ہے۔ ہاں اگر تمتع یا قرآن کا جانور ہے تو پالینا شرط نہیں مگر اس میں یہ ضرور ہے کہ حج کے مہینوں میں تمتع یا قرآن کا بد نہ بھیجا ہو اور انھیں مہینوں میں خود بھی چلا ہو پیشتر سے بھیجنا کام نہ دے گا اور اگر بکری کو ہار پہنا کر بھیجا یا لے چلا یا اونٹ گائے کو ہار نہ پہنایا بلکہ نشانی کے لیے کوہان چیر دیا یا جھول اڑھا دیا تو محرم نہ ہوا۔⁽³⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: چند شخص بد نہ میں شریک ہیں، اُسے لیے جاتے ہیں سب کے حکم سے ایک نے اُسے ہار پہنایا، سب محرم ہو گئے اور بغیر اُن کے حکم کے اُس نے پہنایا تو یہ محرم ہوا وہ نہ ہوئے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: ہار پہنانے کے معنی یہ ہیں کہ اُون یا بال کی رسی میں کوئی چیز باندھ کر اُس کے گلے میں لٹکا دیں کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حرم شریف میں قربانی کے لیے ہے تاکہ اُس سے کوئی تعرض نہ کرے اور راستے میں تھک گیا اور ذبح کر دیا تو اُسے مالدار شخص نہ کھائے۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

① "المسلك المتقسط"، (باب الاحرام)، ص ۱۰۷. ② المرجع السابق.

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۲۲۲.

و"الدرالمختار"، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، ج ۳، ص ۵۶۴-۵۶۶.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، ومما يتصل بذلك مسائل، ج ۱، ص ۲۲۲.

⑤ "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب فیما یصیر بہ محرما، ج ۳، ص ۵۶۴.

مسئلہ ۲۳: اس صورت میں بھی سنت یہی ہے کہ بدنہ کو ہار پہنانے سے پیشتر لبیک کہے۔^(۱) (منک)

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں

① یہ احرام تھا اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے:

(۱) عورت سے صحبت۔

(۲) بوسہ۔ (۳) مساس۔ (۴) گلے لگانا۔ (۵) اُس کی اندام نہانی پر نگاہ جب کہ یہ چاروں باتیں بشہوت ہوں۔

(۶) عورتوں کے سامنے اس کام کا نام لینا۔

(۷) فحش۔ (۸) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔

(۹) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا۔

(۱۰) جنگل کا شکار۔ (۱۱) اُس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا۔ (۱۲) یا کسی طرح بتانا۔ (۱۳) بندوق یا بارود یا اُس

کے ذبح کرنے کو چھری دینا۔ (۱۴) اس کے انڈے توڑنا۔ (۱۵) پُر اُکھیڑنا۔ (۱۶) پاؤں یا بازو توڑنا۔ (۱۷) اُس کا دودھ

دوہنا۔ (۱۸) اُس کا گوشت۔ یا (۱۹) انڈے پکانا، بھوننا۔ (۲۰) بیچنا۔ (۲۱) خریدنا۔ (۲۲) کھانا۔

(۲۳) اپنا یا دوسرے کا ناخن کترنا یا دوسرے سے اپنا کتروانا۔

(۲۴) سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔

(۲۵) مونہ، یا (۲۶) سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔

(۲۷) بستہ یا کپڑے کی فُتھی یا گھڑی سر پر رکھنا۔

(۲۸) عمامہ باندھنا۔

(۲۹) بُرقع (۳۰) دستا نے پہننا۔

(۳۱) موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو

موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔

(۳۲) سلا کپڑا پہننا۔

(۳۳) خوشبو بالوں، یا (۳۴) بدن، یا (۳۵) کپڑوں میں لگانا۔

- (۳۶) ملاگیری یا کسم، کیسے غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔
 (۳۷) خالص خوشبو، مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الاچھی، دارچینی، زنجبیل وغیرہ کھانا۔
 (۳۸) ایسی خوشبو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مُشک، عنبر، زعفران۔
 (۳۹) سر یا داڑھی کو خطمی یا کسی خوشبودار یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مرجائیں۔
 (۴۰) وسہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔

(۴۱) گوند وغیرہ سے بال جمانا۔

(۴۲) زیتون، یا (۴۳) تیل کا تیل اگر چہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۴۴) کسی کا سر مونڈنا اگر چہ اُس کا احرام نہ ہو۔

(۴۵) جُوں مارنا۔ (۴۶) پھینکنا۔ (۴۷) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔ (۴۸) کپڑا اس کے مارنے کو

دھونا۔ یا (۴۹) دھوپ میں ڈالنا۔ (۵۰) بالوں میں پارہ وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جُوں کے ہلاک پر کسی طرح باعث ہونا۔ (۱)

(احرام کے مکروہات)

⑩ احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

- (۱) بدن کا میل چھڑانا۔
- (۲) بال یا بدن کھلی یا صابون وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔
- (۳) کنگھی کرنا۔ (۴) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جُوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔
- (۵) انگر کھا کر تاچغہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔
- (۶) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔
- (۷) قصداً خوشبو سونگھنا اگر چہ خوشبودار پھل یا پتتا ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ۔
- (۸) عطر فروش کی دوکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہوگا۔
- (۹) سر، یا (۱۰) مونڈ پر پٹی باندھنا۔

- (۱۱) غلافِ کعبہ معظمہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا مونہ سے لگے۔
 (۱۲) ناک وغیرہ مونہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا۔
 (۱۳) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو نہ بوزائل ہو گئی ہو۔
 (۱۴) بے سلا کپڑا فو کیا ہو یا پیوند لگا ہوا پہننا۔
 (۱۵) تکیہ پر مونہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔
 (۱۶) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھو نا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔
 (۱۷) بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلا کپڑے میں لپیٹ کر۔
 (۱۸) بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔
 (۱۹) سنگار کرنا۔
 (۲۰) چادر اوڑھ کر اُس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانتی باندھتے ہیں اس طرح یا کسی اور طرح پر جب کہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔

- (۲۱) یو ہیں تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔
 (۲۲) تہبند باندھ کر کمر بند یا رستی سے کسنا۔^(۱)

(یہ باتیں احرام میں جائز ہیں)

① یہ باتیں احرام میں جائز ہیں:

- (۱) انگر کھا کر تہ پختہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور مونہ نہ چھپے۔
 (۲) ان چیزوں یا جامہ کا تہبند باندھ لینا۔
 (۳) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھر سنا۔
 (۴) ہمیانی، یا (۵) پٹی، یا (۶) ہتھیار باندھنا۔
 (۷) بے میل چھڑائے حمام کرنا۔
 (۸) پانی میں غوطہ لگانا۔

① "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷۳۳، وغیرہ۔

(۹) کپڑے دھونا جب کہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔

(۱۰) مسواک کرنا۔

(۱۱) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔

(۱۲) چھتری لگانا۔

(۱۳) انگوٹھی پہننا۔

(۱۴) بے خوشبو کا سر مد لگانا۔

(۱۵) داڑھ اکھاڑنا۔

(۱۶) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔

(۱۷) دنبل یا پھنسی توڑ دینا۔

(۱۸) ختنہ کرنا۔

(۱۹) فصد۔

(۲۰) بغیر بال مونڈے چھپنے کرانا۔

(۲۱) آنکھ میں جو بال نکلے اُسے جدا کرنا۔

(۲۲) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔

(۲۳) احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اُس کا لگا رہنا۔

(۲۴) پالتو جانور اونٹ گائے بکری مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔ (۲۵) پکانا۔ (۲۶) کھانا۔ (۲۷) اس کا دودھ دوہنا۔ (۲۸)

اس کے انڈے توڑنا بھوننا کھانا۔

(۲۹) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اُس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ کی ہو اُس کا کھانا

بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو۔

(۳۰) کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا۔

(۳۱) دوا کے لیے کسی دریائی جانور کا مارنا، دوا یا غذا کے لیے نہ ہونے کی تفریح کے لیے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے

تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود ہی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام۔

(۳۲) بیرون حرم کی گھاس اکھاڑنا، یا

(۳۳) درخت کا ثنا۔

(۳۴) چیل، (۳۵) کوا، (۳۶) چوہا، (۳۷) گرگٹ، (۳۸) چھپکلی، (۳۹) سانپ، (۴۰) بچھو، (۴۱) کھٹل، (۴۲) مچھر،

(۴۳) پٹو، (۴۴) مکھی وغیرہ خبیث و موزی جانوروں کا مارنا اگرچہ حرم میں ہو۔

(۴۵) مونھ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔

(۴۶) سر، یا (۴۷) گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔

(۴۸) سر، یا (۴۹) ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔

(۵۰) کان کپڑے سے چھپانا۔

(۵۱) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔

(۵۲) سر پر سنی یا بوری اٹھانا۔

(۵۳) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں اگرچہ خوشبودیں۔ یا (۵۴) بے پکائے جس میں کوئی خوشبو

ڈالی اور وہ یونہی دیتی اُس کا کھانا پینا۔

(۵۵) گھی یا چربی یا کڑوا تیل یا ناریل یا بادام کدو، کا ہو کا تیل کہ بسایانہ ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔

(۵۶) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جب کہ اُن کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کسم، کیمر کارنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے۔

(۵۷) دین کے لیے جھگڑنا بلکہ حسب حاجت فرض و واجب ہے۔

(۵۸) جوتا پہننا جو پاؤں کے اُس جوڑ کو نہ چھپائے۔

(۵۹) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔

(۶۰) آئینہ دیکھنا۔

(۶۱) ایسی خوشبو کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے اگر، لوبان، صندل، یا (۶۲) اس کا آنچل میں باندھنا۔

(۶۳) نکاح کرنا۔ (۱)

(احرام میں مرد و عورت کے فرق)

۱۲) ان مسائل مذکورہ میں مرد عورت برابر ہیں، مگر عورت کو چند باتیں جائز ہیں:

سر چھپانا بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر پر بستر لچھ اٹھانا بدرجہ اولیٰ۔ یوہیں گوند وغیرہ سے بال جمانا، سر وغیرہ پر پٹی خواہ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگر چہ سی کر، غلاف کعبہ کے اندریوں داخل ہونا کہ سر پر رہے مونہ پر نہ آئے، دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا، عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ نامحرم سنے، ہاں اتنی آواز ہر پڑھنے میں ہمیشہ سب کو ضرور ہے کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ: احرام میں مونہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے، نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ مونہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔
۱۳) جو باتیں احرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر ان پر جو جرم مانہ مقرر ہے ہر طرح دینا آئے گا اگر چہ بے قصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں۔

۱۴) طوافِ قدوم کے سوا وقت احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا اکثر اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً چڑھائی پر چڑھتے اترتے، دو قافلوں کے ملتے، صبح شام، کچھلی رات، پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد باواز کہیں مگر نہ اتنی بلند کہ اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر نہ اتنی پست کہ خود بھی نہ سُنیں۔

داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ط قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ ۝ وَإِرَانَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۝ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝﴾ (1)

”اور جب ابراہیم نے کہا، اے پروردگار! اس شہر کو امن والا کر دے اور اس کے اہل میں سے جو اللہ (عزوجل) اور کچھلے

دن پر ایمان لائے انھیں پھلوں سے روزی دے۔ فرمایا اور جس نے کفر کیا اُسے بھی کچھ برتنے کو ڈوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف مضطر کروں گا اور بُرا ٹھکانا ہے وہ۔ اور جب ابراہیم و اسمعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں بلند کرتے ہوئے کہتے تھے اے پروردگار! تو ہم سے (اس کام کو) قبول فرما، بیشک تو ہی ہے سُننے والا، جاننے والا اور ہمیں تو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری ذریت سے ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہمارے عبادت کے طریقے ہم کو دکھا اور ہم پر رجوع فرما بیشک تو ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ اَوْلَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا مِّنَّا يُجْبِيْ اِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنْ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ (1)

”کیا ہم نے اُن کو امن والے حرم میں قدرت نہ دی کہ وہاں ہر قسم کے پھل لائے جاتے ہیں جو ہماری جانب سے رزق ہیں مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ اِنَّمَا اٰمُرُتْ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّ اٰمُرُتْ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ﴾ (2)

”مجھے تو یہی حکم ہوا کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں، جس نے اسے حرم کیا اور اسی کے لیے ہر شے ہے اور مجھے حکم ہوا کہ میں مسلمانوں میں سے رہوں۔“

حدیث ۲۱۰۴: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا: ”اس شہر کو اللہ (عزوجل) نے حرم (بزرگ) کر دیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لیے اللہ (عزوجل) کے کیے سے حرم ہے، مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لیے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا، اب پھر وہ قیامت تک کے لیے حرام ہے، نہ یہاں کا کانٹے والا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو (اُسے اٹھانا، جائز ہے) اور نہ یہاں کی ترگھاس کاٹی جائے۔“ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! مگر اذخر (ایک قسم کی گھاس ہے کہ اُس

1..... پ ۲۰، القصص: ۵۷.

2..... پ ۲۰، النمل: ۹۱.

کے کاٹنے کی اجازت دیجیے) کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کی اجازت دیدی۔“ (1) اسی کی مثل ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث ۳: ابن ماجہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کر دیں گے ہلاک ہو جائیں گے۔“ (2)

حدیث ۴: طبرانی اوسط میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کے لیے زبان اور ہونٹ ہیں، اُس نے شکایت کی کہ اے رب! میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اللہ عزوجل نے وحی کی کہ: ”میں خشوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے آدمیوں کو پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔“ (3)

حدیث ۵: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طُوئی میں رات گزارتے، جب صبح ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخل مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طُوئی میں قیام فرماتے۔ (4)

داخلی حرم کے احکام

- ① جب حرم مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے خشوع و خضوع سے داخل ہو اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور لیک و دعا کی کثرت رکھے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو، حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔
- ② مکہ معظمہ کے گرد اگر کوئی کوس تک حرم کا جنگل ہے، ہر طرف اُس کی حدیں بنی ہوئی ہیں، ان حدوں کے اندر ترگھاس اُکھیڑنا، خود رو پیڑ کاٹنا، وہاں کے وحشی جانور کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت دھوپ ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اُس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لیے اسے اٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرون حرم کا اُس کے ہاتھ میں

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب تحریم مکة و تحریم صیدھا... إلخ، الحدیث: ۳۳۰۲، ص ۹۰۳۔

② ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المناسك، باب فضل مكة، الحدیث: ۳۱۱۰، ص ۲۶۶۶۔

③ ”المعجم الأوسط“، باب المیم، الحدیث: ۶۰۶۶، ج ۴، ص ۳۰۵۔

④ ”مشكاة المصابيح“، کتاب المناسك، باب دخول مكة... إلخ، الحدیث: ۲۵۶۱، ج ۲، ص ۸۶۔

تھا اُسے لیے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر (1) بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں، خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائے، نہ ڈرائے، نہ کوئی ایذا پہنچائے بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بسے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے، ان کی ریس نہ کرے مگر برا انھیں بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا! یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو بہر حال یہ باتیں حرام ہیں۔

③ جب مکہ معظمہ نظر پڑے ٹھہر کر یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا . (2)

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ نہا کر داخل ہو اور مد فونین جنت المَعْلَى کے لیے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بِلَدِّكَ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْكَ إِلَيْكَ لِأُوَدِّيَ فَرَأَيْضَكَ وَأَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَالتَّمَسَ رِضْوَانَكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّينَ إِلَيْكَ الْخَائِفِينَ عُقُوبَتَكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُقْبَلِنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلِنِي فِي رَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَ عَنِّي بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِينَنِي عَلَى آذَاءِ فَرَائِضِكَ اللَّهُمَّ نَجِّنِي مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَأَدْخِلْنِي فِيهَا وَأَعِذْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط (3)

④ جب مدعی میں پہنچے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کعبہ معظمہ نظر آتا تھا جب کہ درمیان میں عمارتیں حائل نہ تھیں، یہ عظیم اجابت و قبول کا وقت ہے یہاں ٹھہرے اور صدق دل سے اپنے اور تمام عزیزوں، دوستوں، مسلمانوں کے لیے مغفرت و عافیت مانگے اور جنت بلا حساب کی دُعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس موقع پر نہایت اہم ہے۔ اس مقام پر تین بار اللہ اکبر، اور تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور یہ پڑھے:

① ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں، جس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غار ثور میں اٹھ دئیے تھے، اللہ عزوجل نے اس خدمت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ بخشی۔ ۱۲

② ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔ ۱۲

③ ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں، میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری اعانت کر۔ اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔ ۱۲

رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط (1)

اور یہ دعا بھی پڑھے: اللَّهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ تَعْظِيْمِهِ وَتَشْرِيفِهِ مَنْ حَاجَّهُ وَاعْتَمَرَهُ تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً ط (2)

اور یہ دعائے جامع کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں:

اللَّهُمَّ هَذَا بَيْتُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِي وَلِوَالِدِيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبِيدِكَ أَمَجِدُ عَلَى اللَّهِ أَنْصُرُهُ نَصْرًا (3) عَزِيْزًا. اٰمِيْنَ. (4)

مسئلہ ۱: جب مکہ معظمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے۔ کھانے پینے، کپڑے بدلنے، مکان کرایہ لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو، ہاں اگر عذر ہو مثلاً سامان کو چھوڑتا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا اور کسی ضروری کام میں مشغول ہوا تو حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب اُتروانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف کو چلے جائیں۔ (5) (نسک)

© ذکر خدا و رسول اور اپنے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعائے فلاح دارین کرتا ہوا اور لبیک کہتا ہوا باب السلام تک

①..... ترجمہ: اے رب! تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچا، اے اللہ (عزوجل)! میں اس خیر میں سے سوال کرتا ہوں، جس کا تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُن چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔ ۱۲

②..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا، اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے اس گھر کی تعظیم و شرافت و ہیبت زیادہ کر اور اس کی تعظیم و تشریف سے اس شخص کی عظمت و شرافت و ہیبت زیادہ کر جس نے اس کا حج و عمرہ کیا۔ ۱۲

③..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں عفو و عافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں، دین و دنیا و آخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مومنین و مومنات کے لیے اور تیرے حقیر بندہ امجد علی کے لیے، الہی! تو اس کی قوی مدد کر۔ آمین۔ ۱۲

④..... (اور اب جب کہ صدر الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ وصال فرما چکے یوں دعا کرے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ مَغْفِرَةً).

⑤..... "المسلك المتقسط"، (باب دخول مكة)، ص ۱۲۷.

پہنچے اور اس آستانہ پاک کو بوسہ دیکر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ . (1)

یہ دعا خوب یاد رکھے، جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو، اسی طرح داخل ہو اور یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملائے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حِينَمَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا حَرَمُكَ وَمَوْضِعُ أَمْنِكَ فَحَرِّمْ لِحَمِي
وَبَشْرِي وَدَمِي وَمُخِي وَعِظَامِي عَلَى النَّارِ . (2)

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے پہلے بائیں قدم باہر رکھے اور وہی دعا پڑھے مگر اخیر میں رَحْمَتِكَ کی جگہ فَضْلِكَ کہے اور اتنا اور بڑھائے:

وَسَهِّلْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ . (3) اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں وَالْحَمْدُ لِلَّهِ -

① جب کعبہ معظمہ نظر پڑے تین بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے اور درود شریف اور یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا وَ مَهَابَةً اللَّهُمَّ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِلَا
حِسَابٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَتَقِيلَ عَثْرَتِي وَتَضَعَ وِزْرِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ وَعَلَى كُلِّ مَزُورٍ حَقٌّ وَأَنْتَ خَيْرُ مَزُورٍ فَاسْأَلُكَ أَنْ تَرْحَمَنِي

①..... ترجمہ: میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے، اللہ (عزوجل) کے نام کی مدد سے

سب خوبیاں اللہ (عزوجل) کے لیے اور رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر سلام، اے اللہ (عزوجل)! درود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اور ان کی آل اور پیسوں پر۔ الہی! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ۱۲

②..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹی ہے، اے ہمارے رب! ہم کو سلامتی کے

ساتھ زندہ رکھ دار السلام (جنت) میں داخل کر، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے، اے جلال و بزرگی والے! الہی یہ تیرا حرم ہے اور تیری

امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کر دے۔ ۱۲

③..... ترجمہ: اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دے۔ ۱۲

وَتَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ . (1)

طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنَا ۖ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۖ﴾ (2)

”اور یاد کرو جب کہ ہم نے کعبہ کو لوگوں کا مرجع اور امن کیا اور مقام ابراہیم سے نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ اور ہم نے ابراہیم و اسمعیل کی طرف عہد کیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجود کرنے والوں کے لیے پاک کرو۔“

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۚ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۚ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِعُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۚ ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نُدُورَهُمْ وَلِيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۚ ذَٰلِكَ فَ وَمَنْ يُعْظَمَ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ﴾ (3)

”اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو پناہ دی خانہ کعبہ کی جگہ میں یوں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کر اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک کر اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے لوگ تیرے پاس پیدل آئیں گے اور لاغر اونٹنیوں پر کہ ہر راہ بعید سے آئیں گی تاکہ اپنے نفع کی جگہ میں حاضر ہوں اور اللہ (عزوجل)“

①..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و کلونی و ہیبت زیادہ کر، اے اللہ (عزوجل)! ہم کو جنت میں بلا حساب داخل کر۔ الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ الہی! میں تیرا بندہ اور تیرا ازاد ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے، میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔ ۱۲

②..... پ ۱، البقرہ: ۱۲۵ .

③..... پ ۱۷، الحج: ۲۶-۳۰ .

کے نام کو یاد کریں معلوم دنوں میں اس پر کہ انھیں چوپائے جانور عطا کیے تو ان میں سے کھاؤ اور نا اُمید فقیر کو کھلاؤ پھر اپنے میل کچیل اُتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر (کعبہ) کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ (عزوجل) کے حُرَمَات کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۗ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا لَا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝﴾ (1)

”بیشک صفا و مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے ہیں جس نے کعبہ کا حج یا عمرہ کیا اس پر اس میں گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس نے زیادہ خیر کیا تو اللہ (عزوجل) بدلا دینے والا، علم والا ہے۔“

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے مکہ میں تشریف لائے، سب کاموں سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔ (2)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین پھیروں میں رَمَل کیا اور چار پھیرے چل کر کیے (3) اور ایک روایت میں ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ (4)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو حجرِ اسود کے پاس آ کر اُسے بوسہ دیا پھر دہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رَمَل کیا۔ (5)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے دستِ مبارک میں چھڑی تھی اُس چھڑی کو حجرِ اسود سے لگا کر بوسہ

دیتے۔ (6)

1..... پ ۲، البقرہ: ۱۵۸.

2..... ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب من طاف بالبيت... إلخ، الحدیث: ۱۶۱۴، ص ۱۲۷.

3..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف... إلخ، الحدیث: ۳۰۵۱، ص ۸۸۸.

4..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب الرمل فی الطواف... إلخ، الحدیث: ۳۰۴۸، ص ۸۸۸.

5..... ”مشکااة المصابیح“ کتاب المناسک، باب دخول مكة... إلخ، الحدیث: ۲۵۶۶، ج ۲، ص ۸۶.

6..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعبیر وغیره... إلخ، الحدیث: ۳۰۷۷، ص ۸۸۹.

حدیث ۵: ابو داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے، اُسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر ذکرا لہی میں مشغول رہے، جب تک خُدا نے چاہا اور دُعا کی۔^(۱)

حدیث ۶: امام احمد نے عبید بن عمیر سے روایت کی، کہتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجرِ اسود و رُکنِ یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ جواب دیا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیا اس طرح کہ اس کے آداب کو ملحوظ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کر نیکی مثل ہے اور میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم کہ اٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔^(۲) اسی کے قریب قریب ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ وغیرہم نے بھی روایت کی۔

حدیث ۷: طبرانی کبیر میں محمد بن منکدر سے راوی، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کرے اور اُس میں کوئی لغو بات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔“^(۳)

حدیث ۸: اصہبانی عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں: جس نے کامل وضو کیا پھر حجرِ اسود کے پاس بوسہ دینے کو آیا وہ رحمت میں داخل ہوا، پھر جب بوسہ دیا اور یہ پڑھا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اُسے رحمت نے ڈھانک لیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ستر ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ایمان کی وجہ سے اور طلبِ ثواب کے لیے پڑھی تو اس کے لیے اولادِ اسمعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا جائیگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔^(۴)

حدیث ۹: بیہقی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”بیت الحرام کے حج

① ”سنن أبي داود“، كتاب المناسك، باب في رفع اليد إذا رأى البيت، الحديث: ۱۸۷۲، ص ۱۳۶۱.

② ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، الحديث: ۴۴۶۲، ج ۲، ص ۲۰۲.

③ ”المعجم الكبير“، الحديث: ۸۴۵، ج ۲۰، ص ۳۶۰.

④ ”الترغيب و الترهيب“، كتاب الحج، الترغيب في الطواف... إلخ، الحديث: ۱۱، ج ۲، ص ۱۲۴.

کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ ایک سو بیس رحمت نازل فرماتا ہے، ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس نظر کرنے والوں کے لیے۔“ (1)

حدیث ۱۰: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رُكْنِ يَمَانِيٍّ پُرْسْتَرِ فَرَشْتَةِ مَوْكَلٍ هِيَ، جَوِيَّةٌ دَعَا بِطُرُقِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا اِنَّا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَّ فِى الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ پڑھتا رہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اُس کے دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھے، وہ رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔“ (2)

حدیث ۱۱: ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا، گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج اپنی ماں سے پیدا ہوا۔“ (3)

حدیث ۱۲: ترمذی و نسائی و دارمی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی مثل ہے، فرق یہ کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔“ (4)

حدیث ۱۳: امام احمد و ترمذی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”حجرِ اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کی خطاؤں نے اُسے سیاہ کر دیا۔“ (5)

حدیث ۱۴: ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ: ”حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں، اللہ (عزوجل) نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا تو جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔“ (6)

① ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی الطواف ... إلخ، الحدیث: ۶، ج ۲، ص ۱۲۳.

② ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المناسك، باب فضل الطواف، الحدیث: ۲۹۵۷، ص ۲۶۵۵.

③ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، الحدیث: ۸۶۶، ص ۱۷۳۳.

④ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف، الحدیث: ۹۶۰، ص ۱۷۴۳.

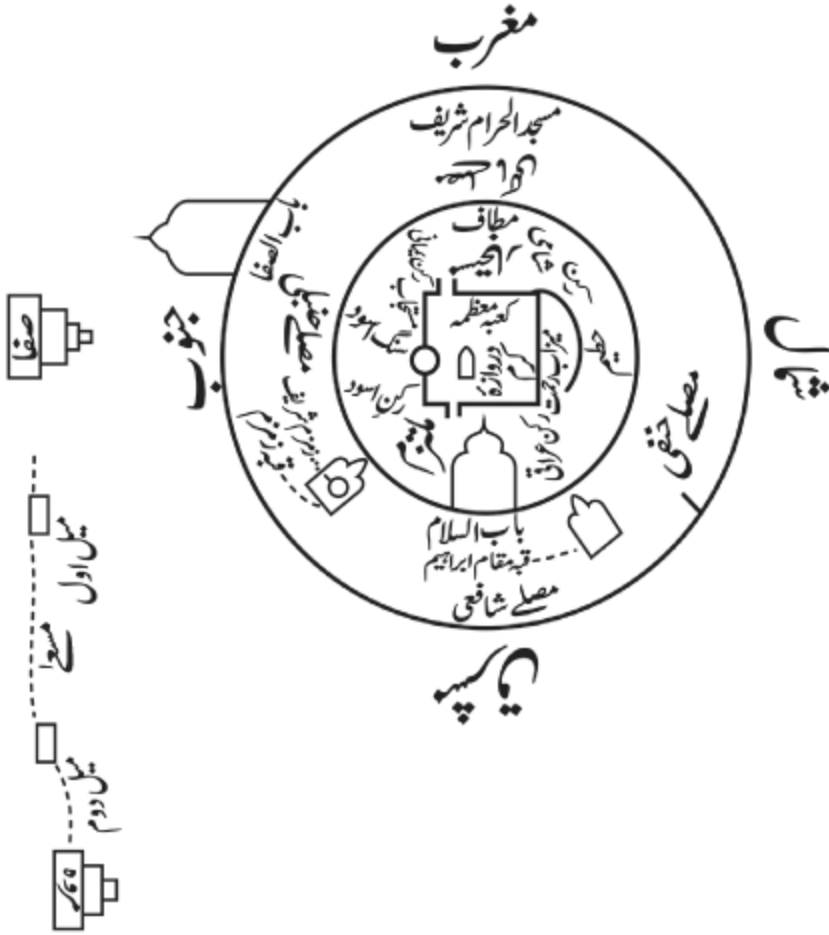
⑤ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود و الركن و المقام، الحدیث: ۸۷۷، ص ۱۷۳۴.

⑥ ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود و الركن و المقام، الحدیث: ۸۷۸، ص ۱۷۳۴.

حدیث ۱۵: ترمذی وابن ماجہ ودارمی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”واللہ! حجرِ اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُسے بوسہ دیا ہے اُس کے لیے شہادت دے گا۔“ (۱)

بیان احکام

مسجد الحرام شریف میں داخل ہونے تک کے احکام معلوم ہو چکے اب کہ مسجد الحرام شریف میں داخل ہوا اگر جماعت قائم ہو یا نماز فرض یا وتر یا نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ کے فوت کا خوف ہو تو پہلے اُن کو ادا کرے، ورنہ سب کاموں سے پہلے طواف میں مشغول ہو۔ کعبہ شمع ہے اور تو پروانہ، دیکھتا نہیں کہ پروانہ شمع کے گرد کس طرح قربان ہوتا ہے تو بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لیے مستعد ہو جا۔ پہلے اس مقام کریم کا نقشہ دیکھیے کہ جو بات کہی جائے اچھی طرح ذہن میں آجائے۔



① ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی الحجر الاسود، الحدیث: ۹۶۱، ص ۱۷۴۳.

مسجد الحرام ایک گول وسیع احاطہ ہے، جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ)۔

مطاف ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگ مرمر بچھا ہے، اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد الحرام اسی قدر تھی۔ اسی کی حد پر باب السلام شرقی قدیم دروازہ واقع ہے۔

رکن مکان کا گوشہ جہاں اُس کی دو دیواریں ملتی ہیں، جسے زاویہ کہتے ہیں۔ اس طرح ا ح — ح ب دونوں دیواریں مقام ح پر ملی ہیں یہ رکن و زاویہ ہے، کعبہ معظمہ کے چار رکن ہیں۔

رکنِ اسود جنوب و شرق (1) کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

رکنِ عراقی شرق و شمال کے گوشہ میں۔ دروازہ کعبہ انھیں دو رکنوں کے بیچ کی شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

ملترزم اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔

رکنِ شامی اوتر (2) اور پچھم (3) کے گوشہ میں۔

میزابِ رحمت سونے کا پرنا لہ کہ رکن عراقی و شامی کی بیچ کی شمالی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم بھی اسی شمالی دیوار کی طرف ہے۔ یہ زمین (4) کعبہ معظمہ ہی کی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ

از سر نو تعمیر کیا، کمی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ سے باہر چھوڑ دی۔ اس کے گرد اگر دایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ

دی اور دونوں طرف آمد و رفت کا دروازہ ہے اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے

جو بجز اللہ تعالیٰ بے تکلف نصیب ہوتا ہے۔

رکنِ یمانی پچھم اور دکھن (5) کے گوشہ میں۔

مستجاب رکنِ یمانی و شامی کے بیچ کی غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملترزم کے مقابل ہے۔

مستجاب رکنِ یمانی و رکنِ اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے، یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں

اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔

①..... جنوب اور مشرق۔ ②..... شمال۔

③..... مغرب۔ وہ سمت جدھر سورج ڈوبتا ہے۔

④..... جنوباً شمالاً چھ ہاتھ کعبہ کی زمین ہے اور بعض کہتے ہیں سات ہاتھ اور بعض کا خیال ہے کہ سارا حطیم ۱۲۔

⑤..... جنوب کی سمت۔

مقامِ ابراہیم دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ بنایا تھا، ان کے قدمِ پاک کا اس پر نشان⁽¹⁾ ہو گیا جو اب تک موجود ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اِیْتٌ بَیِّنَاتٌ اللہ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔

زَمَّ زَمَّ شَرِيف کا قبہ مقامِ ابراہیم سے جنوب کو مسجد شریف ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زَمَّ زَمَّ کا کو آں ہے۔
باب الصفا مسجد شریف کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کوہِ صفا ہے۔
 صفا کعبہ معظمہ سے جنوب کو ہے یہاں زمانہ قدیم میں ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی ہے۔ اب وہاں قبلہ رُخ ایک دالان سا بنا ہے اور چڑھنے کی سیڑھیاں۔

مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی یہاں بھی اب قبلہ رُخ دالان سا ہے اور سیڑھیاں، صفا سے مروہ تک جو فاصلہ ہے اب یہاں بازار ہے۔ صفا سے چلتے ہوئے دہنے ہاتھ کوڈکانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطہ مسجد الحرام ہے۔
میلینِ اخضرین اس فاصلہ کے وسط میں جو صفا سے مروہ تک ہے دیوار حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔

مسعہ وہ فاصلہ کہ ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے۔ یہ سب صورتیں رسالہ میں بار بار دیکھ کر خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ وہاں پہنچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو۔ ناواقف آدمی اندھے کی طرح کام کرتا ہے اور جو سمجھ لیا وہ انکھیا رہا ہے، اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

(طواف کا طریقہ اور دعائیں)

(۱) جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (2)

①..... ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ پاک کے نشان میں بے قدرے، بے ادب لوگ کلام کرتے ہیں یہ معجزہ ابراہیمی ہزاروں برس سے محفوظ ہے اس سے بھی انکار کر دیں۔ ۱۲

②..... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اسی نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی، اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۲

(۲) شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کر لے یعنی چادر کو دہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ دہنا مونڈھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔

(۳) اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجرِ اسود کی دہنی طرف رُکنِ یمانی کی جانب سنگِ اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے دہنے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي . (1)

(۴) اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی دہنی جانب چلو، جب سنگِ اسود کے مقابل ہو (اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی) کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اور نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھاؤ جیسے بعض مطوف کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔

(۵) میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کرو یہ نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے۔ یقیناً تمہارے محبوب و مولے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور رُوئے اقدس اس پر رکھا۔ زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اوروں کو ایذا دو، نہ آپ دبوگلو بلکہ اس کے عوض ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چھو کر اسے چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اُس کی طرف اشارہ کر کے انھیں بوسہ دے لو، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَطَهِّرْ لِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي امْرِي وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ . (2)

حدیث میں ہے، ”روزِ قیامت یہ پتھر اٹھایا جائے گا، اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا، جس نے حق کے ساتھ اُس کا بوسہ دیا اور استلام کیا اُس کے لیے گواہی دے گا۔“

(۶) اللَّهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى

- ① اے اللہ (عزوجل)! میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو تو میرے لیے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر۔ ۱۲
- ② الہی! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔ ۱۲

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ . (1)

کہتے ہوئے دروازہ کعبہ کی طرف بڑھو، جب حجر مبارک کے سامنے سے گزر جاؤ سیدھے ہولو۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلو کہ کسی کو ایذا نہ دو۔

(۷) پہلے تین پھیروں میں مرد رمل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ گودتا نہ دوڑتا، جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر رمل کی خاطر رُکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے، تو جتنی دیر تک کے لیے طے رمل کے ساتھ طواف کرے۔ (۸) طواف میں جس قدر خانہ کعبہ سے نزدیک ہو بہتر ہے مگر نہ اتنا کہ پشتہ دیوار پر جسم لگے یا کپڑا اور نزدیکی میں کثرت ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دُوری بہتر ہے۔

(۹) جب ملتزم کے سامنے آئے یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ قِنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . (2)

اور جب رُکنِ عراقی کے سامنے آئے تو یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ . (3)

- ① اے اللہ (عزوجل)! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ (عزوجل) پر میں ایمان لایا اور بت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔ ۱۲
- ② اے اللہ (عزوجل)! یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے۔ اے اللہ (عزوجل)! جو تو نے مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے لیے ملک ہے، اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۲
- ③ اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر بُری بات دیکھنے سے۔ ۱۲

اور جب میزابِ رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ أَظْلِنِي تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهَكَ وَأَسْقِنِي مِنْ حَوْضِ نَيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةَ هَنِيئَةٍ لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا (1)

اور جب رُکنِ شامی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُورَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي مِنَ الظُّلْمَةِ إِلَى النُّورِ. (2)

(۱۰) جب رُکنِ یمانی کے پاس آؤ تو اسے دونوں ہاتھ یاد ہننے سے تبرکاً چھوؤ، نہ صرف بائیں سے اور چاہو تو اُسے بوسہ بھی دو اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھونایا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْدُنْيَا وَالْآخِرَةِ. اور رُکنِ شامی یا عراقی کو چھونایا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

(۱۱) جب اس سے بڑھو تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پڑھتے ہیں کہیں گے وہی دعائے جامع پڑھو، یا رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس حقیر ذلیل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھے کہ یہ کافی و وافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے وعدہ سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لیے دعا کے بدلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا کرے گا تو اللہ (عزوجل) تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔“ (3)

(۱۲) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے رُک نہیں بلکہ چلتے میں پڑھو۔

(۱۳) دُعا و درود چلا چلا کر نہ پڑھو جیسے مطوف پڑھایا کرتے ہیں بلکہ آہستہ پڑھو اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

- ①.....! الہی! تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ، جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔ ۱۲
- ②.....! الہی! تو اس کوچ مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اُس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو، اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تارکیوں سے نور کی طرف نکال۔ ۱۲
- ③.....”جامع الترمذی“، ابواب صفة القيامة، باب في الترغيب في ذكر الله... إلخ، الحديث: ۲۴۵۷، ص ۱۸۹۹.

(۱۴) اب جو چاروں طرف گھوم کر حجرِ اسود کے پاس پہنچا، یہ ایک پھیرا ہوا اور اس وقت بھی حجرِ اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے برتے بلکہ ہر پھیرے کے ختم پر یہ کرے۔ یوہیں سات پھیرے کرے مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہو چکی اور رمل صرف اگلے تین پھیروں میں ہے، باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلے۔

(۱۵) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں آخر میں پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے یا وہی طریقے ہاتھ یا لکڑی کے برتے اس طواف کو طوافِ قدوم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا مجرا۔ یہ باہر والوں کے لیے مسنون ہے یعنی ان کے لیے جو میقات کے باہر سے آئے ہیں، مکہ والوں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لیے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طوافِ قدوم مسنون ہے۔

(طواف کے مسائل)

مسئلہ ۱: طواف میں نیت فرض ہے، بغیر نیت طواف نہیں مگر یہ شرط نہیں کہ کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف مطلق نیت طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے، اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو معین ہے۔ مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگرچہ نیت میں یہ نہ ہو۔ یوہیں حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طوافِ قدوم ہے یا قرآن کا احرام باندھ کر آیا اور دو طواف کیے تو پہلا عمرہ کا ہے، دوسرا طوافِ قدوم یا دسویں تاریخ کو طواف کیا تو طوافِ زیارت ہے، اگرچہ ان سب میں نیت کسی اور کی ہو۔^(۱) (منسک)

مسئلہ ۲: یہ طریقہ طواف کا جو مذکور ہوا اگر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے میں سیدھے ہاتھ کور ہایا کعبہ معظمہ کو مونہہ یا پیٹھ کر کے آڑا آڑا طواف کیا یا حجرِ اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک مکہ معظمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے۔ یوہیں حطیم کے اندر سے طواف کرنا ناجائز ہے لہذا اس کا بھی اعادہ کرے۔ چاہیے تو یہ کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کر لیا کہ رُکنِ عراقی سے رُکنِ شامی تک حطیم کے باہر باہر گیا اور واپس آیا، یوہیں سات بار کر لیا تو بھی کافی ہے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہو واجب بھی جائز ہے۔^(۲) (ردالمحتار، ردالمحتار)

① "المسلك المتقسط في المنسك المتوسط"، (انواع الاطوفة و احكامها)، ص ۱۴۵.

② "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في دخول مكة، ج ۳، ص ۵۷۹.

مسئلہ ۳: طواف سات پھیروں پر ختم ہو گیا، اب اگر آٹھواں پھیرا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا، اسے بھی اب سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ یوں اگر محض وہم و وسوسہ کی بنا پر آٹھواں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چھ ہی ہوئے ہوں جب بھی اسے سات پھیرے کر کے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا واجب ہے تو اب سے سات پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتا دیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اُس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے اور دو عادل نے بتایا تو ان کے کہے پر ضرور عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو غالب گمان پر عمل کرے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۵: طواف کعبہ معظمہ مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۶: جو ایسا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کر سکتا اور سو رہا ہے اُس کے ہمراہیوں نے طواف کرایا، اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: مریض نے اپنے ساتھیوں سے کہا، مزدور لا کر مجھے طواف کرادو پھر سو گیا، اگر فوراً مزدور لا کر طواف کرادیا تو ہو گیا اور اگر دوسرے کام میں لگ گئے، دیر میں مزدور لائے اور سوتے میں طواف کرایا تو نہ ہوا مگر مزدوری بہر حال لازم ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مریض کو طواف کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا نماز فرض یا نیا وضو کرنے کے لیے چلا گیا تو واپس آ کر اسی پہلے طواف پر پنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں انھیں کر لے طواف پورا ہو جائے گا، سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے

① "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۱.

② "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، فصل في المتفرقات، ج ۱، ص ۲۳۶.

⑤ المرجع السابق.

⑥ المرجع السابق.

سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضرور نہیں اور پنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرے حجرِ اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جب کہ پہلے چار پھیرے سے کم کیے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کیے تھے تو پنا ہی کرے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: طواف کر رہا تھا کہ جماعت قائم ہوئی اور جانتا ہے کہ پھیرا پورا کرے گا تو رکعت جاتی رہے گی، یا جنازہ آ گیا ہے انتظار نہ ہوگا تو وہیں سے چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے اور بلا ضرورت چھوڑ کر چلا جانا مکروہ ہے مگر طواف باطل نہ ہوگا یعنی آ کر پورا کر لے۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: معذور طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام اب وضو کرنے کے بعد جو باقی ہے پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں افضل یہ ہے کہ سرے سے کرے۔⁽³⁾ (نسک)

مسئلہ ۱۲: رَمَل صرف تین پہلے پھیروں میں سنت ہے ساتوں میں کرنا مکروہ لہذا اگر پہلے میں نہ کیا تو صرف دوسرے اور تیسرے میں کرے اور پہلے تین میں نہ کیا تو باقی چار میں نہ کرے، اگر بھیڑ کی وجہ سے رَمَل کا موقع نہ ملے تو رَمَل کی خاطر نہ رکے، بلا رَمَل طواف کر لے اور جہاں جہاں موقع ہا تھا آئے اتنی دور رمل کر لے اور اگر ابھی شروع نہیں کیا ہے اور جانتا ہے کہ بھیڑ کی وجہ سے رَمَل نہ کر سکے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ٹھہرنے سے موقع مل جائے گا تو انتظار کرے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: رَمَل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو، لہذا اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی طوافِ زیارت تک مؤخر کرے تو طوافِ قدوم میں رَمَل نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے، یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف

- ① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.
- ② "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۲.
- ③ "المسلك المتقسط"، (انواع الاطوفة و احكامها، فصل في مسائل شتى)، ص ۱۶۷.
- ④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ج ۳، ص ۵۸۳.
- ⑤ "الفتاوى الهندية"، کتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶.

کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔^(۱) (منک)

میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ حجاج کو وقتِ احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اضطباع کیے رہیں، یہاں تک کہ نمازِ احرام میں اضطباع کیے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں مونڈھا کھلا رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۵: طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جنہیں شرعِ مطہر پسند نہیں کرتی۔
امرد اور عورتوں کی طرف بُری نگاہ نہ کرے، کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ خراب حالت میں ہو تو نظرِ حقارت سے اُسے نہ دیکھے بلکہ اُسے بھی نظرِ حقارت سے نہ دیکھے، جو اپنی نادانی کے سبب ارکانِ ٹھیک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

(نمازِ طواف)

(۱۶) طواف کے بعد مقامِ ابراہیم میں آ کر آیہ کریمہ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾^(۲) پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے پہلی میں قُلْ يَا دُوسِرِي مِیْن قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے بشرطیکہ وقتِ کراہت مثلاً طلوعِ صبح سے بلندیِ آفتاب تک یا دوپہر یا نمازِ عصر کے بعد غروب تک نہ ہو، ورنہ وقتِ کراہت نکل جانے پر پڑھے۔ حدیث میں ہے: ”جو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں مشہور ہوگا۔“^(۳) یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے۔ یہاں حدیث میں ایک دعا ارشاد ہوئی، جس کے فائدوں کی عظمت اس کا لکھنا ہی چاہتی ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي فَأَقْبَلْ مَعْذِرَتِي وَتَعْلَمُ حَاجَتِي فَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَتَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُبَاسِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرِضَى مِنَ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .^(۴)

① المسلك المتقسط، (فصل في صفة الشروع في الطواف)، ص ۱۲۹.

② پ ۱، البقرہ: ۲۵. ترجمہ: اور مقامِ ابراہیم سے نماز کی جگہ بناؤ۔

③

④ اے اللہ (عزوجل)! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے، میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے اُس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اُس پر راضی رہوں، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! ۱۲۔

حدیث میں ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اُس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اُس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اُسے نہ چاہے۔“ (1)

اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں مثلاً اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَ بَيْتُكَ الْحَرَامُ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اُمَّتِكَ اَتَيْتُكَ بِذُنُوبٍ كَثِيْرَةٍ وَ خَطَايَا جُمَّةٍ وَ اَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَ اعْفُ عَنَّا وَ اعْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (2)

مسئلہ ۱۶: اگر بھیڑ کی وجہ سے مقام ابراہیم میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: مقام ابراہیم کے بعد اس نماز کے لیے سب سے افضل کعبہ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ پھر حرمِ مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (4) (لباب)

مسئلہ ۱۸: سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے، بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا، ادا ہی ہے قضا نہیں مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی۔ (5) (منک)

مسئلہ ۱۹: فرض نماز ان رکعتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (6) (عالمگیری)

(ملتزم سے لپٹنا)

(۱۷) نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور قریب حجر اُس سے لپٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی دہنا

- ① ”المسلك المتقسط“، ص ۱۳۸. ”تاریخ دمشق“ لابن عساکر، ج ۷، ص ۴۳۱. ”الفتاوی الرضویة“، ج ۱۰، ص ۷۴۱.
- ② اے اللہ (عزوجل)! یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزت والی مسجد ہے اور تیرا عزت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور بُرے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو ہمیں عافیت دے اور ہم سے معاف کر اور ہم کو بخش دے، بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲
- ③ ”الفتاوی الہندیة“، کتاب المناسک، الباب الخامس، فی کیفیة اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶.
- ④ ”لباب المناسک“ للسندي، ص ۱۰۶.
- ⑤ ”المسلك المتقسط“، (فصل فی رکعتی الطواف)، ص ۱۰۵.
- ⑥ ”الفتاوی الہندیة“، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶.

رخسارہ اور کبھی بایاں اور کبھی رخسار اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں حجر اسود کی طرف پھیلائے، یہاں کی دعایہ ہے:

يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ لَا تَزِلْ عَنِّي نِعْمَةً أَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ . (1)

حدیث میں فرمایا: ”جب میں چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ مُلْتَزِم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔“ (2) نہایت خضوع و خشوع و عاجزی و انکسار کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعایہ بھی ہے:

إِلَهِي وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالتَّزَمْتُ بِأَعْتَابِكَ أَرْجُو رَحْمَتَكَ وَأَخْشَى عِقَابَكَ اللَّهُمَّ حَرِّمِ شَعْرِي وَجَسَدِي عَلَى النَّارِ اللَّهُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِي عَنِ السُّجُودِ لِغَيْرِكَ فَصُنْ وَجْهِي عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ آبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ

يَا كَرِيمُ يَا غَفَّارُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَأَعِزَّنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَاكْفِنَا كُلَّ سُوءٍ وَقِنَعْنَا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا أَعْطَيْتَنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ أَكْرَمِ وَفِدِكَ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى نِعْمَاتِكَ وَأَفْضَلُ صَلَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ أَنْبِيَائِكَ وَجَمِيعِ رُسُلِكَ وَأَصْفِيَاءِكَ وَعَلَى إِلَهٍ وَصَحْبِهِ وَأَوْلِيَائِكَ . (3)

①..... اے قدرت والے! اے بزرگ! تو نے مجھے جو نعمت دی، اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔ ۱۲

②..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۱۰، ص ۷۴۲.

③..... الہی! میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چپٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا، اے اللہ (عزوجل)! میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کر دے، اے اللہ (عزوجل)! جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لیے سجدہ کرنے سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں، اے اللہ (عزوجل)! اے اس آزاد گھر کے مالک! تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ، دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔

اے کریم! اے بخشنے والے! اے غالب! اے جبار! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! اے اس آزاد گھر کے مالک! ہماری گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مردود سے ہم کو پناہ دے اور ہر بُرائی سے ہماری کفایت کر اور جو کچھ تو نے دیا اُس پر قانع کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزت والے وفد میں ہم کو کر دے، الہی! تیرے ہی لیے حمد ہے تیری نعمتوں پر اور افضل دُردانیا کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں اور برگزیدہ لوگوں پر اور اُن کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر۔ ۱۲

مسئلہ ۲۰: ملتزم کے پاس نماز طواف کے بعد آنا اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔^(۱) (منک)

(زم زم کی حاضری)

(۱۸) پھر زم زم پر آؤ اور ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچو، ورنہ بھرنے والوں سے لے لو اور کعبہ کو مونہہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیو، ہر بار بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع کرو اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لو، باقی بدن پر ڈال لو یا مونہہ اور سر اور بدن پر اس سے مسح کر لو اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”زم زم جس مراد سے پیا جائے اُسی کے لیے ہے۔“^(۲) اس وقت کی دعا یہ ہے:

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ .^(۳)

یا وہی دعائے جامع پڑھو اور حاضری مکہ معظمہ تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا، کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کو پیو، کبھی عذاب قبر سے محفوظی کو، کبھی محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑھنے کو، کبھی وسعت رزق، کبھی شفا کے امراض، کبھی حصول علم وغیرہا خاص خاص مرادوں کے لیے پیو۔

(۱۹) وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے: ”ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو کھ بھر نہیں پیتے۔“^(۴)

(۲۰) چاہے زم زم کے اندر نظر بھی کرو کہ بحکم حدیث دافع نفاق ہے۔^(۵)

(صفا و مروہ کی سعی)

(۲۱) اب اگر کوئی عذر تکان وغیرہ کا نہ ہو تو ابھی، ورنہ آرام لے کر صفا مروہ میں سعی کے لیے پھر حجر اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور نہ ہو سکے تو اس کی طرف مونہہ کر کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور

① ”المسلك المتقسط“، (فصل في صفة الشروع في الطواف)، ص ۱۳۸.

② ”سنن ابن ماجه“، كتاب الناسك، باب الشرب من زم زم، الحديث: ۳۰۶۲، ص ۲۶۶۲.

③ اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲

④ ”سنن ابن ماجه“، كتاب المناسك، باب الشرب من زم زم، الحديث: ۳۰۶۱، ص ۲۶۶۲.

⑤ ”الفتاوی الرضویة“، ج ۱۰، ص ۷۴۲.

درود پڑھتے ہوئے فوراً باب صفا سے جانب صفاروانہ ہو، دروازہ مسجد سے بائیں پاؤں پہلے نکالو اور دہنا پہلے جوتے میں ڈالو اور یہ ادب ہر مسجد سے آتے ہوئے ہمیشہ ملحوظ رکھو اور وہی دعا پڑھو، جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھنے کے لیے مذکور ہو چکی ہے۔

مسئلہ ۲۱: بغیر عذر اس وقت سعی نہ کرنا مکروہ ہے کہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۲۲: جب طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو واپس آ کر حجرِ اسود کا استلام کر کے سعی کو جائے اور سعی نہ کرنی ہو تو استلام کی ضرورت نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: سعی کے لیے باب صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازہ سے جائے گا جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

(۲۲) ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبہ معظمہ نظر آئے اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی پر چڑھنے سے حاصل ہے یعنی اگر مکان اور دیواریں درمیان میں نہ ہوتیں تو کعبہ معظمہ یہاں سے نظر آتا، اس سے اوپر چڑھنے کی حاجت نہیں بلکہ مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف اور بدنہ ہوں اور جاہلوں کا فعل ہے کہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں اور سیڑھی پر چڑھنے سے پہلے یہ پڑھو:

أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ﴿۱﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۗ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿۲﴾

پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورہ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و درود پڑھو اور اپنے لیے اور اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرو کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے، یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور یہ پڑھو:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَلْهَمَنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَهَزَمَ

① "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس، في كيفية اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۶.

② میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ (عزوجل) نے پہلے ذکر کیا۔ ”بے شک صفا و مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ (عزوجل) بدلہ دینے والا، جاننے والا ہے۔“ ۱۲

الْأَحْزَابِ وَحَدَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ
اللَّهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَسْأَلُكَ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تَوْفَّقَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي عَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّقْنِي عَلَى مِلَّتِهِ وَأَعِزَّنِي مِنْ مُضَلَّاتِ الْفِتَنِ ۗ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ رَسُولَكَ وَأَنْبِيَاءَكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ
اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي الْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى اللَّهُمَّ أَحْيِنِي عَلَى سُنَّةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّقْنِي مُسْلِمًا وَالْحَقِّقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاعْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا كَامِلًا وَقَلْبًا خَاشِعًا وَنَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَيَقِينًا صَادِقًا وَدِينًا قِيمًا
وَنَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَنَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ الشُّكْرَ
عَلَى الْعَافِيَةِ وَنَسْأَلُكَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِينَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ
ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ . (1)

①..... حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے کہ اس نے ہم کو ہدایت کی، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے کہ اس نے ہم کو دیا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے کہ اس نے ہم کو الہام کیا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ (عزوجل) ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے مُلک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مرتا نہیں، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندہ کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ کافر بُرا مانیں۔

اللہ (عزوجل) کی پاکی ہے شام و صبح اور اسی کے لیے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت، وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے، الہی! تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی، تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے، اللہ (عزوجل) کے لیے پاکی ہے اور اللہ (عزوجل) کے لیے حمد ہے اور اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ (عزوجل) بہت بڑا ہے، اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عزوجل) کی مدد سے جو برتر و بزرگ ہے۔ الہی! تو مجھ کو اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا، الہی! تو مجھ کو ان لوگوں =

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں، نہ اس طرح جیسا بعض جاہل ہتھیلیاں کعبہ معظمہ کی طرف کرتے ہیں اور اکثر مطوف ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں، یوہیں تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور جب تک دعا مانگے اٹھائے رہے، جب ختم ہو جائے ہاتھ چھوڑ دے پھر سعی کی نیت کرے، اس کی نیت یوں ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي .

(۲۳) پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلے ذکر و درود برابر جاری رکھے، جب پہلا میل آئے (اور یہ صفا سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہے کہ بائیں ہاتھ کو سبز رنگ کا میل مسجد شریف کی دیوار سے متصل ہے) یہاں سے مردوڑ نا شروع کریں (مگر نہ حد سے زائد، نہ کسی کو ایذا دیتے) یہاں تک کہ دوسرے سبز میل سے نکل جائیں۔ یہاں کی دعا یہ ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ط وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ ط اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ط رَبَّنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (۱)

(۲۴) دوسرے میل سے نکل کر آہستہ ہو لو اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . مروہ تک پہنچو یہاں پہلی سیڑھی پر چڑھنے بلکہ اس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا ہو گیا لہذا بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائے کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے یہاں بھی اگر چہ عمارتیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف منوہ کر کے جیسا صفا پر

میں کہ جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول و انبیاء و ملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ الہی! میرے لیے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچا، الہی! اپنے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری خطا بخش دے۔ الہی! تجھ سے ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور ہم تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے غفرو عافیت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور عافیت کی ہمیشگی اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور آدمیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں۔ الہی! تو درود و سلام و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل و اصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے اور بقدر رازی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔ ۱۲

①..... اے پروردگار! بخش اور رحم کر اور درگزر کر اُس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے، بیشک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش، اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو اور میرے والدین اور جمع مومنین و مومنات کو بخش دے، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔ ۱۲

کیا تھا تسبیح و تکبیر و حمد و ثنا و درود و دعا یہاں بھی کرو یہ ایک پھیرا ہوا۔

(۲۵) پھر یہاں سے صفا کو ڈکرو ڈرود اور دعا میں پڑھتے ہوئے جاؤ، جب سبز میل کے پاس پہنچو اسی طرح دوڑو اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہولو پھر آؤ پھر جاؤ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو اور ہر پھیرے میں اسی طرح کرو اس کا نام سعی ہے۔ دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو برا کیا کہ سنت ترک ہوئی، مگر دم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں اضطباع نہیں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے سے عاجز ہے تو کچھ ٹھہر جائے کہ بھینٹ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہوگا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جانور پر سوار ہو کر سعی کرتا ہے تو اس درمیان میں جانور کو تیز چلائے مگر اس کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

مسئلہ ۲۴: اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا، اب کہ صفا سے مروہ کو جائے گا یہ پہلا پھیرا ہوا۔^(۱) (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: جو شخص احرام سے پہلے بیہوش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھی نیا سعی کر سکتے ہیں۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۲۶: سعی کے لیے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو، لہذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے، خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا، احرام سے قبل سعی نہیں ہو سکتی اور حج کی سعی اگر وقف عرفہ کے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر مونڈ لیا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی مگر چونکہ واجب ترک ہوا لہذا دم واجب ہے۔^(۳) (لباب)

مسئلہ ۲۷: سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، حیض والی عورت اور جنب بھی سعی کر سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جب کہ عذر نہ ہو، لہذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹا ہوا گیا تو حالت عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔^(۵) (لباب)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیتہ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۷.

② "المسئلک المتقسط"، (باب سعی بین صفا و المروۃ، فصل فی شرائط صحہ سعی)، ص ۱۷۴.

③ "لباب المناسک"، ص ۱۷۴.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیتہ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۷.

⑤ "لباب المناسک"، (باب سعی بین صفا و المروۃ، فصل فی واجباتہ)، ص ۱۷۸.

مسئلہ ۲۹: سعی میں ستر عورت سنت ہے یعنی اگرچہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گناہ فرض کے ترک کا ہوا، دوسرا ترک سنت کا۔^(۱) (منسک)

(ایک ضروری نصیحت)

بعض عورتوں کو میں نے خود دیکھا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ اُن کی کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کہ مکہ معظمہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے۔ یوں ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر بلکہ یہاں تو یہاں کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتے دیکھا، حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اسی فرض دائمی کے واجب بھی ہے تو ایک فرض دوسرے واجب کے ترک سے دو گناہ کیے۔

وہ بھی کہاں بیٹ اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجرِ اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور اُن کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں حالانکہ طواف یا بوسہ حجرِ اسود وغیرہما ثواب کے لیے کیا جاتا ہے مگر وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں لہذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کیساتھ توجہ کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انھیں بتا کید ایسی حرکات سے منع کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۰: مستحب یہ ہے کہ با وضو سعی کرے اور کپڑا بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

مسئلہ ۳۱: مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔^(۲) (در مختار)

امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان، مطلب بن ابی وداعہ سے راوی، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر کے سامنے تشریف لا کر حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز پڑھی۔^(۳)

مسئلہ ۳۲: سعی کے ساتوں پھیرے پے در پے کرے، اگر متفرق طور پر کیے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے نہ ہونے سے سنت ترک ہوگئی، ہاں اگر سعی کرتے میں جماعت قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو، بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کر لے۔^(۴) (عالمگیری)

① "المسلك المتقسط"، (باب سعی بین صفا و المروة، فصل فی سننہ)، ص ۱۷۹.

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۸۹.

③ "المسند" للإمام احمد، الحدیث: ۲۷۳۱۳، ج ۱۰، ص ۳۵۴.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۷.

مسئلہ ۳۳: سعی کی حالت میں فضول و بیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہیے نہ کہ اس وقت کہ عبادت میں مشغول ہو، واضح ہو کہ عمرہ صرف انہیں افعال طواف و سعی کا نام ہے۔ قرآن و تمتع والے کے لیے یہی عمرہ ہو گیا اور افراد والے کے لیے یہ طواف طوافِ قدوم یعنی حاضری دربار کا مجرا۔

مسئلہ ۳۴: حج کرنے والا مکہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طوافِ قدوم ساقط ہو گیا مگر بُرا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور دم وغیرہ واجب نہیں۔^(۱) (جوہرہ، ردالمحتار)

(۲۶) قارن یعنی جس نے قرآن کیا ہے اس کے بعد طوافِ قدوم کی نیت سے ایک طوافِ سعی اور بجالائے۔
 (۲۷) قارن اور مُفرد یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، لبیک کہتے ہوئے مکہ میں ٹھہریں۔ اُن کی لبیک دسویں تاریخِ رمیِ جمرہ کے وقت ختم ہوگی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آتا ہے مگر تمتع یعنی جس نے تمتع کیا ہے وہ اور مُعتمر یعنی زرا عمرہ کرنے والا شروع طوافِ کعبہ معظمہ سے سنگِ اسود شریف کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیں اور طوافِ سعی مذکور کے بعد حلق کریں یعنی سارا سر مونڈا دیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔

(سر مونڈانا یا بال کتروانا)

عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے، وہ صرف ایک پورے برابر بال کتروائیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا^(۲) اور سر مونڈانے والوں کے لیے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار^(۳) اور اگر تمتع منیٰ کی قربانی کے لیے جانور ساتھ لے گیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اُسے جائز نہیں، بلکہ قارن کی طرح احرام میں رہے اور لبیک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی رمی کے ساتھ لبیک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔ پھر تمتع چاہے تو آٹھویں ذی الحجہ تک بے احرام رہے، مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے، اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قیدیں نہ نبھیں گی۔

(۲۸) تشبیہ: طوافِ قدوم میں اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا، مروہ میں سعی ضرور نہیں مگر اب نہ کرے گا تو طوافِ زیارت میں کہ حج کا طواف فرض ہے، جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے یہ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے، عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور سعی میں دوڑنا نہ ہو سکے اور اُس وقت ہو چکا تو اس طواف میں ان چیزوں کی حاجت نہ

①..... "الجوہرۃ النیرۃ"، الجزء الاوّل، کتاب الحج، ص ۲۰۹. و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۵.

②..... "صحیح البخاری"، کتاب المغازی، باب حجۃ الوداع، الحدیث: ۴۴۱۰، ص ۳۶۱.

③..... "صحیح البخاری"، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الاحلال، الحدیث: ۱۷۲۸، ص ۱۳۵.

ہوگی لہذا ہم نے ان کو مطلقاً ترکیب میں داخل کر دیا۔

(۲۹) مُفردو قَارِنِ تَوَجُّعِ كَرْمَلِ وَسَعِيٍّ سَعِيٍّ قَدُومِ فِي فَاغِغٍ هُوَ لِيَكْمُرْتَمَتِّحِ نِي جُو طَوَافِ وَسَعِيٍّ كِيَّ وَهْ عَمْرَهْ كِيَّ تَحْتَهْ، حَجِّ كَرْمَلِ وَسَعِيٍّ اَسْ سَعِيٍّ اَدَانَهْ هُوَئِيَّ اَوْر اُسْ پَر طَوَافِ قَدُومِ هِيَّ نِيَّ كِيَّ قَارِنِ كِيَّ طَرَحِ اَسْ مِيَّ يِيَّ اَمُور كَر كِيَّ فَرَاغَتِ يَالِيَّ لِهَذَا اَكْرُو هِيَّ پَهْلِيَّ سَعِيٍّ فَاغِغٍ هُوَ لِيَنَا چَا هِيَّ، تُو جَب حَجِّ كَا اِحْرَامِ بَانْدَهْ اَسْ كِيَّ بَعْدِ اِيَكِ نَفْلِ طَوَافِ مِيَّ رَمَلِ وَسَعِيٍّ كَر لِيَّ اَبَ اَسْ هِيَّ طَوَافِ زِيَارَتِ مِيَّ اِنْ اَمُور كِيَّ حَاجَتِ نَهْ هُوَ كِيَّ۔

(ایام اقامت میں کیا کریں)

(۳۰) اَبَ يِيَّ سَبَّ حِجَاجِ (قَارِنِ، مَتَمَتِّعِ، مُفْرَدِ كُوْنِيَّ هُوَ) كِيَّ مَنِيَّ كِيَّ چَا نِيَّ كِيَّ لِيَّ مَكَّهْ مَعْظَمَهْ مِيَّ اَٹھُو يِيَّ تَارِيخِ كَا اِنْتِظَارِ كَر رَهِيَّ هِيَّ، اِيَامِ اِقَامَتِ مِيَّ جِسْ قَدْرِ هُو سَكِيَّ نَزَا طَوَافِ بَغْيَرِ اِضْطِبَاعِ وَرَمَلِ وَسَعِيٍّ كَر تِيَّ رَهِيَّ كِيَّ بَاہِرِ اَلُوں كِيَّ لِيَّ يِيَّ سَبَّ سَعِيٍّ بَہْتَرِ عِبَادَتِ هِيَّ اَوْر ہر سَاتِ پَھِيروں پَر مَقَامِ اِبْرَاهِيْمِ عَلِيہِ الصَّلَاةِ وَالتَّلِيمِ مِيَّ دُورِ كَعْتِ نَمَازِ پڑھِيں۔

(۳۱) زِيَادَهْ اِحْتِيَاطِ يِيَّ هِيَّ كِيَّ عُورَتُوں كُو طَوَافِ كِيَّ لِيَّ شَبِّ كِيَّ دَسْ گِيَارَهْ بَجِيَّ جَبِ جُومِ كَمِ هُو لِيَّ جَائِيں۔ يُو هِيں صَفَا وَ مَرُوہْ كِيَّ دَرْمِيَانِ سَعِيٍّ كِيَّ لِيَّ بَھِي۔

(۳۲) عُورَتِيں نَمَازِ فَرُودِ گَاهِ^(۱) هِيَّ مِيَّ پڑھِيں۔ نَمَازُوں كِيَّ لِيَّ جُو دُونُوں مَسْجِدِ كَرِيْمِ مِيَّ حَاضِرِ هُو تِيَّ هِيں جِهَالَتِ هِيَّ كِيَّ مَقْصُودِ ثَوَابِ هِيَّ اَوْر خُودِ حَضُورِ اَنُورِ صَلِيَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نِيَّ فَرْمَا يَا كِيَّ: ”عُورَتِ كُو مِيْرِيَّ مَسْجِدِ مِيَّ نَمَازِ پڑھِنِيَّ سَعِيٍّ زِيَادَهْ ثَوَابِ گَھَرِ مِيَّ پڑھِنَا هِيَّ۔“^(۱) ہاں عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلاۃ و سلام کے لیے حاضر ہوتی رہیں۔

(۳۳) اَبَ يَامَنِيَّ سَعِيٍّ وَ اِپْسِيَّ كِيَّ بَعْدِ جَبِ كَبْھِيَّ رَاتِ وَ دُنِ مِيَّ جَنَنِيَّ بَارِ كَعْبَهْ مَعْظَمَهْ پَر نَظَرِ پڑے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ تِنِ بَارِ كَهِيں اَوْر نَبِيَّ صَلِيَّ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پَر دُرُودِ بَھِي جِيں اَوْر دَعَا كَرِيں كِيَّ وَ قَتِ قَبُولِ هِيَّ۔

(طواف میں یہ باتیں حرام ہیں)

(۳۴) طَوَافِ اَكْرَ چَ نَفْلِ هُو اَسْ مِيَّ يِيَّ بَاتِيں حَرَامِ هِيں:

① بے وضو طواف کرنا۔

- ② کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چہارم کھلا ہونا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی۔
- ③ بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا۔
- ④ بلا عذر بیٹھ کر سر کننا یا گھٹنوں چلنا۔
- ⑤ کعبہ کو دہنے ہاتھ پر لے کر الٹا طواف کرنا۔
- ⑥ طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنے۔
- ⑦ سات پھیروں سے کم کرنا۔^(۱)

(طواف میں یہ ۱۵ باتیں مکروہ ہیں)

(۳۵) یہ باتیں طواف میں مکروہ ہیں:

- ① فضول بات کرنا۔
- ② بیچنا۔
- ③ خریدنا۔
- ④ حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔
- ⑤ ذکر یا دعایا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔
- ⑥ ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔
- ⑦ زمل، یا ⑧ اضطباع، یا ⑨ بوسہ سنگِ اسود جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔
- ⑩ طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لیے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کیے مگر وضو جاتا رہے تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اُس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے۔ یوہیں پیشاب پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے۔

- ⑪ ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندی آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل

① "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷۴۴، وغیرہ۔

نماز جائز ہیں۔ وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت ادا کرے اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھے اور پورا پھیرا کر لیا ہے تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے۔

۱۲) خطبہ امام کے وقت طواف کرنا۔

۱۳) جماعت فرض کے وقت کرنا، ہاں اگر خود پہلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے گزر بھی سکتا ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے۔

۱۴) طواف میں کچھ کھانا۔

۱۵) پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔^(۱)

(یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں جائز ہیں)

(۳۶) یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں مباح ہیں:

① سلام کرنا۔

② جواب دینا۔

③ حاجت کے لیے کلام کرنا۔

④ فتویٰ پوچھنا۔

⑤ فتویٰ دینا۔

⑥ پانی پینا۔

⑦ حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔^(۲)

(سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں)

(۳۷) سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں:

① "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷۴۴، وغیرہ۔

② "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغیرہ۔

- ① بے حاجت اس کے پھیروں میں زیادہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے۔ یوہیں شرکت جنازہ یا قضاے حاجت یا تجدید وضو کو جانا اگر چہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔
- ②③ خرید و فروخت۔
- ④ فضول کلام۔
- ⑤⑥ صفایا مروہ پر نہ چڑھنا۔
- ⑦ مرد کا مسعے میں بلا عذر نہ دوڑنا۔
- ⑧ طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔
- ⑨ ستر عورت نہ ہونا۔
- ⑩ پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھنا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ۔⁽¹⁾

(طواف وسعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق)

- (۳۸) طواف وسعی کے سب مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر ① اضطباع، ② رمل، ③ مسعے میں دوڑنا، یہ تینوں باتیں عورتوں کے لیے نہیں۔ ④ مزاحمت کے ساتھ بوسہ سنگِ اسود یا ⑤ رکنِ یمانی کو چھونا یا ⑥ کعبہ سے قریب ہونا یا ⑦ زمزم کے اندر نظر کرنا یا ⑧ خود پانی بھرنے کی کوشش کرنا، یہ باتیں اگر یوں ہو سکیں کہ نامحرم سے بدن نہ چھوئے تو خیر، ورنہ الگ تھلگ رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔⁽²⁾

منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ تَمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾⁽³⁾

”پھر تم بھی وہاں سے لوٹو جہاں سے اور لوگ واپس ہوئے (یعنی عرفات سے) اور اللہ (عزوجل) سے مغفرت مانگو،

بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔“

① ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغیرہ.

② ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۱۰، ص ۷۴۵، وغیرہ.

③ پ ۲، البقرہ: ۱۹۹.

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ قریش اور جو لوگ اُن کے طریقے پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا، اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ: ”عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔“ (1)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی، اسی میں ہے کہ یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا۔

اور حکم فرمایا کہ نمرہ (2) میں ایک قبہ نصب کیا جائے، اس کے بعد حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں وقوف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں نمرہ میں قبہ نصب ہو چکا تھا، اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان و اقامت کہی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ (3)

حدیث ۳: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔“ (4)

حدیث ۴: مسلم و نسائی و ابن ماجہ و رزین اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مہابات فرماتا ہے۔“ (5)

حدیث ۵: ترمذی میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کی

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فی الوقوف... إلخ، الحدیث: ۲۹۵۴، ص ۸۸۱.

② عرفات میں ایک مقام ہے۔ ۱۲

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۲۹۵۰، ص ۸۸۰.

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب ماجاء ان عرفۃ کلھا موقف، الحدیث: ۲۹۵۲، ص ۸۸۱.

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفۃ، الحدیث: ۳۲۸۸، ص ۹۰۲.

سب سے بہتر دعا اور وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء نے کی یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (1)

حدیث ۶: امام مالک مُرسلاً طلحہ بن عبید اللہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رحمت کا نزول اور اللہ (عزوجل) کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔“ (2)

حدیث ۷: ابن ماجہ و بیہقی عباس بن مرد اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمت کے لیے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی، فرمایا: ”میں نے انھیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لیے ظالم سے مواخذہ کروں گا۔“ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عرض کی، اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اُس دن یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مُزدلفہ میں صبح کے وقت حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسی دعا کا اعادہ کیا اُس وقت یہ دعا مقبول ہوئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی، ہمارے ماں باپ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: ”ذمّن خدا ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور میری اُمت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا، اُس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔“ (3)

حدیث ۸: ابویعلیٰ و بزار و ابن خُزیمہ و ابن حبان جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ (عزوجل) کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنا؟ ارشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) کی راہ میں اس تعداد میں جہاد کرنے سے بھی یہ افضل ہیں اور اللہ (عزوجل) کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔

عرفہ کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مہابات کرتا، ان سے فرماتا ہے: ”میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ سرگرد آلودہ دھوپ کھاتے ہوئے دُور دُور سے میری رحمت کے

① ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفہ، الحدیث: ۳۵۸۵، ص ۲۰۲۱.

② ”الموطأ“ للإمام مالک، کتاب الحج، باب جامع الحج، الحدیث: ۹۸۲، ج ۱، ص ۳۸۶.

③ ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المناسک، باب الدعاء بعرفہ، الحدیث: ۳۰۱۳، ص ۲۶۵۹.

امیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد ہونے والے کسی دن میں دیکھے نہ گئے۔“ (1) اور بیہتی کی روایت میں یہ بھی ہے، کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے: ”میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انھیں بخش دیا۔ فرشتے کہتے ہیں، ان میں فلاں و فلاں حرام کام کرنے والے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے سب کو بخش دیا۔“ (2)

حدیث ۹: امام احمد و طبرانی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے، اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (3)

حدیث ۱۰: بیہتی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے پھر تنو بار کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اور تنو بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھے اور پھر تنو بار یہ درود پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ. اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تکبیر و تعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔“ (4)

حدیث ۱۱: بیہتی ابوسلیمان دارانی سے راوی، کہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا، حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا: کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اُس کا دروازہ تو جب لوگ اُس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کیے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی، یا امیر المؤمنین! پھر وقوف مَرْدَلَفَہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انھیں آنے کی اجازت ملی تو اب اس دوسری ڈیوڑھی پر روکے گئے پھر جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کجیل اُتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب باطہارت زیارت کی انھیں اجازت ملی۔

① ”مسند أبي يعلى“، الحديث: ۲۰۸۶، ج ۲، ص ۲۹۹.

② ”الترغيب و الترهيب“، كتاب الحج، الترغيب في الوقوف بعرفة... إلخ، الحديث: ۱، ج ۲، ص ۱۲۸.

③ ”شعب الإيمان“، باب في المناسك، فضل الوقوف بعرفات... إلخ، الحديث: ۴۰۷۱، ج ۳، ص ۴۶۱.

④ ”شعب الإيمان“، باب في المناسك، فضل الوقوف بعرفات... إلخ، الحديث: ۴۰۷۴، ج ۳، ص ۴۶۳.

عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ (عزوجل) کے زوار و مہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی، یا امیر المؤمنین! غلافِ کعبہ سے لپٹنا کس لیے ہے؟ فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہے وہ اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یہ اُسے بخش دے۔^(۱) جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک صاف ہونے کا وقت قریب آیا، اس کے لیے تیار ہو جاؤ اور ہدایات پر عمل کرو۔

(۱) ساتویں تاریخ: مسجد حرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا اُسے سنو، اس خطبہ میں منیٰ جانے اور عرفات میں نماز اور وقوف اور وہاں سے واپس ہونے کے مسائل بیان کیے جائیں گے۔

(۲) یوم التَّوْبَةِ یہ میں کہ آٹھویں تاریخ کا نام ہے جس نے احرام نہ باندھا ہو باندھ لے اور ایک نفل طواف میں رمل وسیع کر لے جیسا کہ اوپر گزرا اور احرام کے متعلق جو آداب پیشتر بیان کیے گئے، مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے اور نہادھو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے، اس کے بعد طواف کی نماز بدستور ادا کرے، پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

(۳) جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلو۔ اگر آفتاب نکلنے کے پہلے ہی چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے اور زوال کے بعد بھی جاسکتا ہے مگر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھے اور ہو سکے تو پیادہ جاؤ کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی، یہ نیکیاں تخمیناً اٹھتر کھرب چالیس ارب آتی ہیں اور اللہ کا فضل اس نبی کے صدقہ میں اس اُمت پر بے شمار ہے۔ جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

(۴) راستے بھر لبیک و دعا و درود و ثنا کی کثرت کرو۔

(۵) جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ هِدِيْ مِنْيْ فَاْمُنُّنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيَّ اَوْلِيَاً نِّكَ . (2)

(۶) یہاں رات کو ٹھہرو۔ آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں مسجد خیف میں پڑھو، آج کل بعض مطوفوں نے یہ نکالی ہے کہ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے سیدھے عرفات پہنچتے ہیں، ان کی نہ مانے اور اس سنت عظیمہ کو ہرگز نہ چھوڑے۔

① "شعب الإيمان"، باب فی المناسک، فضل الوقوف بعرفات... إلخ، الحدیث: ۴۰۸۴، ج ۳، ص ۴۶۸.

و "الترغیب و الترهیب"، کتاب الحج، الترغیب فی الوقوف بعرفة... إلخ، الحدیث: ۱۶، ج ۲، ص ۱۳۳.

② الہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے اولیا پر تو نے کیا۔ ۱۲

قافلہ کے اصرار سے ان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔ شبِ عرفہ منیٰ میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کرو۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم عشا و صبحِ جماعت اولیٰ سے پڑھو کہ شبِ بیداری کا ثواب ملے گا اور با وضو سوؤ کہ رُوحِ عرش تک بلند ہوگی۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیہقی و طبرانی وغیرہما نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطعِ رحم کا سوال نہ کرے۔“

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ
سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهُ سُبْحَانَ الَّذِي فِي
الْهَوَاءِ رُوحُهُ سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْهُ إِلَّا
إِلَيْهِ. (1)

(۸) صبحِ مستحب وقت نماز پڑھ کر لیک و ذکر و درود شریف میں مشغول رہو یہاں تک کہ آفتاب کو شہیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے ہے چمکے۔ اب عرفات کو چلو دل کو خیالِ غیر سے پاک کرنے میں کوشش کرو کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کاج قبول کریں گے اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخش دیں گے۔ محروم وہ جو آج محروم رہا، وسوسے آئیں تو اُن سے لڑائی نہ باندھو کہ یوں بھی دشمن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ، لڑائی باندھی جب بھی تو اور خیال میں پڑے بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کرو، یہ سمجھ لو کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لا رہا ہے مجھے اپنے رب سے کام ہے، یوں انشاء اللہ تعالیٰ وہ مردود نا کام واپس جائے گا۔

مسئلہ: اگر عرفہ کی رات مکہ میں گزاری اور نویں کو فجر پڑھ کر منیٰ ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو حج ہو جائے گا مگر بر اکیا کہ سنت کو ترک کیا۔ یوہیں اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو بر اکیا اور اگر آٹھویں کو جمعہ کا دن ہے جب بھی زوال سے پہلے منیٰ کو جاسکتا ہے کہ اس پر جمعہ فرض نہیں اور جمعہ کا خیال ہو تو منیٰ میں بھی جمعہ ہو سکتا ہے، جب کہ امیر مکہ وہاں ہو یا اس کے حکم سے قائم کیا جائے۔

①..... "المسلك المتقسط"، (فصل في الرواح من منى الى عرفات)، ص ۱۹۰.

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اُس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اُس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اسی کی ملک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں، مگر اسی کی طرف۔ ۱۲

(۹) راستے بھر ذکرو درود میں بسر کرو، بے ضرورت کچھ بات نہ کرو، لبیک کی بے شمار بار بار کثرت کرتے چلو اور منیٰ سے نکل کر یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُورًا وَحَاجَتِي مَبْرُورًا وَأَرْحَمَنِي وَلَا تُخَيِّبْنِي وَبَارِكْ لِي فِي سَفَرِي وَأَقْضِ بِعِرْفَاتِ حَاجَتِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا أَقْرَبَ عَدْوَةٍ عَدَوْتُهَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَأَبْعَدَ هَا مِنْ سَخَطِكَ، اللَّهُمَّ إِلَيْكَ عَدَوْتُ وَعَلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ أَرَدْتُ فَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَبَاهِي بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَأَفْضَلُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. (1)

(۱۰) جب نگاہِ جبلِ رحمت پر پڑے ان امور میں اور زیادہ کوشش کرو کہ انشاء اللہ تعالیٰ وقت قبول ہے۔

(۱۱) عرفات میں اُس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ ملے شارعِ عام سے بچ کر اُترو۔

(۱۲) آج کے ہجوم میں کہ لاکھوں آدمی، ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں۔ اپنے ڈیرے سے جا کر واپسی میں اُس کا ملنا دشوار ہوتا ہے، اس لیے پہچان کا نشان اس پر قائم کر دو کہ دُور سے نظر آئے۔

(۱۳) مستورات ساتھ ہوں تو اُن کے بُرقع پر بھی کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگا دو کہ دُور سے دیکھ کر تمیز کر سکو اور دل مشوش نہ رہے۔

(۱۴) دو پہر تک زیادہ وقت اللہ (عزوجل) کے حضور زاری اور خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و لبیک و درود و دعا و استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہے۔ حدیث میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ ط

① اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا، میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لیے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ (عزوجل)! میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دُور کر۔ الہی! میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو اُن میں سے کرجن کے ساتھ قیامت کے دن تو مباحثات کرے گا، جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں۔ الہی! میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے، بہترین مخلوق محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۲

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . (1)

اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے:

لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ ط اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصُّدْرِ وَتَشْتِيَتِ الْأَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهَبُّ بِهِ الرِّيحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اللَّهُمَّ هَذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيرِ الْعَائِدِ مِنَ النَّارِ اجْرُنِي مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ إِذْ هَدَيْتَنِي الْإِسْلَامَ فَلَا تَنْزِعْهُ عَنِّي حَتَّى تَقْبِضَنِي وَأَنَا عَلَيْهِ . (2)

(۱۵) دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہولے کہ دل کسی طرف لگانہ رہے۔ آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دُعا میں ضعف ہوگا۔ یوہیں پیٹ بھر کھانا سخت زہر اور غفلت و کسل کا باعث ہے، تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ کے لیے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی، حالانکہ اللہ (عزوجل) کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ انوار و برکات لینا چاہو تو نہ صرف آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر ہو تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ۔ مانو گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانو گے تو اس کا نقصان آنکھوں دیکھ لو گے۔ ہفتہ بھر اس پر عمل کر تو دیکھو اگلی حالت سے فرق نہ پاؤ جیہی کہنا جی بچے تو کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نور و ذوق کے لیے جگہ خالی رکھو۔

اندروں از طعام خالی دار تادرو نور معرفت بینی

ع ”بھرا برتن دوبارہ کیا بھرے گا۔“

①..... ”لباب المناسك“ للسندی، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه)، ص ۱۹۱.

②..... اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اُس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے، اے اللہ (عزوجل)! تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان اور نگاہ میں نور کر، اے اللہ (عزوجل)! میرے سینہ کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اُس کے شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور شر سے آفاتِ زمانہ کے۔ اے اللہ (عزوجل)! یہ امن کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے، اپنے غنہ کے ساتھ مجھ کو جہنم سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے اللہ (عزوجل)! جب تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔ ۱۲

(۱۶) جب دوپہر قریب آئے نہاؤ کہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ ہو سکے تو صرف وضو۔

(عرفات میں ظہر و عصر کی نماز)

(۱۷) دوپہر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجدِ نمبرہ جاؤ۔ سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہوگی معاً جماعت سے عصر پڑھو، بیچ میں سلام و کلام تو کیا معنی، سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد عصر بھی نفل نہیں، یہ ظہر و عصر ملا کر پڑھنا جیسا جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اُس کا نائب ہو کر آتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اُسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں اور جس حکمت کے لیے شرع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروبِ آفتاب تک دُعا کے لیے وقت خالی ملنا وہ جاتی رہے گی۔

مسئلہ ۱: ملا کر دونوں نمازیں جو یہاں ایک وقت میں پڑھنے کا حکم ہے اس میں پوری جماعت ملنا شرط نہیں بلکہ مثلاً ظہر کے آخر میں شریک ہو اور سلام کے بعد جب اپنی پوری کرنے لگا، اتنے میں امام عصر کی نماز ختم کرنے کے قریب ہو یا یہ سلام کے بعد عصر کی جماعت میں شامل ہو واجب بھی ہوگی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: ملا کر پڑھنے میں یہ بھی شرط ہے کہ دونوں نمازوں میں با احرام ہو، اگر ظہر پڑھنے کے بعد احرام باندھا تو عصر ملا کر نہیں پڑھ سکتا۔ نیز یہ شرط ہے کہ وہ احرام حج کا ہو اگر ظہر میں عمرہ کا تھا عصر میں حج کا ہو جب بھی نہیں ملا سکتا۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

(عرفہ کا وقوف)

(۱۸) خیال کرو جب شرع کو یہ وقت دُعا کے لیے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر کو ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اُس وقت اور کام میں مشغولی کس قدر بیہودہ ہے۔ بعض احمقوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہے یا نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے، پینے، کھٹے، چائے اڑانے میں ہیں۔ خبردار! ایسا نہ کرو۔ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہی فوراً موقف یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروبِ آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر و دعا کا حکم ہے اُس جگہ کو روانہ ہو جاؤ اور ممکن ہو تو

①..... "ردالمحتار" کتاب الحج، مطلب فی شروط الجمع، ج ۳، ص ۵۹۴۔

②..... "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۵۹۵۔

و "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۸۔

اُونٹ پر کہ سنت بھی ہے اور ہجوم میں دبے کچلنے سے محافظت بھی۔

(۱۹) بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں اُن کی نہ سُنو کہ وہ خاص نزولِ رحمتِ عام کی جگہ ہے۔ ہاں عورتیں اور کمزور مرد یہیں سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں کہ بطنِ عنہ (۱) کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اُس مجمع میں حاضر ہیں، اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ نہ سمجھیں۔ اُس مجمع میں یقیناً بکثرت اولیا بلکہ الیاس و خضر علیہما السلام دونی بھی موجود ہیں، یہ تصور کریں کہ انور و برکات جو مجمع میں اُن پر اتر رہے ہیں اُن کا صدقہ ہم بھکاریوں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں الگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے تو وہاں کی حاضری چھوڑنے کی چیز نہیں۔

(۲۰) افضل یہ ہے کہ امام سے نزدیک جبلِ رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے، رُوبقبلہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جب کہ ان فضائل کے حصول میں دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو ورنہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے امام کی دہنی جانب اور بائیں رُوبرو سے افضل ہے۔ یہ وقوف ہی حج کی جان اور اُس کا بڑا رکن ہے، وقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں نیت اور رُوبقبلہ ہونا افضل ہے۔

(وقوف کی سنتیں)

وقوف میں یہ امور سنت ہیں:

- ① غسل۔
- ② دونوں خطبوں کی حاضری۔
- ③ دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا۔
- ④ بے روزہ ہونا۔
- ⑤ با وضو ہونا۔
- ⑥ نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا۔

(۲۱) بعض جاہل یہ کرتے ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رومال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچو اور اُن کی طرف بھی بُرا خیال نہ کرو، یہ وقت اُوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ و زاری کا ہے۔

①..... بطنِ عنہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے مسجدِ نمروہ کے پچھم کی طرف یعنی کعبہ معظمہ کی طرف وہاں وقوف ناجائز ہے۔ ۱۲

(وقوف کے آداب)

(۲۲) اب وہ کہ یہاں ہیں اور وہ کہ ڈیروں میں ہیں سب ہمہ تن صدقِ دل سے اپنے کریم مہربان رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور میدانِ قیامت میں حسابِ اعمال کے لیے اس کے حضورِ حاضری کا تصور کریں۔ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کیے گردن جھکائے، دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے تکبیر و تہلیل و تسبیح و لبیک و حمد و ذکر و دعا و توبہ و استغفار میں ڈوب جائے، کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیلِ اجابت و سعادت ہے، ورنہ رونے کا سامنہ بنائے کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی۔ اثنائے دعا و ذکر میں لبیک کی بار بار تکرار کرے۔

آج کے دن دعائیں بہت منقول ہیں اور دعائے جامع کہ اوپر گزری کافی ہے چند بار اُسے کہہ لو اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود و ذکر و تلاوت قرآن میں گزار دو کہ بوعده حدیث دعا والوں سے زیادہ پاؤ گے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن پکڑو، غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل کرو، اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کر کے بید کی طرح لرزنا اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے۔ اُس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں لہذا اُن شفیعوں کا دامن پکڑے، اُس کے عذاب سے اُسی کی پناہ مانگو اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اُس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے اور کبھی اُس کی رحمت عام کی امید سے مڑ جھایا دل نہال ہو جاتا ہے۔

یو ہیں تضرع و زاری میں رہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جُز آجائے، اس سے پہلے گوج منع ہے۔ بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں، اُن کا ساتھ نہ دو۔ غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو عصر کو ظہر سے ملا کر کیوں پڑھنے کا حکم ہوتا اور کیا معلوم کہ رحمتِ الہی کس وقت توجہ فرمائے، اگر تمہارے چل دینے کے بعد اُتری تو معاذ اللہ کیسا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حد و عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جُرم ہے۔ بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ ہے یہ دو ایک کے لیے ٹھیک ہے اور جب سارا قافلہ ٹھہرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ کچھ اندیشہ نہیں۔ اس مقام پر پڑھنے کے لیے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں: **اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ**. تین بار پھر کلمہ توحید، اس کے بعد

اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى وَنَقِّنِي وَاعْصِمْنِي بِالتَّقْوَى وَاعْفِرْ لِي فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى. (1) تین بار
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ
لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَالْيَك مَابِي وَلَكَ رَبِّ تَرَاتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

①..... اے اللہ (عزوجل)! مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیزگاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں میری

مغفرت فرما۔ ۱۲

الْقَبْرِ وَ وَسْوَءِ الصُّدْرِ وَ شِتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيُّ بِهِ الرِّيحُ وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيُّ بِهِ الرِّيحُ اللَّهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدَى وَ زَيِّنَا بِالتَّقْوَى وَ اغْفِرْ لَنَا فِي الْأَخِرَةِ وَ الْأُولَى اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُبَارَكًا.

اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِالذُّعَاءِ وَ قَضَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِالْإِجَابَةِ وَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِعَادَ وَ لَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ اللَّهُمَّ مَا أَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ إِلَيْنَا وَ يَسِّرْهُ لَنَا وَ مَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكْرِهْهُ إِلَيْنَا وَ جَنِّبْنَا وَ لَا تَنْزِعْ مِنَّا الْإِسْلَامَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَكَانِي وَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَ تَعْلَمُ سِرِّي وَ عَلَانِيَتِي وَ لَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَعِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُسْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُسْكِينِ وَ ابْتِهَالُ الْيَكِ ابْتِهَالِ الدَّلِيلِ وَ أَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الْمُضْطَّرِّ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَ فَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَ نَحَلَ لَكَ جَسَدُهُ وَ رَغِمَ أَنْفُهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ رَبِّي شَقِيًّا وَ كُنْ بِي رَوْفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَ خَيْرَ الْمُعْطِينَ. (1)

اور یہ بھی کی روایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر مذکور ہو چکی اس میں جو دعائیں ہیں انھیں بھی پڑھیں یعنی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. سُبْحَانَ

①..... اے اللہ (عزوجل)! اس کوچمبرور کراور گناہ بخش دے، الہی! تیرے لیے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں، اے اللہ (عزوجل)! میری نماز و عبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لیے ہے اور تیری طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار! تو ہی میرا وارث ہے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر اور سینہ کے وسوسے اور کام کی پراگندگی سے، الہی! میں سوال کرتا ہوں اُس چیز کی خیر کا جس کو ہوالاتی ہے اور اُس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوالاتی ہے، الہی! ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کراور تقویٰ سے ہم کو مزین کراور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے، الہی! میں رزق پاکیزہ و مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

الہی! تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا اور بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا، الہی! جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انھیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لیے میسر کراور جو بُری باتیں تجھے ناپسند ہیں انھیں ہماری ناپسند کراور ہم کو اُن سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اُس کو ہم سے جدا نہ کر، الہی! تو میرے مکان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ و ظاہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں، میں نامراد محتاج فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا مقرر و معترف ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گنہگار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں، اُس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لیے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے، اے پروردگار! تو اپنی دعا سے مجھے بد بخت نہ کراور مجھ پر بہت مہربان اور مہربان ہو جا، اے بہتر سوال کیے گئے اور اے بہتر دینے والے! ۱۲۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ . سوبار

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ . سوبار

ابن ابی شیبہ وغیرہ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”میری اور
انبیاء کی دعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي قَلْبِي نُورًا .

اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصُّدْرِ وَتَشْتِيتِ الْأَمْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهْبُتُ بِهِ الرِّيحُ
وَشَرِّ بَوَاقِي الدَّهْرِ . (1)

اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کفایت ہے اور درود شریف و تلاوت قرآن
مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید۔

(۲۳) ایک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کرے کہ آج
میں گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، اب کوشش کروں کہ آئندہ گناہ نہ ہوں اور جو داغ
اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے میری پیشانی سے دھویا ہے پھر نہ لگے۔

(وقوف کے مکروہات)

(۲۴) یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں:

① غروب آفتاب سے پہلے وقف چھوڑ کر روانگی جب کہ غروب تک حدود عرفات سے باہر نہ ہو جائے ورنہ حرام ہے۔

①..... ”المسلك المتقسط“، (باب الوقوف بعرفات و أحكامه)، ص ۲۰۱ .

”المصنف“ لابن ابی شیبہ، کتاب الحج، ما يقال عشية عرفة... إلخ، ج ۴، ص ۴۷۳ .

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور
عذاب قبر سے، اے اللہ (عزوجل)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اُس کی برائی سے جو دن میں داخل
ہوتی ہے اور اُس کی برائی سے جسے ہوا اڑلاتی ہے اور آفات دہر کی برائی سے۔ ۱۴

- ① نماز عصر و ظہر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر۔
- ② اُس وقت سے غروب تک کھانے پینے، یا
- ③ توجہ بخدا کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا۔
- ④ کوئی دنیوی بات کرنا۔
- ⑤ غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا۔
- ⑥ مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔⁽¹⁾

تنبیہ: موقف میں چھتری لگانے یا کسی طرح سایہ چاہنے سے حتی المقدور بچو ہاں جو مجبور ہے معذور ہے۔

(ضروری نصیحت)

تنبیہ ضروری ضروری اشد ضروری..... بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ احرام میں، نہ کہ موقف یا مسجد الحرام میں، نہ کہ کعبہ معظمہ کے سامنے، نہ کہ طواف بیت الحرام میں۔ یہ تمھارے بہت امتحان کا موقع ہے عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں مونہ نہ چھپاؤ اور تمھیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو، یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ خاص دربار میں حاضر ہو۔ بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تو اللہ (عزوجل) واحد قہار کی کنیزیں کہ اُس کے خاص دربار میں حاضر ہیں اُن پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی ﴿وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی﴾۔⁽²⁾

ہاں ہاں ہوشیار! ایمان بچائے ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جاتا اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے، الہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

(وقوف کے مسائل)

مسئلہ ۱: وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوع فجر تک ہے۔ اس وقت کے علاوہ کسی وقت وقوف کیا تو حج نہ ملا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا ہلال دکھائی نہ دیا، ذیقعدہ کے تیس دن پورے کر کے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے، بعد کو ثابت ہوا کہ انتیس کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوگی اور وقوف

①..... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱۰، ص ۷۴۹، وغیرہ۔

②..... پ ۱۴، النحل: ۶۰۔

دسویں تاریخ کو ہو اگر ضرورت یہ جائز مانا جائے گا اور اگر دھوکا ہو کہ آٹھویں کو نویں سمجھ کر وقوف کیا پھر معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔⁽¹⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر گواہوں نے رات کے وقت گواہی دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کر سکتا ہے، تو وقوف لازم ہے وقوف نہ کریں تو حج فوت ہو جائے گا اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور جو تھوڑے لوگ جلدی کر کے جائیں تو صبح سے پیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہے ان کو وقوف نہ ملے گا، تو اس شہادت کے موافق عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کرے۔⁽²⁾ (منک)

مسئلہ ۳: جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام سے ایک دن پہلے وقوف کریں گے، تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ ان پر بھی ضرور ہے کہ اسی دن وقوف کریں، جس دن امام وقوف کرے اگرچہ ان کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔⁽³⁾ (منک)

مسئلہ ۴: تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے خواہ اُسے معلوم ہو کہ یہ عرفات ہے یا معلوم نہ ہو، با وضو ہو یا بے وضو، جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت، سوتا ہو یا بیدار ہو، ہوش میں ہو یا جنون و بے ہوشی میں یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اُسے حج مل گیا یعنی اب اُس کا حج فاسد نہ ہوگا جب کہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں تھا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اُس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یا کسی اور نے اُس کی طرف سے احرام باندھ دیا اگرچہ اس احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اُس کا احرام اس کے احرام کے منافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ مجرم ہو گیا دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُس کے کپڑے اتار کر تہبند باندھ دے بلکہ یہ کہ اُس کی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ ۵: جس کا حج فوت ہو گیا یعنی اُسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی افعال ساقط ہو گئے اور اُس کا احرام عمرہ کی

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۹، وغیرہ.

② "باب المناسک" و "المسئل المتقسط"، (باب الوقوف بعرفات و أحكامہ، فصل فی اشتباہ یوم عرفہ)، ص ۲۱۲.

③ "باب المناسک"، (باب الوقوف بعرفات و أحكامہ، فصل فی اشتباہ یوم عرفہ)، ص ۲۱۲.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۹.

والجوہرۃ النیرۃ کتاب الحج، الجزء الأول، ص ۲۰۹.

طرف منتقل ہو گیا لہذا عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: آفتاب ڈوبنے سے پہلے ازدحام کے خوف سے حدودِ عرفات سے باہر ہو گیا اُس پر دم واجب ہے، پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو دم معاف ہو گیا اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو ساقط نہ ہو اور اگر سواری پر تھا اور جانور اُسے لے کر بھاگ گیا جب بھی دم واجب ہے۔ یو ہیں اگر اُس کا اونٹ بھاگ گیا یہ اُس کے پیچھے چل دیا۔⁽²⁾ (منک)

مسئلہ ۷: حُرْم نے نمازِ عشا نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھے مگر پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ جاتا رہے گا تو نماز چھوڑے اور عرفات کو جائے۔⁽³⁾ (جوہرہ) اور بہتر یہ کہ چلتے میں پڑھ لے بعد کو اعادہ کرے۔⁽⁴⁾ (منک)

مزدلفہ کی روانگی اور اُس کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوا كَمَا هَدَيْتُمْ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّالِّينَ﴾⁽⁵⁾

”جب عرفات سے تم واپس ہو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک، اللہ (عزوجل) کا ذکر کرو اور اس کو یاد کرو جیسے اُس نے تمہیں بتایا اور بیشک اس سے پہلے تم گمراہوں سے تھے۔“

(حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب و عشا کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی، جب صبح ہو گئی اُس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی، پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اُجالا ہو گیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔⁽⁶⁾

① ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۲۹.

② ”لباب المناسک“، (باب الوقوف بعرفات و أحكامہ، فصل فی الدفع قبل الغروب)، ص ۲۱۰.

③ ”الحوہرۃ النیرۃ“، کتاب الحج، الجزء الأول، ص ۲۰۹.

④

⑤ ۲، البقرہ: ۱۹۸.

⑥ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث؛ ۲۹۵۰، ص ۸۸۰.

(حدیث ۲): بیہقی محمد بن قیس بن مخرمہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ: ”اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب مونہ کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب چہرے کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع کے قبل روانہ ہوں گے ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔“ (۱)

(۱) جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے فوراً مزدلفہ کو چلو اور امام کے ساتھ جانا افضل ہے مگر وہ دیر کرے تو اُس کا انتظار نہ کرو۔

(۲) راستے بھر ڈکروڈوڈو دعا و لیک وزاری و بکا میں مصروف رہو۔ اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَفْضْتُ وَفِي رَحْمَتِكَ رَغَبْتُ وَمِنْ سَخَطِكَ رَهْبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ فَأَقْبِلْ نُسُكِي وَأَعْظِمْ أَجْرِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَارْحَمْ تَضُرُعِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَأَعْطِنِي سُوْلِي اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ عَهْدِنَا مِنْ هَذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِيفِ الْعَظِيمِ وَارْزُقْنَا الْعُودَ إِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيرَةً بِلُطْفِكَ الْعَمِيمِ . (۲)

(۳) راستہ میں جہاں گنجائش پاؤ اور اپنی یاد دوسرے کی ایذا کا احتمال نہ ہو اتنی دیر اتنی دور تیز چلو پیدل ہو خواہ

سوار۔

(۴) جب مزدلفہ نظر آئے بشرط قدرت پیدل ہو لینا بہتر ہے اور نہا کر داخل ہونا افضل، مزدلفہ میں داخل ہوتے

وقت یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ هَذَا جَمْعُ أَسْأَلِكَ أَنْ تَرْزُقَنِي جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْمَعَ عَلَيَّ الْهُدَى أَمْرِي وَتَجْعَلَ التَّقْوَى زَادِي وَذُخْرِي وَالْآخِرَةَ مَابِي وَهَبْ لِي رِضَاكَ عَنِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا مَنْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ أَعْطِنِي الْخَيْرَ كُلَّهُ وَاصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلَّهُ اللَّهُمَّ

①..... "معرفة السنن والآثار"، كتاب المناسك، باب الاختيار في الدفع من مزدلفة، الحديث: ۳۰۴۵، ج ۴، ص ۱۱۷.

②..... اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیری ناخوشی سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری عاجزی پر رحم کر اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ (عزوجل)! اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔ ۱۲

حَرَمٌ لِحَمِيٍّ وَعَظْمِيٍّ وَشَحْمِيٍّ وَشَعْرِيٍّ وَسَائِرَ جَوَارِحِيٍّ عَلَى النَّارِ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ط (1)

مُزْدَلِفَةُ مِیں مغرب و عشا کی نماز

(۵) وہاں پہنچ کر حتی الامکان جبلِ قزح کے پاس راستہ سے بچ کر اتر و ورنہ جہاں جگہ ملے۔

(۶) غالباً وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا۔ اونٹ کھولنے، اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ مغرب و عشا پڑھو اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھو، نہ عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نمازِ مغرب وقت مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لو گے عشا کے وقت پھر پڑھنی ہوگی۔ غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشا میں بہ نیتِ ادا، نہ بہ نیتِ قضا حتی الامکان امام کے ساتھ پڑھو۔ مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاً عشا کی جماعت ہوگی عشا کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب و عشا کی سنتیں اور وتر پڑھو اور اگر امام کے ساتھ جماعت نہ مل سکے تو اپنی جماعت کر لو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

مسئلہ ۱: یہ مغرب وقت عشا میں پڑھنی اُسی کے لیے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستہ سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔ (ردالمحتار) (2)

مسئلہ ۲: اگر مزدلفہ کے آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشا کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی، تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر نہ کیا اور فجر طلوع ہوگئی تو وہ نماز اب صحیح ہوگئی۔ (3) (درمختار)

مسئلہ ۳: اگر مزدلفہ میں مغرب سے پہلے عشا پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہوگئی خواہ وہ شخص صاحبِ ترتیب ہو یا نہ ہو۔ (4) (درمختار، طحاوی)

① اے اللہ (عزوجل)! یہ جمع (مزدلفہ) ہے میں تجھ سے تمام خیر کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ (عزوجل)! مشعرِ حرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب! میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کر دے اور تقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی رہ۔ اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے! مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی بُرائی سے بچا، اے اللہ (عزوجل)! میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضا کو جہنم پر حرام کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! ۱۲

② ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی الرفع من عرفات، ج ۳، ص ۶۰۱۔

③ ”الدرالمختار“، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۰۱۔

④ المرجع السابق، ص ۶۰۲۔ ”حاشیة الطحاوی علی الدرالمختار“، کتاب الحج، ج ۱، ص ۵۰۴۔

مسئلہ ۴: اگر راستہ میں اتنی دیر ہوگئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵: عرفات میں ظہر و عصر کے لیے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشا کے لیے ایک اذان اور ایک اقامت۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۶: دونوں نمازوں کے درمیان میں سنت و نوافل نہ پڑھے۔ مغرب کی سنتیں بھی بعد عشا پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشا کے لیے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو سنت ترک ہوئی مگر دم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

(۷) نمازوں کے بعد باقی رات ذکر و لبیک و درود و دعا و زاری میں گزارو کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علمائے اس رات کو شب قدر سے بھی افضل کہا۔ زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے تو باطہارت سو رہو کہ فضول باتوں سے سونا بہتر اور اتنے پہلے اٹھ بیٹھو کہ صبح چمکنے سے پہلے ضروریات و طہارت سے فارغ ہو لو، آج نماز صبح بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی، کوشش کرو کہ جماعت امام بلکہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ عشا و صبح جماعت سے پڑھنے والا بھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔

(۸) اب دربار اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا، ہاں ہاں کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں، کل عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

(مزدلفہ کا وقوف)

مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر^(۵) کے سوا جہاں گنجائش پاؤ وقوف کرو اور تمام باتیں کہ وقوف عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھو یعنی لبیک کی کثرت کرو اور ذکر و درود و دعا میں

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۰۲.

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب في الرفع من عرفات، ج ۳، ص ۶۰۰.

③ "ردالمختار"، کتاب الحج، مطلب في الرفع من عرفات، ج ۳، ص ۶۰۰.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس في كيفية اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۱.

⑤ کہ اس میں وقوف جائز نہیں۔ ۱۲

مشغول رہو یہاں کے لیے بعض دُعائیں یہ ہیں:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَايَ وَعَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَعَلْبَةِ الرِّجَالِ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَقْضِيَ عَنِّي الْمَغْرَمَ وَأَنْ تَعْفُوَ عَنِّي مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَأَنْ تُرْضِيَ عَنِّي الْخُصُومَ وَالْغُرَمَاءَ وَأَصْحَابَ الْحُقُوقِ اللَّهُمَّ اعْطِنِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَمِنْ غَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ لَأَيْمٍ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ الْوَفِدِ الْمُتَقَبَّلِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي هَذَا الْجَمْعِ أَنْ تَجْمَعَ لِي جَوَامِعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ وَأَنْ تُصَلِّحَ لِي شَأْنِي كُلَّهُ وَأَنْ تَصْرِفَ عَنِّي السُّوءَ كُلَّهُ فَإِنَّهُ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ غَيْرُكَ وَلَا يَجُودُ بِهِ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَيَّ بَطْنِهِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَيَّ رِجْلَيْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَمْشِي عَلَيَّ أَرْبَعِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَخْشَكَ كَأَنِّي أَرَاكَ أَبَدًا حَتَّى أَلْقَكَ وَأَسْعِدْنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِي بِمَعْصِيَّتِكَ وَخِرْلِي مِنْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَمَتَّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصْرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي عَلَيَّ مَنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي فِيهِ ثَارِي وَأَقِرُّ بِذَلِكَ عَيْنِي. (1)

①..... اے اللہ (عزوجل)! میری خطا اور جہل اور زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب کو بخش دے، اے اللہ (عزوجل)! میرے تمام گناہ معاف کر دے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا بلا کوشش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کیے، اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی و سستی سے اور تیری پناہ غم و حزن سے اور تیری پناہ بزدلی و بخل اور دین کی گرانی اور مردوں کے غلبہ سے اور سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کر دے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کر اور خصوم و غرما اور حق داروں کو راضی کر دے، اے اللہ (عزوجل)! میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی و مولیٰ ہے، اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ غلبہ دین اور غلبہ دشمن سے اور اس ہلاکت سے جو ملامت میں ڈالنے والی ہے اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔

اے اللہ (عزوجل)! مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور بُرائی کر کے استغفار کرتے ہیں۔ اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول و نذ ہیں، اے اللہ (عزوجل)! اس مزدلفہ میں میرے لیے ہر خیر کو جمع کر دے اور میری ہر حالت کو درست کر دے اور ہر بُرائی کو مجھ سے پھیر دے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا، =

- مسئلہ ۸:** وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اوجالا ہونے تک ہے۔ اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو وقوف ہو گیا اور وقوف عرفات میں جو باتیں تھیں وہ یہاں بھی ہیں۔^(۱) (عالمگیری)
- مسئلہ ۹:** طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اُس پر دم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت یا کمزور کہ از دحام میں ضرر کا اندیشہ ہے اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اُس پر کچھ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)
- مسئلہ ۱۰:** نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا یا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو بُرا کیا مگر اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔^(۳) (عالمگیری)

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَا سِكُكُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا ط وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ ط فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۝ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لَا لِمَنْ اتَّقَى ط وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلِمُوا أَنَّكُمْ تُحْشَرُونَ ۝﴾^(۴)

= اے اللہ (عزوجل)! تیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو پاؤں اور چار پاؤں پر چلنے والے کے شر سے، اے اللہ (عزوجل)! تو مجھ کو ایسا کر دے کہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقوے کے ساتھ مجھ کو بہرہ مند کر اور گناہ کر کے بد بخت نہ بنوں اور اپنی قضا میرے لیے بہتر کر اور جو تو نے مقدر کیا ہے اُس میں برکت دے، یہاں تک کہ جو تو نے مؤخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کروں اور جو تو نے جلد کر دیا، اس کی تاخیر کو دوست نہ رکھوں اور میری تو نگری میرے نفس میں کر اور کان، آنکھ سے مجھ کو متمتع کر اور اُن کو میرا وارث کر اور جو مجھ پر ظلم کرے، اُن پر مجھے فتح مند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر۔ ۱۲

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۰.

② المرجع السابق، ص ۲۳۱.

③ المرجع السابق.

④ پ ۲، البقرة: ۲۰۰-۲۰۳.

”پھر حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ (عزوجل) کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور بعض آدمی یوں کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اُس کے لیے کچھ حصہ نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ ان کی کمائی سے ان کا حصہ ہے اور اللہ (عزوجل) جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ (عزوجل) کی یاد کرو گئے ہوئے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دودن میں چلا جائے اُس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اُس پر کچھ گناہ نہیں پر ہیزگار کے لیے اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جان لو کہ تم کو اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطنِ محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بیچ والے راستہ سے چلے جو جَمْرَةُ ثَمُوبِیٰ کو گیا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اُس پر سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور بطنِ وادی سے رَمِی کی پھر منخر میں آکر تریٹھ اونٹ اپنے دستِ مبارک سے منخر فرمائے پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیدیا بقیہ کو انھوں نے نحر کیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنی قربانی میں انھیں شریک کر لیا۔ پھر حکم فرمایا: کہ ”ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔“ دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شور باپیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔^(۱)

حدیث ۲: ترمذی شریف میں انھیں سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ: اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادیِ محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ: چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رَمِی کریں اور یہ فرمایا کہ: شاید اس سال کے بعد اب میں تمہیں نہ دیکھوں گا۔^(۲)

حدیث ۳: صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یومِ النحر (دسویں تاریخ) میں چاشت کے وقت رَمِی کی اور اس کے بعد کے دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد۔^(۳)

حدیث ۴: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جَمْرَةُ ثَمُوبِیٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ معظمہ کو

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۲۹۵۰، ص ۸۸۰.

② ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب ماجاء فی الافاضة من عرفات، الحدیث: ۸۸۶، ص ۱۷۳۵.

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب بیان وقت استحباب الرمی، الحدیث: ۳۱۴۱، ص ۸۹۳.

بائیں جانب کیا اور منیٰ کو وہی طرف اور سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر فرمایا کہ: ”اسی طرح انھوں نے رمی کی جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔“ (1)

حدیث ۵: امام مالک نافع سے راوی، کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں پہلے جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرتے تکبیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔ (2)

حدیث ۶: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ رمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ”تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اُس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔“ (3)

حدیث ۷: ابن خزیمہ و حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مناسک میں آئے، جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا، اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا، پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اُسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم کا اتباع کرتے ہو۔ (4)

حدیث ۸: بزار انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جمروں کی رمی کرنا تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔“ (5)

حدیث ۹: طبرانی و حاکم ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں، ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ: ”جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں، ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔“ (6)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الحج، باب رمی الجمار بسبع حصيات، الحدیث: ۱۷۴۸، ۱۷۵۰، ص ۱۳۷.

② ”الموطأ“ للإمام مالك، کتاب الحج، باب رمی الجمار، الحدیث: ۹۴۷ ج ۱، ص ۳۷۲.

③ ”المعجم الأوسط“، باب العین، الحدیث: ۴۱۴۷، ج ۳، ص ۱۵۰.

④ ”المستدرک“ للحاکم، کتاب المناسک، باب رمی الجمار و مقدار الحصی، الحدیث: ۱۷۵۶، ج ۲، ص ۱۲۲.

⑤ ”الترغیب و الترہیب“، کتاب الحج، الترغیب فی رمی الجمار... إلخ، الحدیث: ۳، ج ۲، ص ۱۳۴.

⑥ ”المعجم الأوسط“، باب الالف، الحدیث: ۱۷۵۰، ج ۱، ص ۴۷۴.

حدیث ۱۲۱۰: صحیح مسلم میں اُمّ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر موٹانے والوں کے لیے تین بار دُعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔^(۱) اس کے مثل ابو ہریرہ و مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

حدیث ۱۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”بال موٹانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔“^(۲)

حدیث ۱۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سر موٹانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔“^(۳)

(۱) جب طلوع آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے، امام کے ساتھ منیٰ کو چلو اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں کھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار دھولو، کسی پتھر کو توڑ کر کنکریاں نہ بناؤ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تینوں دن جمروں پر مارنے کے لیے یہیں سے کنکریاں لے لو یا سب کسی اور جگہ سے لو مگر نہ نجس جگہ کی ہوں، نہ مسجد کی، نہ جمرہ کے پاس کی۔

(۲) راستہ میں پھر بدستور ذکر کرو، دُعا و دُرود و کثرت لبیک میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَفْضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ أَشْفَقْتُ وَإِلَيْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَهْبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِي وَعَظْمِي
أَجْرِي وَارْحَمْ تَضْرُعِي وَاقْبَلْ تَوْبَتِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي .^(۴)

(۳) جب وادی محسر^(۵) پہنچو پانچ سو پینتالیس ہاتھ بہت جلد تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھتے جاؤ:

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر... إلخ، الحدیث: ۳۱۵۰، ص ۸۹۴.

② ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی حلق الرأس بمنی، الحدیث: ۳، ج ۲، ص ۱۳۵.

③ ”الترغیب و الترهیب“، کتاب الحج، الترغیب فی حلق الرأس بمنی، الحدیث: ۳، ج ۲، ص ۱۳۵.

④ اے اللہ (عزوجل)! میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری طرف رجوع کیا اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کرو اور میرا جز زیادہ کرو اور میری عاجزی پر رحم کرو اور میری توبہ قبول کرو اور میری دُعا مستجاب کرو۔ ۱۲

⑤ یہ منیٰ و مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے دونوں کی حدود سے خارج مزدلفہ سے منیٰ کو جاتے ہوئے بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے شروع ہو کر ۵۴۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب فیل آ کر ٹھہرے اور ان پر عذاب ابابیل اترا تھا لہذا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذاب الہی سے پناہ مانگنا چاہیے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ .
(۲) جب منیٰ نظر آئے وہی دعا پڑھو جو مکہ سے آتے منیٰ کو دیکھ کر پڑھی تھی۔

(جمرة العقبہ کی رمی)

(۵) جب منیٰ پہنچو سب کاموں سے پہلے جمرة العقبہ (۲) کو جاؤ جو ادھر سے پچھلا جمرة ہے اور مکہ معظمہ سے پہلا، نالے کے وسط میں سواری پر جمرة سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑے ہو کہ منیٰ دہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جمرة کی طرف مونہہ ہوسات کنکریاں جدا جدا چٹکی میں لے کر سیدھا ہاتھ خوب اٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو ہر ایک پر
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَعْمًا لِّلشَّيْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُورًا وَسَعِيًّا مَّشْكُورًا
وَذَنْبًا مَّغْفُورًا . (۳) کہہ کر مارو۔ (۴) بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرة تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں۔ اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی، پہلی کنکری سے لیکر موقوف کردو، اللہ اکبر کے بدلے سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا جب بھی حرج نہیں۔

(۶) جب سات پوری ہو جائیں وہاں نہ ٹھہرو، فوراً ذکر و دعا کرتے پلٹ آؤ۔

(رمی کے مسائل)

مسئلہ: سات سے کم جائز نہیں، اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہیں تو دم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دے۔ (۵) (ردالمحتار)

- ① اے اللہ (عزوجل)! اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔ ۱۲
- ② منیٰ اور مکہ کے بیچ میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرة کہتے ہیں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے جمرة اولیٰ کہلاتا ہے اور بیچ کا جمرة وسطیٰ اور اخیر کا کہ مکہ معظمہ سے قریب ہے جمرة العقبہ۔ ۱۲
- ③ اللہ (عزوجل) کے نام سے، اللہ (عزوجل) بہت بڑا ہے، شیطان کے ذلیل کرنے کے لیے، اللہ (عزوجل) کی رضا کے لیے، اے اللہ (عزوجل)! اسکو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔ ۱۲
- ④ یا صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر مارو۔ ۱۲ منہ
- ⑤ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرة العقبیٰ، ج ۳، ص ۶۰۸۔

مسئلہ ۲: کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ خلاف سنت ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمم جائز ہے کنکر، پتھر، مٹی یہاں تک کہ اگر خاک

پھینکی جب بھی رمی ہوگی مگر ایک کنکری پھینکنے کے قائم مقام ہوئی۔ موتی، عنبر، مشک وغیرہا سے رمی جائز نہیں۔ یوہیں جو اہر اور

سونے چاندی سے بھی رمی نہیں ہو سکتی کہ یہ تو نچھا اور ہوئی مارنا نہ ہوا، میٹگی سے بھی رمی جائز نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: جرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود

ہو جاتی ہیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو اُن سے رمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو نہیں مگر دھولینا مستحب ہے۔

^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: اس رمی کا وقت آج کی فجر سے گیارہویں کی فجر تک ہے مگر مسنون یہ ہے کہ طلوع آفتاب سے زوال تک

ہو اور زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے فجر تک مکروہ۔ یوہیں دسویں کی فجر سے طلوع آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عذر

کے سبب ہو مثلاً چرواہوں نے رات میں رمی کی تو کراہت نہیں۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

(حج کی قربانی)

(۷) اب رمی سے فارغ ہو کر قربانی میں مشغول ہو، یہ قربانی وہ نہیں جو بقر عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً

نہیں اور مقیم مالدار پر واجب ہے اگر چہ حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے۔ قارن اور متمتع پر واجب اگر چہ فقیر ہو اور مفرد کے لیے

مستحب اگر چہ غنی ہو۔ جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرۃ العقبیٰ، ج ۳، ص ۶۰۸.

② المرجع السابق، ص ۶۰۷.

③ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرۃ العقبیٰ، ج ۳، ص ۶۰۸.

④ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرۃ العقبیٰ، ج ۳، ص ۶۰۹.

⑤ المرجع السابق، ص ۶۱۰.

⑥ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرۃ العقبیٰ، ج ۳، ص ۶۱۰.

مسئلہ ۱: محتاج محض جس کی ملک میں نہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو، نہ اس کے پاس اتنا نقد یا اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے، وہ اگر قرآن یا تمتع کی نیت کرے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین توجج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد، اس بیچ میں جب چاہے رکھے۔ ایک ساتھ خواہ جُد اجد اور بہتر یہ ہے کہ ۷۔۸۔۹ کو رکھے اور باقی سات تیرھویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہے رکھے اور بہتر یہ کہ گھر پہنچ کر ہوں۔

(۸) ذبح کرنا آتا ہو تو خود ذبح کرے کہ سنت ہے، ورنہ ذبح کے وقت حاضر رہے۔

(۹) رُو بقبلہ جانور کو لٹا کر اور خود بھی قبلہ کو مونہ کر کے یہ پڑھو:

﴿ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ ﴾ (۱)

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحِیَاىَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (۲)

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے نہایت تیز چٹھری سے بہت جلد ذبح کر دو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں، زیادہ ہاتھ نہ بڑھاؤ کہ بے سبب کی تکلیف ہے۔

(۱۰) بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے دونوں ہاتھ، ایک پاؤں باندھ لو ذبح کر کے کھول دو۔

(۱۱) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہا پر تکبیر کہہ کر نیزہ مارو کہ سنت یو ہیں ہے اسے نحر کہتے ہیں اور اس کا ذبح کرنا مکروہ مگر حلال ذبح سے بھی ہو جائے گا اگر ذبح کرے تو گلے پر ایک ہی جگہ اُسے بھی ذبح کرے۔ جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ ذبح ہوتا ہے غلط و خلاف سنت ہے اور مُفْت کی اذیت و مکروہ ہے۔

(۱۲) جانور جو ذبح کیا جائے جب تک سرد نہ ہو لے اس کی کھال نہ کھینچو، نہ اعضا کا ٹوکہ ایذا ہے۔

(۱۳) یہ قربانی کر کے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج و قربانی قبول ہونے کی دعا مانگو۔

① پ ۷، الانعام: ۷۹.

② انظر: "سنن أبي داود"، كتاب الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، الحديث: ۲۷۹۵، ص ۱۴۳۲.

ترجمہ: "میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں مشرکوں سے نہیں۔"

"بیشک میری نماز و قربانی اور میرا جینا اور میرا اللہ (عزوجل) کے لیے ہے، جو تمام جہان کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا

حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں۔" ۱۲

(حلق و تقصیر)

(۱۴) قربانی کے بعد قبلہ مونھ بیٹھ کر مرد حلق کریں یعنی تمام سر مونڈائیں کہ افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے۔ ایک پورہ برابر بال کتر وادیں۔ مُفرداً اگر قربانی کرے تو اُسکے لیے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع وقران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر مونڈائے گا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱: کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چہارم بالوں میں سے کتر وانا ضروری ہے، لہذا ایک پورہ سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے کہ چہارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ ترشیں۔

مسئلہ ۲: سر مونڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور افضل پہلادن یعنی دسویں ذی الحجہ۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا تو اب مُحْرَم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا بھی مُحْرَم ہو۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۴: جس کے سر پر بال نہ ہوں اُسے اُسترہ پھر وانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پھردیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کتروائے تو اس عذر کے سبب اُس سے مونڈانا اور کتر وانا ساقط ہو گیا۔ اُسے بھی مونڈانے والوں، کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ ایام نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ جام ملتا ہے، نہ اُسترہ یا قینچی پاس ہے کہ مونڈالے یا کتروائے تو یہ کوئی عذر نہیں مونڈانا یا کتر وانا ضروری ہے۔^(۴) (عالمگیری)

اور یہ بھی ضرور ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتر وانا نہ ہو بلکہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لیے یہ جگہ مخصوص ہے، حرم سے

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس، فی کیفیتہ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۱.

② "لباب المناسک"، (باب مناسک منی، فصل فی الحلق و التقصیر)، ص ۲۳۰.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیتہ اداء الحج، ص ۲۳۱.

④ المرجع السابق.

ہے۔^(۱) (درمختار)

(۱۶) بالِ دُفنِ کر دیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جُدا ہوں دُفنِ کر دیا کریں۔

(۱۷) یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کتر واؤ، نہ خط بناؤ، ورنہ دمِ لازم آئے گا۔

(۱۸) اب عورت سے صحبت کرنے، بشہوت اُسے ہاتھ لگانے، بوسہ لینے، شرم گاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام

کیا تھا سب حلال ہو گیا۔

(طوافِ فرض)

(۱۹) افضل یہ ہے کہ آج دسویں ہی تاریخِ فرضِ طواف کے لیے جسے طوافِ زیارت و طوافِ افاضہ کہتے ہیں، مکہ

معظمہ میں جاؤ بدستور مذکور پیدل با وضو و ستر عورت طواف کرو مگر اس طواف میں اضطباع نہیں۔

مسئلہ ۱: یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے سات پھیرے کیے جائیں گے، جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر

ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرنا واجب تو اگر چار پھیروں کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا مگر دم

واجب ہوگا کہ واجب ترک ہوا۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اس طواف کے صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ پیشتر احرام بندھا ہو اور وقوف کر چکا ہو اور خود کرے اور اگر

کسی اور نے اُسے کندھے پر اٹھا کر طواف کیا تو اُس کا طواف نہ ہو مگر جب کہ یہ مجبور ہو خود نہ کر سکتا ہو مثلاً بیہوش ہے۔^(۳)

(جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۳: بیہوش کو پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کر لی تو دونوں

کے طواف ہو گئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ ۴: اس طواف کا وقت دسویں کی طلوعِ فجر سے ہے، اس سے قبل نہیں ہو سکتا۔^(۴) (جوہرہ)

مسئلہ ۵: اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے، اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہو مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ

① "الدر المختار"، کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ج ۳، ص ۶۱۲.

② "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیت اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۲، وغیرہ.

③ "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب: فی طواف الزیارة، ج ۳، ص ۶۱۴.

④ "الجوهرة النيرة" کتاب الحج، ص ۲۰۵.

کر پھیرے کیے طواف نہ ہوا بخلاف وقوف عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر یہ نیت شرط نہیں کہ یہ طواف زیارت ہے۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۶: عید اضحیٰ کی نماز وہاں نہیں پڑھی جائے گی۔^(۲) (ردالمحتار)

(۲۰) قارن و مفرد طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کے رمل و سعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی کچھ نہ کریں اور ① اگر اس میں رمل و سعی کچھ نہ کیا ہو یا ② صرف رمل کیا ہو یا ③ جس طواف میں کیے تھے وہ عمرہ کا تھا جیسے قارن و متمتع کا پہلا طواف یا ④ وہ طواف بے طہارت کیا تھا یا ⑤ شوال سے پیشتر کے طواف میں کیے تھے تو ان پانچوں صورتوں میں رمل و سعی دونوں اس طواف فرض میں کریں۔

(۲۱) کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیا رہیں کو افضل ہے اور اس دن یہ بڑا نفع ہے کہ مطاف خالی ملتا ہے گنتی کے بیس تیس آدمی ہوتے ہیں عورتوں کو بھی باطمینان تمام ہر پھیرے میں سنگِ اسود کا بوسہ ملتا ہے۔

(۲۲) جو گیا رہیں کو نہ جائے بارہویں کو کر لے اس کے بعد بلا عذر تاخیر گناہ ہے، جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو ان کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہادھو کر بارہویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے سے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے، نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یوہیں اگر اتنا وقت اُسے ملا تھا کہ طواف کر لیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آ گیا تو گنہگار ہوئی۔^(۳) (ردالمحتار)

(۲۳) بہر حال بعد طواف دور کعت بدستور پڑھیں، اس طواف کے بعد عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

مسئلہ ۷: اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسیں گزر جائیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بے وضو یا جنابت میں طواف کیا تو احرام سے باہر ہو گیا، یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر الٹا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں حلال ہو گئیں مگر جب تک مکہ میں ہے اس طواف کا اعادہ

① "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، ص ۲۰۵.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارة، ج ۳، ص ۶۱۷.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی طواف الزیارة، ج ۳، ص ۶۱۶.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۲.

کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا اور بقدر مانع نماز ستر کھلا رہا تو ہو جائے گا مگر دم لازم ہے۔^(۱) (عالمگیری جوہرہ)
 (۲۴) دسویں، گیارہویں، بارہویں کی راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے، نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں، لہذا جو شخص دس یا گیارہ کو طواف کے لیے گیا واپس آ کر رات منیٰ ہی میں گزارے۔

مسئلہ ۹: اگر اپنے آپ منیٰ میں رہا اور اسباب وغیرہ مکہ کو بھیج دیا یا مکہ ہی میں چھوڑ کر عرفات کو گیا تو اگر ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، تو کراہت ہے ورنہ نہیں۔^(۲) (درمختار)

(باقی دنوں کی رمی)

(۲۵) گیارہویں تاریخ بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر پھر رمی کو چلو، ان ایام میں رمی حمرہ اولیٰ سے شروع کرو جو مسجد خیف سے قریب ہے، اس کی رمی کو راہ مکہ کی طرف سے آ کر چڑھائی پر چڑھو کہ یہ جگہ نسبت جمرۃ العقبہ کے بلند ہے، یہاں رُو بقبلہ سات کنکریاں بطور مذکور مار کر حمرہ سے کچھ آگے بڑھ جاؤ اور قبلہ رو دعا میں یوں ہاتھ اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں قبلہ کو رہیں۔ حضور قلب سے حمد و درود دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہو، ورنہ پون پارہ یا سورہ بقرہ کی مقدار تک۔
 (۲۶) پھر حمرہ وسطیٰ پر جا کر ایسا ہی کرو (۲۷) پھر حمرہ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے نہ ٹھہرو معاہدہ آؤ، پلنتے میں دعا کرو۔
 (۲۸) بعینہ اسی طرح بارہویں تاریخ بعد زوال تینوں جمرے کی رمی کرو، بعض لوگ دو پہر سے پہلے آج رمی کر کے مکہ معظمہ کو چل دیتے ہیں۔ یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے تم اس پر عمل نہ کرو۔

(۲۹) بارہویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو روانہ ہو جاؤ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرہویں کو بدستور دو پہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا اور یہی افضل ہے، مگر عام لوگ بارہویں کو چلے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیام میں قلیل جماعت کو دقت ہے اور اگر تیرہویں کی صبح ہوگئی تو اب بغیر رمی کیے جانا جائز نہیں، جائے گا تو دم واجب ہوگا۔ دسویں کی رمی کا وقت اوپر مذکور ہوا۔

گیارہویں بارہویں کا وقت آفتاب ڈھلنے^(۳) سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے اور تیرہویں کی رمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے، اس کے بعد غروب آفتاب

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس، ج ۱، ص ۲۳۲. و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، ص ۲۰۶.

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۲۱.

③ یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے۔

تک مسنون۔ لہذا اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی رمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کر لے پھر اگر بغیر عذر ہے تو کراہت ہے، ورنہ کچھ نہیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہوگئی، اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے، اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہو سکتی اور دم واجب۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱: اگر بالکل رمی نہ کی جب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۲: کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارھویں کی رمی کر کے مکہ جانا چاہتا ہے تو اگر اور کو ضرورت ہو اُسے دیدے، ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دے۔ جمروں پر بچی ہوئی کنکریاں پھینکنا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں۔^(۳) (منک)

مسئلہ ۳: رمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہو کر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے جمروں پر پیدل رمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔^(۴) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اور چیز پر پڑی اور ہلکی رہ گئی تو اُس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گری پڑی اور وہاں گری جہاں اُس کی جگہ ہے یعنی جمرہ سے تین ہاتھ کے فاصلہ کے اندر تو جائز ہوگئی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اُس پر سے جمرہ لوگی تو اگر معلوم ہو کہ اُس کے دفع کرنے سے جمرہ پر پہنچی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یوہیں اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو اعادہ کر لے۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۶: ترتیب کے خلاف رمی کی تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کر لے اور اگر پہلے جمرہ کی رمی نہ کی اور دوسرے تیسرے کی تو پہلے پر مار کر پھر دوسرے اور تیسرے پر مار لینا بہتر ہے اور اگر تین تین کنکریاں ماری ہیں تو پہلے پر چار اور مارے اور دوسرے

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث، ج ۳، ص ۶۱۹.

② ”لباب المناسک“، (باب رمی الجمار و أحكامہ، فصل رمی الیوم الرابع)، ص ۲۴۴.

③ ”لباب المناسک“ و ”المسلك المتقسط“، (باب رمی الجمار و أحكامہ، فصل رمی الیوم الرابع)، ص ۲۴۴.

④ ”الدرالمختار“، کتاب الحج، ج ۳، ص ۶۲۰، وغیرہ.

⑤ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیتہ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴.

⑥ ”لباب المناسک“، (باب رمی الجمار و أحكامہ، فصل فی الرمی و شرائطہ و واجباتہ)، ص ۲۴۵.

تیسرے پر سات سات اور اگر چار چار ماری ہیں تو ہر ایک پر تین تین اور مارے اور بہتر یہ ہے کہ سرے سے رمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک ایک کنکری تینوں پر مار آیا پھر ایک ایک، یوہیں سات سات سات کنکریاں پوری کیں تو پہلے جمرہ کی رمی ہوگئی اور دوسرے پر تین اور مارے اور تیسرے پر چھ تو رمی پوری ہوگی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: جو شخص مریض ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو، وہ دوسرے کو حکم کر دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے اور اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے رمی کرے یعنی جب کہ خود رمی نہ کر چکا ہو اور اگر یوں کیا کہ ایک کنکری اپنی طرف سے ماری پھر ایک مریض کی طرف سے، یوہیں سات بار کیا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم رمی کر دی تو جائز نہ ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یوہیں بیہوش یا مجنون یا ناسمجھ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رمی کر دیں اور بہتر یہ ہے کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔^(۲) (منسک)

مسئلہ ۸: گن کراکیں کنکریاں لے گیا اور رمی کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ چار بچگی ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے جمرہ پر کی گئی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر سات سات اور اگر تین بچگی ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یاد وہوں جب بھی ہر جمرہ پر ایک ایک۔^(۳) (فتح القدیر)

(۳۰) رمی سے پہلے حلق جائز نہیں۔

(۳۱) گیارہویں بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلاً صحیح نہیں۔

(رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں)

(۳۲) رمی میں یہ چیزیں مکروہ ہیں:

① دسویں کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنا۔

② تیرہویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔

③ رمی میں بڑا پتھر مارنا۔

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیتہ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴.

② "لباب المناسک" و "المسلک المتقسط"، (باب رمی الجمار و احکامہ)، ص ۲۴۷.

③ "فتح القدیر"، کتاب الحج، باب الاحرام، ج ۲، ص ۳۹۱.

④ بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

⑤ مسجد کی کنکریاں مارنا۔

⑥ جمرہ کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں، جو قبول ہوتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی، ورنہ جمروں کے گرد پہاڑ ہو جاتے۔

⑦ ناپاک کنکریاں مارنا۔

⑧ سات سے زیادہ مارنا۔

⑨ رمی کے لیے جو جہت مذکور ہوئی اس کے خلاف کرنا۔⁽¹⁾

⑩ جمرہ سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کھڑا ہونا زیادہ کا مضائقہ نہیں۔

⑪ جمروں میں خلاف ترتیب کرنا۔

⑫ مارنے کے بدلے کنکری جمرہ کے پاس ڈال دینا۔

(مکہ معظمہ کو روانگی)

(۳۳) اخیر دن یعنی بارہویں خواہ تیرہویں کو جب منیٰ سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ چلو وادی محصب⁽²⁾ میں کہ جَنَّةُ الْمُعَلَّى کے قریب ہے، سواری سے اتر لویا بے اترے کچھ دیر ٹھہر کر دعا کرو اور افضل یہ ہے کہ عشا تک نمازیں یہیں پڑھو، ایک نیند لے کر مکہ معظمہ میں داخل ہو۔

(عمرے)

(۳۴) اب تیرہویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرو اپنے اور اپنے پیر، اُستاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پُر نُو رسید عالم

①..... شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی ذامتُ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "رفیق الحرمین" میں تحریر فرماتے ہیں: "لہذا بڑے شیطان کو مارتے وقت کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف اور منیٰ سیدھے ہاتھ کی طرف ہونا چاہئے باقی دونوں حُرموں کو مارتے وقت آپ کا منہ قبلہ کی جانب ہونا چاہئے۔"

②..... جنیۃ المَعَلَّى کہ مکہ معظمہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا پہاڑ اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے دہنے ہاتھ پر نالہ کے پیٹ سے جدا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے جنیۃ المَعَلَّى محصب میں داخل نہیں ۱۲۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب و اہلبیت و حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہو۔ معصوم کو کہ مکہ معظمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر ہے، جاؤ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آؤ اور طواف سعی حسب دستور کر کے حلق یا تقصیر کر لو عمرہ ہو گیا۔ جو حلق کر چکا اور مثلاً اسی دن دوسرا عمرہ لایا، وہ سر پر اُسترہ پھروالے کافی ہے۔ یو ہیں وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں۔

(۳۵) مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

(مقامات متبرکہ کی زیارت)

(۳۶) جَنَّةُ الْمَعْلَىٰ حاضر ہو کر اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔

(۳۷) مکان ولادت اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و مکان ولادت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جبل ثور و غار حرا و مسجد الجن و مسجد جبل ابی قیس و غیرہا مکانات متبرکہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

(۳۸) حضرت عبدالمطلب کی زیارت کریں اور ابوطالب کی قبر پر نہ جائیں۔ یو ہیں جدہ میں جو لوگوں نے حضرت

اُمنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار کئی سو ہاتھ کا بنا رکھا ہے وہاں بھی نہ جائیں کہ بے اصل ہے۔

(۳۹) علما کی خدمت سے برکت حاصل کرو۔

(کعبہ معظمہ کی داخلی)

(۴۰) کعبہ معظمہ کی داخلی کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ محرم میں عام داخلی ہوتی ہے مگر سخت کشمکش

رہتی ہے۔ کمزور مرد کا تو کام ہی نہیں، نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جرأت کی اجازت، نہ زبردست مرد اگر آپ ایذا سے بچ بھی گیا تو اوروں کو دھکے دیکر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں، نہ اس طرح کی حاضری میں کچھ ذوق ملے اور خاص داخلی بے لین دین میسر نہیں اور اس پر لینا بھی حرام اور دینا بھی حرام۔ حرام کے ذریعہ ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام ہو گیا، ان مفساد سے نجات نہ ملے تو حطیم کی حاضری غنیمت جانے، اوپر گزرا کہ وہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے۔

اور اگر شاید بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے صاف ٹھہر جائے کہ داخلی کے عوض کچھ نہ دیں گے، اس کے بعد یا قبل چاہے ہزاروں روپے دیدے تو کمال ادب ظاہر و باطن کی رعایت سے آنکھیں نیچی کیے گردن جھکائے، گناہوں پر شرماتے، جلال رب العزۃ سے لرزتے کانپتے بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہو اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا

فاصلہ رہے۔ وہاں دو رکعت نفل غیر وقتِ مکروہ میں پڑھے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر دیوار پر خسارہ اور مونہ رکھ کر حمد و ذرود و دعائیں کوشش کرے۔ یوہیں نگاہ نیچی کیے چاروں گوشوں پر جائے اور دعا کرے اور ستونوں سے چمٹے اور پھر اس دولت کے ملنے اور حج و زیارت کے قبول کی دعا کرے اور یوہیں آنکھیں نیچی کیے واپس آئے اوپر یا ادھر ادھر ہرگز نہ دیکھے اور بڑے فضل کی امید کرو کہ وہ فرماتا ہے: ﴿وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا﴾^(۱) ”جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امان میں ہے۔“
والحمد للہ۔

(حرمین شریفین کے تبرکات)

(۴۱) بچی ہوئی تبتی وغیرہ جو یہاں یا مدینہ طیبہ میں خدام دیتے ہیں، ہرگز نہ لے بلکہ اپنے پاس سے تبتی وہاں روشن کر کے باقی اٹھالے۔

مسئلہ ۱: غلاف کعبہ معظمہ جو سال بھر بعد بدلا جاتا ہے اور جو اوتارا گیا فقرا پر تقسیم کر دیا جاتا ہے، اس کو ان فقرا سے خرید سکتے ہیں اور جو غلاف چڑھا ہوا ہے اس میں سے لینا جائز نہیں بلکہ اگر کوئی ٹکڑا جدا ہو کر گر پڑے تو اسے بھی نہ لے اور لے تو کسی فقیر کو دیدے۔

مسئلہ ۲: کعبہ معظمہ میں خوشبو لگی ہو اسے بھی لینا جائز نہیں اور لی تو واپس کر دے اور خواہش ہو تو اپنے پاس سے خوشبو لے جا کر مَس کر لائے۔

(طواف رُخصت)

(۴۲) جب ارادہ رُخصت کا ہو طوافِ وداع بے رَمَل و سَعِي و اضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے۔ ہاں وقت رُخصت عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر نہیں، جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر یہ طواف واجب نہیں پھر بعد طواف بدستور دو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھے۔

مسئلہ ۱: سفر کا ارادہ تھا طواف رُخصت کر لیا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا، اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے کہ پچھلا کام طواف رہے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

① پ ۳، الانعام: ۹۷.

② ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴، وغیرہ.

مسئلہ ۲: مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طوافِ رخصت واجب نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک یہ نیت کر لی تو اب اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اس کے بعد نیت کی تو واجب ہو گیا اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: طوافِ رخصت میں نفس طواف کی نیت ضرور ہے، واجب و رخصت نیت میں ہونے کی حاجت نہیں، یہاں تک کہ اگر بہ نیت نفل کیا واجب ادا ہو گیا۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: حیض والی مکہ معظمہ سے جانے کے قبل پاک ہو گئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے یہ ضرور نہیں کہ واپس آئے اور واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا جب کہ میقات سے باہر نہ ہوئی تھی اور اگر جانے سے پہلے حیض ختم ہو گیا مگر نہ غسل کیا تھا، نہ نماز کا ایک وقت گزرا تھا تو اس پر بھی واپس آنا واجب نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: جو بغیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہو واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضرور نہیں بلکہ دم دیدے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے اور اس صورت میں دم واجب نہ ہوگا۔^(۵) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: طوافِ رخصت کے تین پھیرے چھوڑ گیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔^(۶) (عالمگیری)

(۲۳) طوافِ رخصت کے بعد زمزم پر آ کر اسی طرح پانی پیے، بدن پر ڈالے۔

(۲۴) پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو کر آستانہ پاک کو بوسہ دے اور قبولِ حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا

مانگے اور وہی دُعا جمع پڑھے یا یہ پڑھے:

السَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَيَرْجُو رَحْمَتَكَ .^(۷)

① "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۴.

② المرجع السابق.

③ "ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، ج ۳، ص ۶۲۲.

④ "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ج ۱، ص ۲۳۵.

⑤ المرجع السابق. و"ردالمحتار"، كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، ج ۳، ص ۶۲۲.

⑥ "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۶.

⑦ تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ ۱۲

(۳۵) پھر ملتزم پر آ کر غلاف کعبہ تمام کر اسی طرح چٹو، ذکر و درود دعا کی کثرت کرو۔ اس وقت یہ دعا پڑھو:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ اللَّهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنَا لِهَذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هَذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِي الْعُودَ إِلَيْهِ حَتَّى تَرْضَى بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ط. (1)

(۳۶) پھر حجرِ پاک کو بوسہ دو اور جو آنسو رکھتے ہو گراؤ اور یہ پڑھو:

يَا يَمِينِ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا أُوَدِّعُكَ هَذِهِ الشَّهَادَةَ لِتَشْهَدَ لِي بِهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْفِرْعِ الْأَكْبَرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى ذَلِكَ وَأَشْهَدُ مَلَائِكَتَكَ الْكَرَامَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ط. (1)

(۳۷) پھر اٹنے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے، اُس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بناتے مسجدِ کریم کے دروازہ سے بائیں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلو اور دعائے مذکور پڑھو اور اسکے لیے بہتر باب الحدورہ ہے۔

(۳۸) حیض و نفاس والی عورت دروازہ مسجد پر کھڑی ہو کر بے نگاہ حسرت دیکھے اور دعا کرتی پلے۔

(۳۹) پھر بقدر قدرت فقراے مکہ معظمہ پر تصدق کر کے متوجہ سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ ہو وباللہ التوفیق۔

①..... حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جس نے ہمیں ہدایت کی، اللہ (عزوجل) ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، الہی! جس طرح ہمیں تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ کر اور اس کی طرف پھروٹنا ہمیں نصیب کرنا تا کہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جا۔

اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہان کا اور اللہ (عزوجل) درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۲

②..... اے زمین میں اللہ (عزوجل) کے یقین! میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ (عزوجل) کی گواہی کافی ہے کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ (عزوجل) کے رسول ہیں۔

اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ تو اللہ (عزوجل) کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لیے اس کی شہادت دے گا، اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں، اللہ (عزوجل) درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۲

قرآن کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ (1)

”اور اللہ (عزوجل) کے لیے حج و عمرہ کو پورا کرو۔“

(حدیث ۱:) ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ صُحبی بن معبد تغلمی سے راوی، کہتے ہیں میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام

باندھا، امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تو نے اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ (2)

(حدیث ۲:) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

سنا، حج و عمرہ دونوں کو لیک میں ذکر فرماتے ہیں۔ (3)

(حدیث ۳:) امام احمد نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو

جمع فرمایا۔ (4)

مسئلہ ۱: قرآن کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی

طواف کے چار پھیرے نہ کیے تھے کہ حج کو شامل کر لیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اُس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کر لیا، خواہ طواف

قدوم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں۔ طواف قدوم سے پہلے اساءت ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دم واجب نہیں اور طواف

قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ توڑ دے اور دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ نہ توڑا جب بھی دم دینا واجب

ہے۔ (5) (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: قرآن کے لیے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوف عرفہ سے پہلے ہو، لہذا جس نے طواف کے چار

پھیروں سے پہلے وقوف کیا اُس کا قرآن باطل ہو گیا۔ (6) (فتح القدير)

① ۲، البقرہ: ۱۹۶.

② ”سنن أبي داود“، كتاب المناسك، باب في الاقران، الحديث: ۱۷۹۸، ص ۱۳۵۶.

③ ”صحيح مسلم“، كتاب الحج، باب في الافراد و القران، الحديث: ۲۹۹۵، ص ۸۸۴.

④ ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي طلحة، الحديث: ۱۶۳۴۶، ج ۵، ص ۵۰۸.

⑤ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۳.

⑥ ”فتح القدير“

مسئلہ ۳: سب سے افضل قرآن ہے پھر تمتع پھر افراد۔^(۱) (ردالمحتار وغیرہ) قرآن کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکور ہوا۔

مسئلہ ۴: قرآن کا احرام میقات سے پہلے بھی ہو سکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کیے جائیں، شوال سے پہلے افعال نہیں کر سکتے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۵: قرآن میں واجب ہے کہ پہلے سات پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے پھر سعی کرے، اب قرآن کا ایک جُز یعنی عمرہ پورا ہو گیا مگر ابھی حلق نہیں کر سکتا اور کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے جرمانہ میں دو دم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طوافِ قدم کرے اور چاہے تو ابھی سعی بھی کر لے، ورنہ طوافِ افاضہ کے بعد سعی کرے۔ اگر ابھی سعی کرے تو طوافِ قدم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رمل کرے اور دونوں طوافوں میں اضطباع بھی کرے۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶: ایک ساتھ دو طواف کیے پھر دو سعی جب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور دم لازم نہیں، خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدم کی نیت سے ہو یا دونوں میں سے کسی میں تعیین نہ کی یا اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی۔ بہر حال پہلا عمرہ کا ہوگا اور دوسرا طوافِ قدم۔^(۴) (درمختار، منک)

مسئلہ ۷: پہلے طواف میں اگر طوافِ حج کی نیت کی، جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے۔^(۵) (جوہرہ) عمرہ سے فارغ ہو کر بدستور محرم رہے اور تمام افعال بجالائے، دسویں کو حلق کے بعد پھر طوافِ افاضہ کے بعد جیسے حج کرنے والے کے لیے چیزیں حلال ہوتی ہیں اُس کے لیے بھی حلال ہوں گی۔

مسئلہ ۸: قارن پر دسویں کی رمی کے بعد قربانی واجب ہے اور یہ قربانی کسی جرمانہ میں نہیں بلکہ اس کا شکر یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ قارن کے لیے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔^(۶) (عالمگیری،

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۱، وغیرہ.

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۴.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۵، وغیرہ.

④ المرجع السابق. و"لباب المناسك" و"المسلك المتقسط"، (باب القران، فصل فی اداء القران)، ص ۲۶۲.

⑤ "الجوهرة النيرة"، کتاب الحج، باب القران، ص ۲۱۰.

⑥ الفتاوى الهندية، کتاب المناسك، الباب السابع فی القران والتمتع، ج ۱، ص ۲۳۸.

و"الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۶، وغیرہما.

(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اس قربانی کے لیے یہ ضرور ہے کہ حرم میں ہو، بیرون حرم نہیں ہو سکتی اور سنت یہ کہ منیٰ میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضرور ہے کہ رمی کے بعد ہو، رمی سے پہلے کرے گا تو دم لازم آئے گا اور اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔^(۱) (منک)

مسئلہ ۱۰: اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہو گیا تو اس کی وصیت کر جانا واجب ہے اور اگر وصیت نہ کی مگر وارثوں نے خود کر دی جب بھی صحیح ہے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۱۱: قارن کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اسباب کہ اُسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے۔ ان میں تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجہ کی نویں تک احرام باندھنے کے بعد رکھے، خواہ سات، آٹھ، نو، کورکھے یا اس کے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے، تینوں کا پے در پے رکھنا ضرور نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرہویں کے بعد رکھے، تیرہویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے۔ ان سات روزوں میں اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آ کر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضرور ہے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دم واجب ہوگا، دم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر دم دینے پر قادر نہیں تو سر موٹا کر یا بال کتر و احرام سے جدا ہو جائے اور دو دم واجب ہیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لیے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا، تو اب وہ روزے کافی نہیں لہذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی ہیں، خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی

① "لباب المناسک" و "المسلک المتقسط"، (باب القران، فصل فی ہدی القارن و المتمتع)، ص ۲۶۳.

② "لباب المناسک" و "المسلک المتقسط"، (باب القران، فصل فی ہدی القارن و المتمتع)، ص ۲۶۳.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السابع فی قران و المتمتع، ج ۱، ص ۲۳۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۶.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۸.

یا بعد میں۔ یوہیں اگر قربانی کے دنوں میں سر نہ موٹا یا تو اگر چہ حلق سے پہلے جانور پر قادر ہو وہ روزے کافی ہیں۔ (1)
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: قارن نے طوافِ عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقف عرفہ کیا تو وہ طواف جاتا رہا اور چار پھیرے کے بعد وقف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طوافِ قدم یا نفل کی نیت سے کیے، لہذا یومِ النحر میں طوافِ زیارت سے پہلے اُس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اُس نے عمرہ توڑ ڈالا، لہذا ایک دم واجب ہوا اور وہ قربانی کہ شکر کے لیے واجب تھی ساقط ہو گئی اور اب قارن نہ رہا اور ایام تشریق کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ (2) (درمختار)

تمتع کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ رَاعِلْمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۗ﴾ (3)

”جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا، اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد، یہ دس پورے ہیں۔ یہ اُس کے لیے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) کا عذاب سخت ہے۔“

تمتع اُسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینے میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ نہ کیا، صرف چار پھیرے کیے پھر حج کا احرام باندھا۔

مسئلہ ۱: تمتع کے لیے یہ شرط نہیں کہ میقات سے احرام باندھے اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے، اگرچہ بلا احرام میقات سے گزرنا گناہ اور دم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یوہیں تمتع کے لیے یہ شرط نہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں، البتہ یہ ضروری ہے کہ

①..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۸.

②..... ”الدرالمختار“، کتاب الحج، باب القران، ج ۳، ص ۶۳۹.

③..... پ ۲، البقرہ: ۱۹۶.

عمرہ کے تمام افعال یا اکثر طواف حج کے مہینے میں ہو، مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کیے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کر لیے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے اور شوال میں تین باقی تو یہ تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا اسی سال تمتع کر لے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا، دوسرے سال عمرہ پھر حج کیا تو تمتع ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

(تمتع کے شرائط)

تمتع کی دس شرطیں ہیں:

- ① حج کے مہینے میں پورا طواف کرنا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے۔
- ② عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہونا۔
- ③ حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔
- ④ عمرہ فاسد نہ کیا ہو۔
- ⑤ حج فاسد نہ کیا ہو۔
- ⑥ امام صحیح نہ کیا ہو۔ امام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو، لہذا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آ کر حج کیا تو تمتع نہ ہو اور اگر عمرہ کرنے سے پیشتر گیا یا عمرہ کر کے بغیر حلق کیے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو تمتع ہے۔ یوہیں اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی امام صحیح نہیں، لہذا اگر واپس آ کر حج کرے گا تو تمتع ہوگا۔

⑦ حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔

⑧ مکہ معظمہ میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، لہذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور دو ایک مہینے کا ہو تو ہے۔

⑨ مکہ معظمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو بے احرام کے نہ ہو، نہ ایسا ہو کہ احرام ہے مگر چار پھیرے طواف کے اس مہینے

①..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۰۔

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السابع فی القرآن و التمتع، ج ۱، ص ۲۴۰۔

سے پہلے کر چکا ہے، ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہو سکتا ہے۔

⑩ میقات سے باہر کارہنے والا ہو۔ مکہ کارہنے والا تمتع نہیں کر سکتا۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲: تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا، دوسری یہ کہ نہ لائے۔ جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے، مکہ معظمہ میں آ کر طواف وسعی کرے اور سر مونڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی سنگِ اَسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے مگر اس کے لیے طوافِ قدم نہیں اور طوافِ زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طوافِ نفل میں رَمَل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طوافِ قدم کر لیا ہے (اگرچہ اس کے لیے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طوافِ زیارت میں رَمَل نہیں، خواہ طوافِ قدم میں رَمَل کیا ہو یا نہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں، عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں۔ اُسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ مونڈائے بدستور محرم رہے۔

یو ہیں مکہ معظمہ ہی میں رہنا اُسے ضرور نہیں، چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے، اگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو محل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے۔ یہ اُس صورت میں ہے، جب کہ کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہو اور اگر احرام باندھنے کے لیے حرم سے باہر گیا تو اُس پر دم واجب ہے مگر جب کہ وقوف سے پہلے مکہ میں آ گیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر یہ کہ حطیم شریف میں ہو۔ یو ہیں آٹھویں کو احرام باندھنا ضرور نہیں، نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے۔ تمتع کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شکرانہ میں قربانی کرے، اس کے بعد سر مونڈائے۔ اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھے جو قرآن والے کے لیے ہیں۔⁽²⁾ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

①..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۰، ۶۴۳.

②..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب التمتع، ص ۲۱۲-۲۱۳.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السابع فی القرآن و التمتع، ج ۱، ص ۲۳۸-۲۳۹.

مسئلہ ۳: اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے ہانکنا افضل ہے۔ ہاں اگر پیچھے سے ہانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اُس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے، اور ہار ڈالنا جھول ڈالنے سے بہتر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دہنی یا بائیں جانب خفیف سا شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے، اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی مُحْرَم رہے جب تک قربانی نہ کر لے۔ اُسے سر موٹا انا جائز نہیں جب تک قربانی نہ کر لے ورنہ دم لازم آئے گا پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لیے بتائے گئے کہ جانور نہ لایا تھا اور دسویں تاریخ کو رمی کر کے سر موٹا لے اب دونوں احرام سے ایک ساتھ فارغ ہو گیا۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴: جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو جرمانہ مثل مُفْرَد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو جرمانہ قارِن کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو بہر حال قارِن کی مثل ہے۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میقات کے اندر والوں کے لیے قرآنِ تَمَتُّع نہیں، اگر کریں تو دم دیں۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶: جو جانور لایا ہے اُسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگر چہ نادار ہو۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷: جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کر کے گھر چلا آیا تو یہ المام صحیح ہے اس کا تمتع جاتا رہا، اب حج کرے گا تو مُفْرَد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کر کے گھر واپس آیا پھر مُحْرَم رہا اور حج کو گیا تو یہ المام صحیح نہیں، لہذا اس کا تمتع باقی ہے۔ یوہیں اگر گھر نہ آیا عمرہ کر کے کہیں اور چلا گیا تو تمتع نہ گیا۔⁽⁵⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: تمتع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو اس کی قضا دے اور جرمانہ میں دم اور تمتع کی قربانی اُس کے ذمہ نہیں کہ تمتع رہا ہی نہیں۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۹: تمتع کے لیے یہ ضرور نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک اپنی طرف

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۵.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۵.

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۶.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۸.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۴۸، وغیرہ.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب التمتع، ج ۳، ص ۶۵۰.

سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اُسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتع کی اجازت دیدی تو کر سکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔⁽¹⁾ (منک)

مسئلہ ۱۰: حج کے مہینے میں عمرہ کیا مگر اُسے فاسد کر دیا پھر گھر واپس گیا پھر آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو یہ تمتع ہو گیا اور اگر مکہ ہی میں رہ گیا یا مکہ سے چلا گیا مگر میقات کے اندر رہا یا میقات سے بھی باہر ہو گیا مگر گھر نہ گیا اور آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج بھی کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔⁽²⁾ (جوہرہ)

جرم اور ان کے کفارے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ط وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعْمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدِيًّا بَلِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَالِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ط عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ط وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۝ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا ذُمتُمْ حُرْمًا ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝﴾⁽³⁾

”اے ایمان والو! احرام کی حالت میں شکار نہ کرو اور جو تم میں سے قصداً جانور کو قتل کرے گا تو بدلہ دے مثل اُس جانور کے جو قتل ہوا، تم میں سے دو عادل جو حکم کریں وہ بدلا قربانی ہوگی۔ جو کعبہ کو جائے یا کفارہ مسکین کا کھانا یا اس کے برابر روزے تاکہ اپنے کیے کا وبال چکھے۔ اللہ (عزوجل) نے اسے معاف فرما دیا، جو پیشتر ہو چکا اور جو پھر کرے گا تو اللہ (عزوجل) اس سے بدلا لے گا اور اللہ (عزوجل) غالب بدلا لینے والا ہے۔ دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے لیے حلال کیا گیا، تمہارے اور مسافروں کے برتنے کے لیے اور خشکی کا شکار تم پر حرام ہے، جب تک تم محرم ہو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو جس کی طرف تم اٹھائے جاؤ گے۔“ اور فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۝﴾⁽⁴⁾

① ”المسلك المتقسط“، (باب التمتع، فصل ولا يشترط الصحة التمتع إحرام العمرة من الميقات)، ص ۲۸۶.

② ”الجوهرة النيرة“، كتاب الحج، باب التمتع، ص ۲۱۶.

③ پ ۷، المائدہ: ۹۵-۹۶. ④ پ ۲، البقرہ: ۱۹۶.

”جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور سر مونڈا لے) تو فدیہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی۔“

صحیحین وغیرہما میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور یہ مُحرم تھے اور ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جُونیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، ارشاد فرمایا: کیا یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ”سر مونڈا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دیدو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔“ (1)

تنبیہ: مُحرم اگر بالقصد بلا عذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا، لہذا اس صورت میں تو بہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک تو بہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے، یاد سے ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا معلوم نہ ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، نشہ یا بے ہوشی میں یا ہوش میں، اُس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اُس کے حکم سے کیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں دَم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور انہیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد انگریزی روپے سے ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنہ بھر گیہوں کہ نوارو پے کے سیر سے پونے دو سیر اٹھنی بھراو پر ہوئے یا اس کے دُونے جو یا کھجور یا ان کی قیمت۔

مسئلہ ۱: جہاں دَم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جُؤوں کی سخت ایذا کے باعث ہوگا تو اُسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہوگا کہ دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دیدے یا تین یا سات مسکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مسکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں، نہ اس لیے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جرم کرو اور کہو کہ کفارہ دیدیں گے، دینا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکم الہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ ۲: جہاں ایک دَم یا صدقہ ہے، قارن پر دو ہیں۔ (2) (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: کفارہ کی قربانی یا قارن و متمتع کے شکرانہ کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی۔ غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی، ہاں جرم

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جواز حلق الرأس... إلخ، الحدیث: ۲۸۸۱، ص ۸۷۴.

② ”الهدایة“، کتاب الحج، باب الجنایات، فصل فی جزاء الصید، ج ۱، ص ۱۷۱.

غیر اختیاری میں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو ادا ہو گیا۔^(۱) (عالمگیری)
مسئلہ ۴: شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی صرف محتاجوں کا حق ہے۔
مسئلہ ۵: اگر کفارے کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کر لے اور یہ بھی نیت کہ فلاں کفارہ کا روزہ ہے، مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہو اور پے در پے ہونا یا حرم میں یا احرام میں رکھنا ضرور نہیں۔^(۲) (منک) اب احکام سینے:

(۱) خوشبو اور تیل لگانا

مسئلہ ۶: خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، مونہ، ران، پنڈلی کو پورا سان دیا اگرچہ خوشبو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: کپڑے یا پچھونے پر خوشبو ملنی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی، زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، جمیلی، بیلی، جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگرچہ محرم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی، احرام کے بعد پھیل کر اور اعضا کو لگی تو کفارہ نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: محرم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلاہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جب کہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلاہوا کپڑا پہنایا تو گنہگار ہو اور جس کو لگائی یا پہنایا اس پر کفارہ

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۴.

② "المسئلک المتقسط"، (باب فی جزاء الجنایات و کفاراتہا، فصل فی احکام الصیام فی باب الاحرام)، ص ۴۰۱-۴۰۳.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۰-۲۴۱.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

⑤ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۳.

⑥ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۳.

واجب ہے۔ (1) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضا پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی جرم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لیے الگ الگ کفارہ ہے، خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضو کامل کی قدر بدن کو لگی تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں مثلاً سنگِ اَسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے اگر بحالتِ احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی تو دم دے اور تھوڑی سی تو صدقہ۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: خوشبودار سُرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے، اس سے زیادہ میں دم اور جس سُرمہ میں خوشبو نہ ہو اُس کے استعمال میں حرج نہیں، جب کہ بضرورت ہو اور بلا ضرورت مکروہ۔ (5) (منسک، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الاچھی، دارچینی اتنی کھائی کہ مونہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (6) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہو گئی تو کچھ نہیں، ورنہ اگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔ (7) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۳، وغیرہ.

② ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۴.

③ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۴.

④ ”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

⑤ المرجع السابق. و ”لباب المناسک“ و ”المسلك المتقسط“، (باب الجنایات، فصل فی الکحل المطیب)، ص ۳۱۴.

⑥ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۴.

⑦ ”الفتاویٰ الہندیہ“ کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

و ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۶.

مسئلہ ۱۷: پینے کی چیز میں خوشبو ملائی، اگر خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو دم ہے، ورنہ صدقہ۔ (۱)
(ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچی خوشبو ملائی جاتی ہے اور توام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مُشک وغیرہ ملاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۹: خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے، کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔

مسئلہ ۲۰: اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سُلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور سُلگا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم اور نہ بے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔ (۲) (عالمگیری، منسک)

مسئلہ ۲۱: سر پر منہدی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دو دم اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور ایک صدقہ اور عورت پر بہر حال ایک دم، چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے اور سر پر وسمہ پتلا پتلا لگایا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔ (۳)
(جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: داڑھی میں منہدی لگائی جب بھی دم واجب ہے، پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دم دے، مرد ہو یا عورت اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے، ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔ (۴) (جوہرہ، ردالمحتار وغیرہما)

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۴، وغیرہ.

② ”الفتاویٰ الہندیۃ“ کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

و ”لباب المناسک“، (باب الجنایات، فصل فی تطییب الثوب... إلخ)، ص ۳۲۱.

③ ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۲۱۷.

و ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

④ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۴، وغیرہما.

مسئلہ ۲۳: عطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو دم ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عطر فروش کی دکان پر خوشبو سوگنھنے کے لیے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: چادر یا تہبند کے کنارہ میں مشک، عنبر، زعفران باندھا اگر زیادہ ہے اور چار پہر گزرے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: خوشبو استعمال کرنے میں بقصد یا بلا قصد ہونا، یاد کر کے یا بھولے سے ہونا، مجبوراً یا خوشی سے ہونا، مرد و عورت دونوں کے لیے سب کا یکساں حکم ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: خوشبو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دُور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے، اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے دُھل جائے تو یوہیں کرے۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۲۹: روغن جمیلی وغیرہ خوشبو دار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: تیل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو، البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہیں، ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دواء

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۲.

③..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۴.

④..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

⑤..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱-۲۴۲.

⑥..... "باب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (کتاب الحج، باب الجنایات، فصل لا یشرط بقاء الطیب)، ص ۳۱۹.

⑦..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۰.

⑧..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۵.

استعمال کیا ہو، یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو، اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکا لیا ہو تو کچھ نہیں۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳۲: زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا، اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہو اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دوسرے کفارے واجب ہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دم دے اور اس سے کم تو صدقہ، اگر چہ فوراً اتار ڈالا۔⁽³⁾ (منک، عالمگیری)

(۲) سلعے کپڑے پہننا

مسئلہ ۱: مَحْرَم نے سِلا کپڑا چار پہر⁽⁴⁾ کامل پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگر چہ تھوڑی دیر پہنا اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے، جب کہ یہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر مثلاً ایک دن بلا عذر تھا، دوسرے دن بعدزریا بالعکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲: اگر دن میں پہنارات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا، باز آنے کی نیت سے نہ اتارا تو ایک کفارہ ہے اور توبہ کی نیت سے اتارا تو ہر بار میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ یوہیں کسی ایک دن گرتا پہناتا اور اتار ڈالا پھر پا جامہ پہنا اسے بھی اتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، درمختار)

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۰۶.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۱.

③ "لباب المناسک"، (باب الجنایات، فصل فی تطیب الثوب اذا كان الطیب فی ثوبہ شبراً فی شبہ)، ص ۳۲۰.

④ چار پہر سے مراد ایک دن یا ایک رات کی مقدار ہے، مثلاً طلوع آفتاب سے غروب آفتاب یا غروب آفتاب سے طلوع آفتاب یا دو پہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دو پہر تک۔ (حاشیہ "انور البشارۃ". "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱۰، ص ۷۰۷).

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲، وغیرہ.

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۰۷.

مسئلہ ۳: بیماری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیماری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیماری یقیناً جاتی رہی اور نہ اُتارنا تو یہ دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیماری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیماری معاً شروع ہوگئی اور اُس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: باری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لیے، دوسرے دن اُتار ڈالے تیسرے دن پھر پہنے، تو جب تک یہ بخار آئے ایک ہی جرم ہے۔^(۲) (منک)

مسئلہ ۵: اگر سلا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اُتارنا نہیں، دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا کفارہ واجب ہے۔ یو ہیں اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا نہ اُتارنا تو یہ جرم ہے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶: بیماری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے اور بلاغذ سب کپڑے پہنے تو ایک جرم اختیاری ہے یعنی چار پہر پہنے تو دونوں صورتوں میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اُس نے دو پہنے تو اگر اسی موضع ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گنہگار ہوا۔ مثلاً ایک گرتے کی ضرورت تھی، دو پہن لیے یا ٹوپی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اُس نے گرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں، عمامہ کا غیر اختیاری اور گرتے کا اختیاری۔ خلاصہ یہ کہ موضع ضرورت میں زیادتی کی تو ایک جرم ہے اور موضع ضرورت کے علاوہ اور جگہ بھی پہنا تو دو۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لیے تو ایک جرم ہے، دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔^(۵) (منک)

مسئلہ ۸: دشمن کی وجہ سے کپڑے پہنے، ہتھیار باندھے اور وہ بھاگا اس نے اُتار ڈالے وہ پھر آگیا، اس نے پھر پہنے تو یہ ایک ہی جرم ہے۔ یو ہیں دن میں دشمن سے لڑنا پڑتا ہے یہ دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں اُتار ڈالتا ہے تو یہ ہر روز کا

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۸.

② "لباب المناسک" و "المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط"، (باب الجنایات)، ص ۳۰۳.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۸.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الأول، ج ۱، ص ۲۴۲-۲۴۳، وغیرہ.

⑤ "لباب المناسک"، (باب الجنایات)، ص ۳۰۲-۳۰۳.

باندھنا ایک ہی جرم ہے جب تک عذر باقی ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: مُحْرَم نے دوسرے مُحْرَم کو سلا ہوا یا خوشبودار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مرد یا عورت نے مونھ کی نکلی ساری یا چہارم چھپائی یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہریا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: مُحْرَم نے سر پر کپڑے کی گٹھری رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گٹھری یا تختہ یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھ لیا تو نہیں اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، منک)

مسئلہ ۱۲: سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصداً پہنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال وہی حکم ہے۔ یوہیں سراور مونھ چھپانے میں، یہاں تک کہ مُحْرَم نے سوتے میں سر یا مونھ چھپا لیا تو کفارہ واجب ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں۔ یوہیں ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ و گناہ ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادتاً پہنا جاتا ہے، ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا پا جامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا پاؤں پانچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ یوہیں انگرکھا پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا، آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سلے کپڑے ڈال لیے تو کچھ نہیں۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: جوتے نہ ہوں تو موزے کو وہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کاٹے ہوئے

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۳.

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲.

③..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲، وغیرہ.

④..... المرجع السابق. و"لباب المناسک" و"المسلک المتقسط"، (باب الجنایات)، ص ۳۰۸.

⑤..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲.

⑥..... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۹.

⑦..... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۶.

و"الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۲۴۲.

پہن لیا تو پورے چار پہر پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔⁽¹⁾ (منک)

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے پہننا جائز نہیں کہ وہ اُس جوتے کو چھپاتے ہیں، پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

(۳) بال دُور کرنا

مسئلہ ۱: سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طرح دُور کیے تو دم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چند لاکھ یا داڑھی میں کم بال ہیں، تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کُل میں دم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔⁽²⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ اگرچہ نصف یا زیادہ ہو۔ یہی حکم زیرِ ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے، جب بھی ایک ہی دم ہے۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: پورا سر چند جلسوں میں مونڈایا، تو ایک ہی دم واجب ہے مگر جب کہ پہلے کچھ حصہ مونڈا کر اُس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسہ میں مونڈایا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یوں دونوں بغلیں دو جلسوں میں مونڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: سر مونڈایا اور دم دیدیا پھر اسی جلسہ میں داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دم دے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈائے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

① "لباب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل في لبس الخفين)، ص ۳۰۹-۳۱۰.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۹.

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۹.

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۹-۶۶۱.

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳.

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الثامن في الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳.

مسئلہ ۶: سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیر ناف کے سوا باقی اعضا کے مونڈانے میں صرف صدقہ ہے۔ (1)

(ردالمحتار)

مسئلہ ۷: مونچھ اگرچہ پوری مونڈائے یا کتروائے صدقہ ہے۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے، وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گرے، اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی ناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا۔ (3) (عالمگیری)

(ردالمحتار)

مسئلہ ۹: اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ (4) (منک)

مسئلہ ۱۰: محرم نے دوسرے محرم کا سر مونڈا اس پر بھی صدقہ ہے، خواہ اُس نے اُسے حکم دیا ہو یا نہیں، خوشی سے مونڈا یا ہو یا مجبور ہو کر اور غیر محرم کا مونڈا تو کچھ خیرات کر دے۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: غیر محرم نے محرم کا سر مونڈا اُس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ اور وہ محرم اس مونڈنے والے سے اپنے کفارہ کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر کی مونچھیں لیں یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ صدقہ کھلا دے۔ (6) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مونڈنا، کترنا، مونچنے سے لینا یا کسی چیز سے بال اُڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔ (7) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: عورت پورے یا چہارم سر کے بال ایک پورے برابر کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔ (8) (منک)

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۰.

② ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۶۶۹.

③ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳.

و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ص ۶۷۰.

④ ”لباب المناسک“، (باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر)، ص ۳۲۸.

⑤ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳.

⑥ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۳.

⑦ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۰، وغیرہ.

⑧ ”لباب المناسک“ و ”المسلك المتقسط“، (باب الجنایات، فصل فی حکم التقصیر)، ص ۳۲۷.

- مسئلہ ۱۴: بال مونڈا کر چھپنے لیے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔^(۱) (درمختار)
- مسئلہ ۱۵: آنکھ میں بال نکل آئے تو اُن کے اوکھاڑنے میں صدقہ نہیں۔^(۲) (منک)

(۴) ناخن کترنا

مسئلہ ۱: ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک دم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ، یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے یا دم دے اور اگر ایک ہاتھ یا پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دم۔^(۳) (عالمگیری)

- مسئلہ ۲: کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ اُس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)
- مسئلہ ۳: ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چہارم سر مونڈا یا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک دم یعنی تین دم واجب ہیں۔^(۵) (عالمگیری)
- مسئلہ ۴: حُرْم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے بال مونڈنے کا ہے۔^(۶) (منک)
- مسئلہ ۵: چاقو اور ناخن گیر سے تراشنا اور دانت سے کھٹکنا سب کا ایک حکم ہے۔

(۵) بوس و کنار وغیرہ

مسئلہ ۱: مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مَس کرنے میں دم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۵۹.

② "لباب المناسک"، (باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعن)، ص ۳۲۸.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۲۴۴.

④ المرجع السابق.

⑤ المرجع السابق.

⑥ "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل فی قلم الاظفار)، ص ۳۳۲.

بلا شہوت میں کچھ نہیں۔ یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دم دے۔⁽²⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۳: اندام نہانی پر نگاہ کرنے سے کچھ نہیں اگرچہ انزال ہو جائے اگرچہ بار بار نگاہ کی ہو۔ یوہیں خیال جمانے

سے۔⁽³⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جلق⁽⁴⁾ سے انزال ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

(۶) جماع

مسئلہ ۱: وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا۔ اُسے حج کی طرح پورا کر کے دم دے اور سال آئندہ ہی

میں اس کی قضا کر لے۔ عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور اگر اس بلا میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو

مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲: وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو دم اور

بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ طواف سے مراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قصد اجماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا اکراہ کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴: وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچہ نے وطی کی جس کا مثل جماع کرتا ہے یا مجنون نے تو حج فاسد ہو جائے

گا۔ یوہیں مرد نے مشتبہ لڑکی یا مجنونہ سے وطی کی حج فاسد ہو گیا مگر بچہ اور مجنون پر نہ دم واجب ہے، نہ قضا۔⁽⁹⁾

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۷.

② "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ص ۲۲۰.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۲۴۴.

④ یعنی مشت زنی۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۲۴۴.

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۲۴۴.

⑦ المرجع السابق ص ۲۴۵.

⑧ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۲۴۴.

⑨ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۲.

(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: وقوفِ عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دم واجب ہے اور دو مختلف مجلسوں میں تو دو دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دم واجب ہے، چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: وقوفِ عرفہ کے بعد سر موٹانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور دو مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جانور یا مردہ یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا تو حج فاسد نہ ہوگا، انزال ہو یا نہیں مگر انزال ہوا تو دم لازم۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: عورت نے جانور سے وطی کرائی یا کسی آدمی یا جانور کا کٹا ہوا آلہ اندر رکھ لیا حج فاسد ہو گیا۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا، دم دے اور عمرہ کی قضا اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۰: عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجلس میں جماع کیا تو ہر بار دم واجب اور طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی دم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: قرآن والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام افعال بجائے اور دو دم دے اور سال آئندہ حج و عمرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۲۴۵.

② المرجع السابق. و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۵.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۲.

④ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۳.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۶.

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۲۴۵.

فاسد نہ ہوا، حج فاسد ہو گیا دو دم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا، نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قرآن کی قربانی۔⁽¹⁾ (منک)

مسئلہ ۱۲: جماع سے احرام نہیں جاتا وہ بدستور محرم ہے اور جو چیزیں محرم کے لیے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اُس نے فاسد کر دیا، اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

(۷) طواف میں غلطیاں

مسئلہ ۱: طواف فرض گُل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت یا حیض و نفاس میں کیا تو بدنہ ہے اور بے وضو کیا تو دم اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب، اگر مکہ سے چلا گیا ہو تو واپس آ کر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو مگر بارہویں تاریخ تک اگر کامل طور پر اعادہ کر لیا تو جرمانہ ساقط اور بارہویں کے بعد کیا تو دم لازم، بدنہ ساقط۔ لہذا اگر طواف فرض بارہویں کے بعد کیا ہے تو دم⁽⁴⁾ ساقط نہ ہوگا کہ بارہویں تو گزر گئی اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا تو اعادہ مستحب پھر اعادہ سے دم ساقط ہو گیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔⁽⁵⁾ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲: چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور جنابت میں کیا تو دم پھر اگر بارہویں تک اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

① "باب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات)، ص ۳۳۸.

② "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۳.

③ المرجع السابق.

④ بہار شریعت کے نسخوں میں اس جگہ "دم" کے بجائے "بدنہ" لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "طواف فرض بارہویں کے بعد کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا"، ایسا ہی فتاویٰ عالمگیری میں ہے، اسی وجہ سے ہم نے لفظ "دم" کر دیا ہے۔ لہذا جن کے پاس بہار شریعت کے دیگر نسخے ہیں ان کو چاہیے کہ لفظ "بدنہ" کو قلم زد کر کے اس جگہ پر لفظ "دم" لکھ لیں۔

⑤ "الجوهرة النيرة"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ص ۲۲۱.

و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۵.

⑥ "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۶.

مسئلہ ۳: طوافِ فرض گُل یا اکثر بلاغذرجل کرنے کیا بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلانی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے یا اُلٹا طواف کیا یا حطیم کے اندر سے طواف میں گزرا یا بارہویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دم دے اور صحیح طور پر اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بغیر اعادہ کیے چلا آیا تو بکری یا اُس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: جنابت میں طواف کر کے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس نہ آیا بلکہ بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے اور بے وضو کیا تھا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ کہ وہیں سے بکری یا قیمت بھیج دے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: طوافِ فرض چار پھیرے کر کے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو دم واجب، اگر خود نہ آیا بھیج دیا تو کافی ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: فرض کے سوا کوئی اور طواف گُل یا اکثر جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کر لے، کفارہ ساقط ہو جائے گا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: طوافِ رخصت گُل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ اور طوافِ قدم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر بُرا کیا اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں بلکہ اُس کا ادا کرنا لازم ہے۔^(۵) (منسک)

مسئلہ ۸: قارن نے طوافِ قدم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئی تو دم واجب اور طوافِ فرض میں رَمَل و سَعی کر لے۔^(۶) (منسک)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۷.

و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۲.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۵، ۲۴۶.

③ المرجع السابق. ④ المرجع السابق.

⑤ "باب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل فی الجنایة فی طواف الصدر)، ص ۳۵۰-۳۵۳.

⑥ المرجع السابق، ص ۳۵۳.

مسئلہ ۹: نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا اور بارہویں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا، اب تیرہویں کو طوافِ رخصت باطہارت کیا تو یہ طوافِ رخصت طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا اور طوافِ رخصت کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دم لازم اور اگر بارہویں کو طوافِ رخصت کیا ہے تو یہ طوافِ فرض کے قائم مقام ہوگا اور چونکہ طوافِ رخصت نہ کیا، لہذا ایک دم لازم اور اگر طوافِ رخصت دوبارہ کر لیا تو یہ دم بھی ساقط ہو گیا اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور یہ با وضو تو ایک دم اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت جنابت میں تو دو دم۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: طوافِ فرض کے تین پھیرے کیے اور طوافِ رخصت پورا کیا تو اس میں کے چار پھیرے اس میں محسوب ہو جائیں گے اور دو دم لازم، ایک طوافِ فرض میں دیر کرنے، دوسرا طوافِ رخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا۔ اور اگر ہر ایک کے تین تین پھیرے کیے تو کل فرض میں شمار ہوں گے اور دو دم واجب۔^(۳) (عالمگیری) اس مسئلہ میں فروع کثیرہ ہیں بخوفِ تطویل ذکر نہ کیے۔

(۸) سعی میں غلطیاں

مسئلہ ۱: سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑ دیے یا سواری پر کیے تو دم دے اور حج ہو گیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کر لیا تو دم و صدقہ ساقط اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے۔ یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ عذر صحیح سے ترک کر سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲: طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دم دے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۳: جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں۔^(۶) (درمختار)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۶، وغیرہ.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۶.

③ المرجع السابق.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۷.

و"ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۵.

⑤ "الدرالمختار" کتاب الحج، باب فی سعی بین الصفا والمروة، ج ۳، ص ۵۸۷.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۱.

مسئلہ ۴: سعی میں احرام یا زمانہ حج شرط نہیں، نہ کی ہو تو جب چاہے کر لے ادا ہو جائے گی۔ (1) (جوہرہ)

(۹) وقوف عرفہ میں غلطی

مسئلہ ۱: جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو ساقط ہو گیا اور غروب کے بعد واپس ہوا تو نہیں اور عرفات سے چلا آنا خواہ با اختیار ہو یا بلا اختیار ہو مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا دونوں صورت میں دم ہے۔ (2) (عالمگیری، جوہرہ)

(۱۰) وقوف مُزدلفہ

مسئلہ ۱: دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دم دے۔ ہاں کمزور یا عورت بخوف ازدحام وقوف ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔ (3) (جوہرہ)

(۱۱) رمی کی غلطیاں

مسئلہ ۱: کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں یا اور دنوں کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کی تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (4) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

① ”الجوهرة النيرة“، كتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ص ۲۲۲.

② ”الفتاویٰ الہندیة“، كتاب المناسك، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۷.

و ”الجوهرة النيرة“، ، كتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ص ۲۲۲.

③ ”الجوهرة النيرة“، كتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ص ۲۲۳.

④ ”الفتاویٰ الہندیة“، كتاب المناسك، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۲۴۷.

و ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۶.

(۱۲) قربانی اور حلق میں غلطی

- مسئلہ ۱:** حرم میں حلق نہ کیا، حدود حرم سے باہر کیا یا بارہویں کے بعد کیا یا رَمی سے پہلے کیا یا قارن و مُتَمَتِّع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے رَمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے۔^(۱) (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ ۲:** عمرہ کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضرور ہے، اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دَم ہے مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔^(۲) (درمختار)
- مسئلہ ۳:** حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سر مونڈا یا تو دو دَم ہیں، ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔^(۳) (ردالمحتار)

(۱۳) شکار کرنا

- مسئلہ ۱:** خشکی کا وحشی جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا، یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اُس کے کھانے میں مُضطر ہو۔ یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حسابوں جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اُس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتا دیا جب بھی کافی ہے۔^(۴) (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ ۲:** پانی کے جانور کو شکار کرنا جائز ہے، پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔^(۵) (منسک)
- مسئلہ ۳:** شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس سے بھیڑ بکری وغیرہ اگر خرید سکتا ہے تو خرید کر حرم میں ذبح کر کے فقرا کو تقسیم کر دے یا اُس کا غلہ خرید کر مساکین پر صدقہ کر دے، اتنا اتنا کہ ہر مسکین کو صدقہ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے غلہ میں جتنے صدقے ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر کچھ غلہ بچ جائے جو پورا صدقہ نہیں تو

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۶، وغیرہ.

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۶.

③ "ردالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۶.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۶۶، وغیرہ.

⑤ "لباب المناسک"، (باب الجنایات، فصل فی ترک الواجبات بعد)، ص ۳۶۰.

اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دیدے یا اس کی عوض ایک روزہ رکھے اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے کہ اتنے کا غلہ خرید کر ایک مسکین کو دیدے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔⁽¹⁾ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۴: کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھالیا تو اتنے کا تاوان دے اور اگر اس کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یوں تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو باہر ذبح کیا اور اُس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا غلہ خریداجاتا تو ادا ہو گیا۔⁽²⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: کفارہ کا جانور چوری گیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو ناکافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری گیا تو ادا ہو گیا۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: قیمت کا غلہ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار دینا ضروری ہے کم و بیش دے گا تو ادا نہ ہوگا۔ کم دیا تو کل نفل صدقہ ہے اور زیادہ زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پورا صدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقہ دے سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دیدے۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷: حُرْم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مُردار ہے ذبح کرنے کے بعد اُسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تھا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔⁽⁵⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۸: جتنی قیمت اُس شکار کی تجویز ہوئی اُس کا جانور خرید کر ذبح کیا اور قیمت میں سے بچ رہا تو بقیہ کا غلہ خرید کر تصدق کرے یا ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے یا کچھ روزے رکھے کچھ صدقہ دے سب جائز ہے۔ یوں اگر وہ قیمت دو جانوروں کے خریدنے کے لائق ہے تو چاہے دو جانور ذبح کرے یا ایک ذبح اور ایک کے بدلے کا صدقہ دے یا روزے رکھے ہر

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۸، وغیرہما.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق ص ۲۴۸ و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۱-۶۸۳.

⑤ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، ص ۲۲۸.

طرح اختیار ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: احرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے، حرم کی وجہ سے دوہرا کفارہ واجب نہ ہوگا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو حرم کے لیے ہے مگر اس میں روزہ کافی نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو خشکی میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ لہذا مرغابی اور وحشی بط کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھی خشکی میں رہتا ہو۔ گھریلو جانور جیسے گائے، بھینس، بکری اگر جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگل ہی کا جانور شمار کیا جائے گا، اگر پلاؤ ہرن شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑ لایا یا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کے شکار کرنے کا بھی وہی حکم ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری، جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں ہے اگرچہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد کی ہو مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: سکھایا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بے سکھائے کی ہے، البتہ اگر وہ کسی کی ملک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو سکھائے ہوئے کی قیمت دے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳: کفارہ لازم آنے کے لیے قصداً قتل کرنا شرط نہیں بھول چوک سے قتل ہو واجب بھی کفارہ ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۴: جانور کو زخمی کر دیا مگر مر نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اُس

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۸.

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق ص ۲۴۷. و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۶.

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۱.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۸، وغیرہ.

جانور میں کمی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مر گیا تو پوری قیمت واجب۔⁽¹⁾ (عامہ کتب)

مسئلہ ۱۵: زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مر گیا یا معلوم نہیں کہ مر گیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مر گیا مگر اس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھا ہو گیا، جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: جانور کو زخمی کیا پھر اُسے قتل کر ڈالا تو زخم و قتل دونوں کا کفارہ دے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: جانور جال میں پھنسا ہوا تھا یا کسی درندہ نے اسے پکڑا تھا اُس نے چھوڑا نا چاہا، تو اگر مر بھی جائے جب بھی کچھ نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: پرند کے پر نوچ ڈالے کہ اوڑ نہ سکے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکے تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور انڈا توڑا یا بھونا تو اس کی قیمت دے مگر جب کہ گندہ ہو تو کچھ واجب نہیں اگر چہ اس کا چھلکا قیمتی ہو جیسے شتر مرغ کا انڈا کہ لوگ اُسے خرید کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگر چہ گندہ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور جنگل کے جانور کا دودھ دوہا تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔⁽⁵⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: پرند کے پر نوچ ڈالے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے پھر کفارہ دینے سے پہلے اُسے قتل کر ڈالا تو ایک ہی کفارہ ہے اور کفارہ ادا کرنے کے بعد قتل کیا تو دو کفارے، ایک زخم وغیرہ کا دوسرا قتل کا اور اگر زخمی کیا پھر وہ جانور زخم کے سبب مر گیا تو ایک ہی کفارہ ہے خواہ مرنے سے پہلے دیا ہو یا بعد۔⁽⁶⁾ (منسک، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: جنگل کے جانور کا انڈا بھونا یا دودھ دوہا اور کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ دے اور دوسرے محرم نے کھا لیا تو اس پر کفارہ نہیں اگر چہ کھانا حرام تھا کہ وہ

① "تنویر الابصار" و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۳.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۳.

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۸.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۴.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۴. وغیرہ

⑥ "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل فی الجرح)، ص ۳۶۲.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۸.

مردار ہے۔⁽¹⁾ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: جنگل کے جانور کا انڈا اٹھا لایا اور مرغی کے نیچے رکھ دیا اگر گندہ ہو گیا تو اس کی قیمت دے اور اس سے بچہ نکلا اور بڑا ہو کر اڑ گیا تو کچھ نہیں اور اگر انڈے پر سے جانور کو اڑا دیا اور انڈا گندہ ہو گیا تو کفارہ واجب۔⁽²⁾ (منسک)

مسئلہ ۲۲: ہرنی کو مارا اس کے پیٹ میں بچہ تھا، وہ مرا ہوا اگر تو اس بچہ کی قیمت کفارہ دے اور ہرنی بعد کو مر گئی تو اس کی قیمت بھی اور اگر نہ مری تو اس کی وجہ سے جتنا اس میں نقصان آیا وہ کفارہ میں دے اور اگر بچہ نہیں گرا مگر ہرنی مر گئی تو حالت حمل میں جو اس کی قیمت تھی وہ دے۔⁽³⁾ (جوہرہ)

مسئلہ ۲۳: کوا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھو، کنگھنا کتا، پٹو، مچھر، کٹی، کچھوا، کیڑا، پتنگا، کاٹنے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی، بُر اور تمام حشرات الارض بچو، لومڑی، گیدڑ جب کہ یہ درندے حملہ کریں یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداءً حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا، ان سب کے مارنے میں کچھ نہیں۔ یوہیں پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، ردالمحتار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ ۲۴: ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو اس کے قتل میں کچھ نہیں، ہرنی اور بکرے سے ہے تو کفارہ واجب۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: غیر محرم نے شکار کیا تو محرم اُسے کھا سکتا ہے اگر چہ اُس نے اسی کے لیے کیا ہو، جب کہ اُس محرم نے نہ اُسے بتایا، نہ حکم کیا، نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اُسے ذبح کیا ہو۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بتانے والے، اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ ① جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ

① "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج ص ۲۲۶ .

و "ردالمحتار"، کتاب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۸ .

② "باب المناسک"، (باب الجنایات، فصل فی حکم البیض)، ص ۳۶۶ .

③ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج ص ۲۲۶ .

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۹-۶۹۱ .

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۲ .

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۹۲ .

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۹۲ .

جانے اور ⑥ بے اس کے بتائے وہ جانتا بھی نہ ہو اور ③ اُس کے بتانے پر فوراً اُس نے مار بھی ڈالا ہو اور ④ وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ گیا اور ⑤ یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو۔ اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں رہا گناہ وہ بہر حال ہے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار، جوہرہ)

مسئلہ ۲۷: ایک مُحْرَم نے کسی کو شکار کا پتا دیا مگر اس نے نہ اُسے سچا جانا نہ جھوٹا پھر دوسرے نے خبر دی، اب اس نے جستجو کی اور جانور کو مارا تو دونوں بتانے والوں پر کفارہ ہے اور اگر پہلے کو جھوٹا سمجھا تو صرف دوسرے پر ہے۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: مُحْرَم نے شکار کا حکم دیا تو کفارہ بہر حال لازم اگرچہ جانور خود مارنے والے کے علم میں ہے۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: ایک مُحْرَم نے دوسرے مُحْرَم کو شکار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے نے خود نہ کیا بلکہ اُس نے تیسرے مُحْرَم کو حکم دیا، اب تیسرے نے شکار کیا تو پہلے پر کفارہ نہیں اور دوسرے اور تیسرے پر لازم اور اگر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ تو فلاں کو شکار کا حکم دے اور اس نے حکم دیا تو تینوں پر جرمانہ لازم۔⁽⁴⁾ (منسک)

مسئلہ ۳۰: غیر مُحْرَم نے مُحْرَم کو شکار بتایا یا حکم کیا تو گنہگار ہو تو توبہ کرے، اس غیر مُحْرَم پر کفارہ نہیں۔⁽⁵⁾ (منسک)

مسئلہ ۳۱: مُحْرَم نے جسے بتایا وہ مُحْرَم ہو یا نہ ہو بہر حال بتانے والے پر کفارہ لازم۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: کئی شخصوں نے مل کر شکار کیا تو سب پر پورا پورا کفارہ ہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: ٹڈی بھی خشکی کا جانور ہے، اُسے مارے تو کفارہ دے اور ایک کھجور کافی ہے۔⁽⁸⁾ (جوہرہ)

① "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنایات فی الحج ص ۲۲۴ .

و "الدرالمختار"، كتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۷ .

② "ردالمختار"، كتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۷ .

③ المرجع السابق .

④ "لباب المناسك"، (باب الجنایات، فصل فی الدلالة والاشارة ونحو ذلك)، ص ۳۶۹ .

⑤ "لباب المناسك"، (باب الجنایات، فصل فی الدلالة والاشارة ونحو ذلك)، ص ۳۶۹ .

⑥ "ردالمختار"، كتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۷۷ .

⑦ "الفتاوى الهندية"، كتاب المناسك، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۹ .

⑧ "الجوهرة النيرة"، كتاب الحج، باب الجنایات فی الحج ص ۲۲۷ .

مسئلہ ۳۴: مُحْرَم نے جنگل کا جانور خریدایا بیچا تو بیع باطل ہے پھر بائع و مشتری دونوں مُحْرَم ہیں اور جانور ہلاک ہوا تو دونوں پر کفارہ ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ احرام کی حالت میں پکڑا اور احرام ہی میں بیچا اور اگر پکڑنے کے وقت مُحْرَم نہ تھا اور بیچنے کے وقت ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر پکڑنے کے وقت مُحْرَم تھا اور بیچنے کے وقت نہیں ہے تو بیع جائز۔^(۱) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۵: غیر مُحْرَم نے غیر مُحْرَم کے ہاتھ جنگل کا جانور بیچا اور مشتری نے ابھی قبضہ نہ کیا تھا کہ دونوں میں سے ایک نے احرام باندھ لیا تو اب وہ بیع باطل ہوگئی۔^(۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۳۶: احرام باندھا اور اس کے ہاتھ میں جنگل کا جانور ہے تو حکم ہے کہ چھوڑ دے اور نہ چھوڑا یہاں تک کہ مر گیا تو ضمان دے مگر چھوڑنے سے اس کی ملک سے نہیں نکلتا جب کہ احرام سے پہلے پکڑا تھا اور یہ بھی شرط ہے کہ بیرونِ حرم پکڑا ہو فابہذا اگر اسے کسی نے پکڑ لیا تو مالک اس سے لے سکتا ہے۔ جب کہ احرام سے نکل چکا ہو اور اگر کسی نے اس کے ہاتھ سے چھڑا دیا تو یہ تاوان دے اور اگر جانور اس کے گھر ہے تو کچھ مضائقہ نہیں یا پاس ہی ہے مگر پنجرے میں ہے تو جب تک حرم سے باہر ہے چھوڑنا ضروری نہیں۔ لہذا اگر مر گیا تو کفارہ لازم نہیں۔^(۳) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مُحْرَم نے جانور پکڑا تو اس کی ملک نہ ہوا، حکم ہے کہ چھوڑ دے اگرچہ پنجرے میں ہو یا گھر پر ہو اور اسے کوئی پکڑ لے تو احرام کے بعد اس سے نہیں لے سکتا اور اگر کسی دوسرے نے چھوڑ دیا تو اُس سے تاوان نہیں لے سکتا اور دوسرے مُحْرَم نے مار ڈالا تو دونوں پر کفارہ ہے مگر پکڑنے والے نے جو کفارہ دیا ہے، وہ مارنے والے سے وصول کر سکتا ہے۔^(۴) (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: مُحْرَم نے جنگل کا جانور پکڑا تو اُس پر لازم ہے کہ جنگل میں یا ایسی جگہ چھوڑ دے جہاں وہ پناہ لے سکے، اگر شہر میں لا کر چھوڑا جہاں اس کے پکڑنے کا اندیشہ ہے تو جرمانہ سے بری نہ ہوگا۔^(۵) (منک)

مسئلہ ۳۹: کسی نے ایسی جگہ شکار دیکھا کہ مارنے کے لیے تیر کمان، غلیل، بندوق وغیرہ کی ضرورت ہے اور مُحْرَم نے یہ چیزیں اسے دیں تو اس پر پورا کفارہ لازم اور شکار ذبح کرنا ہے اُس کے پاس ذبح کرنے کی چیز نہیں، مُحْرَم نے چھری دی تو

① "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج ص ۲۲۹ .

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق. و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصید، ج ۱، ص ۲۵۰، ۲۵۱.

④ المرجع السابق.

⑤ "باب المناسک" و "المسلک المتقسط"، (باب الجنایات، فصل فی أخذ الصید و ارسالہ)، ص ۳۶۸.

کفارہ ہے اور اگر اس کے پاس ذبح کرنے کی چیز ہے اور محرم نے چھری دی تو کفارہ نہیں مگر کراہت ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: محرم نے جانور پر اپنا کتیا یا باز سکھایا ہوا چھوڑا، اُس نے شکار کو مار ڈالا تو کفارہ واجب ہے اور اگر احرام کی وجہ سے تعمیل حکم شرع کے لیے باز چھوڑ دیا، اُس نے جانور کو مار ڈالا یا سکھانے کے لیے جال پھیلا یا، اس میں جانور پھنس کر مر گیا یا کو آں کھودا تھا اُس میں گر کر مرنا تو ان صورتوں میں کفارہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

(۱۴) حرم کے جانور کو ایذا دینا

مسئلہ ۱: حرم کے جانور کو شکار کرنا یا اُسے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے۔ محرم اور غیر محرم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیر محرم نے حرم کے جنگل کا جانور ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزہ نہیں رکھ سکتا اور محرم ہے تو روزہ بھی رکھ سکتا ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲: محرم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے۔ پھر اگر سکھایا ہوا ہو مثلاً طوطی تو مالک کو وہ قیمت دے جو سیکھے ہوئے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔^(۴) (منک)

مسئلہ ۳: جو حرم میں داخل ہوا اور اُس کے پاس کوئی وحشی جانور ہوا اگرچہ پنجرے میں تو حکم ہے کہ اُسے چھوڑ دے، پھر اگر وہ شکاری جانور باز، شکر، بہری وغیرہ ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لیے اُسے چھوڑا، اُس نے شکار کیا تو اُس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: ایک شخص دوسرے کا وحشی جانور غصب کر کے حرم میں لایا تو واجب ہے کہ چھوڑ دے اور مالک کو قیمت دے اور نہ چھوڑا بلکہ مالک کو واپس دیا تو تاوان دے۔ غصب کے بعد احرام باندھا جب بھی یہی حکم ہے۔^(۶) (ردالمحتار وغیرہ)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۰.

② المرجع السابق ص ۲۵۱.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۹۳.

④ "لباب المناسک" و "المسلک المتقسط"، (باب الجنایات، فصل فی صید الحرم)، ص ۳۷۴.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۹۳، وغیرہ.

⑥ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۹۴.

مسئلہ ۵: دو غیر محرم نے حرم کے جانور کو ایک ضرب میں مار ڈالا تو دونوں آدھی آدھی قیمت دیں۔ یوہیں اگر بہت سے لوگوں نے مارا تو سب پر وہ قیمت تقسیم ہو جائے گی اور اگر ان میں کوئی محرم بھی ہے تو علاوہ اُس کے جو اُس کے حصہ میں پڑا پوری قیمت بھی کفارہ میں دے اور ایک نے پہلے ضرب لگائی پھر دوسرے نے تو ہر ایک کی ضرب سے اس کی قیمت میں جو کمی ہوئی وہ دے۔ پھر باقی قیمت دونوں پر تقسیم ہو جائے گی اس بقیہ کا نصف نصف دونوں دیں۔^(۱) (عالمگیری، منک)

مسئلہ ۶: ایک نے حرم کا جانور پکڑا، دوسرے نے مار ڈالا تو دونوں پوری پوری قیمت دیں اور پکڑنے والے کو اختیار ہے کہ دوسرے سے تاوان وصول کر لے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: چند شخص محرم مکہ کے کسی مکان میں ٹھہرے، اس مکان میں کبوتر رہتے تھے۔ سب نے ایک سے کہا، دروازہ بند کر دے، اس نے دروازہ بند کر دیا اور سب منیٰ کو چلے گئے، واپس آئے تو کبوتر پیاس سے مرے ہوئے ملے تو سب پورا پورا کفارہ دیں۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہو اور اس کے سب پاؤں حرم میں ہوں یا ایک ہی پاؤں تو وہ حرم کا جانور ہے، اُس کو مارنا حرام ہے اگرچہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے سب باہر تو قتل پر جرمانہ لازم نہیں اور اگر لیٹا سویا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: جانور حرم سے باہر تھا، اس نے تیر چھوڑا وہ جانور بھاگا اور تیر اُسے اس وقت لگا کہ حرم میں پہنچ گیا تھا تو جرمانہ لازم اور اگر تیر لگنے کے بعد بھاگ کر حرم میں گیا اور وہیں مر گیا تو نہیں مگر اس کا کھانا حلال نہیں۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: جانور حرم میں نہیں مگر یہ شکار کرنے والا حرم میں ہے اور حرم ہی سے تیر چھوڑا تو جرمانہ واجب۔^(۶) (عالمگیری)

①..... "الفتاویٰ الہندیۃ" کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۴۹.

و "لباب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات)، ص ۳۶۴.

②..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۰.

③..... المرجع السابق.

④..... "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۷.

⑤..... المرجع السابق، ص ۶۸۸.

⑥..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۱.

مسئلہ ۱۱: جانور اور شکاری دونوں حرم سے باہر ہیں مگر تیر حرم سے ہوتا ہوا گزرا تو آسمیں بھی بعض علما تاوان واجب کرتے ہیں۔ درمختار میں یہی لکھا مگر بحر الرائق و لباب میں تصریح ہے کہ اس میں تاوان نہیں اور علامہ شامی نے فرمایا کلام علما سے یہی ثابت۔ کتابا باز وغیرہ چھوڑا اور حرم سے ہوتا ہوا گزرا، اس کا بھی یہی حکم ہے۔^(۱)

مسئلہ ۱۲: جانور حرم سے باہر تھا اس پر کتا چھوڑا، کتے نے حرم میں جا کر پکڑا تو اُس پر تاوان نہیں مگر شکار نہ کھایا جائے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: گھوڑے وغیرہ کسی جانور پر سوار جا رہا تھا یا اسے ہانکتا یا کھینچتا لیے جا رہا تھا، اُس کے ہاتھ پاؤں سے کوئی جانور دب کر مر گیا یا اس نے کسی جانور کو دانت سے کاٹا اور مر گیا تو تاوان دے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: بھیڑیے پر کتا چھوڑا، اُس نے جا کر شکار پکڑا یا بھیڑیا پکڑنے کے لیے جال تانا، اُس میں شکار پھنس گیا تو دونوں صورتوں میں تاوان کچھ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: جانور کو بھگایا وہ کونین میں گر پڑا یا پھسل کر گرا اور مر گیا یا کسی چیز کی ٹھوکری وہ مر گیا تو تاوان دے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حرم کا جانور پکڑ لایا اور اسے بیرون حرم چھوڑ دیا، اب کسی نے مار ڈالا تو پکڑنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر کسی نے نہ بھی مارا تو جب تک امن کے ساتھ حرم کی زمین میں پہنچ جانا معلوم نہ ہو، کفارہ سے بری نہ ہوگا۔^(۶) (منک)

مسئلہ ۱۷: جانور حرم سے باہر تھا اور اس کا بہت چھوٹا بچہ حرم کے اندر، غیر حرم نے اُس جانور کو مارا تو اس کا کفارہ نہیں مگر بچہ بھوک سے مر جائے گا تو بچہ کا کفارہ دینا ہوگا۔^(۷) (منک)

مسئلہ ۱۸: ہرنی کو حرم سے نکالا وہ بچے جنی پھر وہ مر گئی اور بچے بھی تو سب کا تاوان دے اور اگر تاوان دینے کے بعد

①..... انظر: "الدر المختار" و "رد المحتار"، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۷. و "البحر الرائق"، کتاب الحج، باب الجنایات،

فصل ان قتل محرم صیداً، ج ۳، ص ۶۹. و "لباب المناسک"، (باب الجنایات، فصل في صيد الحرم)، ص ۳۷۶.

②..... "الفتاویٰ الهندیة"، کتاب المناسک، الباب التاسع في الصيد، ج ۱، ص ۲۵۱.

③..... المرجع السابق، ص ۲۵۲.

④..... المرجع السابق. ⑤..... المرجع السابق.

⑥..... "لباب المناسک"، (باب الجنایات، فصل في أخذ الصيد و ارساله)، ص ۳۶۸.

⑦..... "لباب المناسک"، (باب الجنایات، فصل في صيد الحرم)، ص ۳۷۷.

جنی تو بچوں کا تاوان لازم نہیں۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: پرند درخت پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ درخت حرم سے باہر ہے مگر جس شاخ پر بیٹھا ہے وہ حرم میں ہے تو اُسے مارنا حرام ہے۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

(۱۵) حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا

مسئلہ ۱: حرم کے درخت چار قسم ہیں: ① کسی نے اُسے بویا ہے اور وہ ایسا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ② بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ③ کسی نے اسے بویا نہیں مگر اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ ④ بویا نہیں، نہ اس قسم سے ہے جسے لوگ بوتے ہیں۔

پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں۔ رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان لے گا، چوتھی قسم میں جرمانہ دینا پڑے گا اور کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان بھی لے گا اور جرمانہ اُسی وقت ہے کہ تر ہو اور ٹوٹا یا اُکھڑا ہوا نہ ہو۔ جرمانہ یہ ہے کہ اُس کی قیمت کا غلہ لے کر مساکین پر تصدق کرے، ہر مسکین کو ایک صدقہ اور اگر قیمت کا غلہ پورے صدقہ سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لیے حرم کے مساکین ہونا ضرور نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے روزہ رکھنا کافی نہیں۔^(۳) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۲: درخت اُکھیرا اور اس کی قیمت بھی دیدی، جب بھی اُس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیج ڈالا تو بیج ہو جائے گی مگر اُس کی قیمت تصدق کر دے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو درخت سُکھ گیا اُسے اُکھاڑ سکتا ہے اور اس سے نفع بھی اُٹھا سکتا ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: درخت اُکھاڑا اور تاوان بھی ادا کر دیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اسی کو اُکھاڑا تو اب تاوان

① "الدر المختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۷۰۴، وغیرہ.

② المرجع السابق ص ۶۸۶.

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۲-۲۵۳.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۳.

⑤ المرجع السابق.

نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یوہیں جو درخت پھلتا ہے اُسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جب کہ مالک سے اجازت لے لی ہو اُسے قیمت دیدے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶: چند شخصوں نے مل کر درخت کا ٹاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا، خواہ سب محرم ہوں یا غیر محرم یا بعض محرم بعض غیر محرم۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: حرم کے پیلو یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: جس درخت کی جڑ حرم سے باہر ہے اور شاخیں حرم میں وہ حرم کا درخت نہیں اور اگر تنے کا بعض حصہ حرم میں ہے اور بعض باہر تو وہ حرم کا ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: ضرورت کی وجہ سے فتویٰ اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس جانوروں کو چرانا جائز ہے۔ باقی کاٹنا، اکھاڑنا، اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے۔ سوا اذخرا اور سوکھی گھاس کے کہ ان سے ہر طرح اشفاق جائز ہے۔ کھنبی کے توڑنے، اکھاڑنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار)

(۱۶) جون مارنا

مسئلہ ۱: اپنی بچوں اپنے بدن یا کپڑوں میں ماری یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۳.

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۵.

③ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصيد، ج ۱، ص ۲۵۳.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السابع عشر فی النذر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۴.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۶، وغیرہ.

⑥ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۶.

⑦ المرجع السابق، ص ۶۸۸.

ناج اور اس سے زیادہ میں صدقہ۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: جوئیں مرنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا، جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳: دوسرے نے اُس کے کہنے یا اشارہ کرنے سے اُس کی جوں ماری، جب بھی اُس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴: زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔⁽⁴⁾ (بحر)

مسئلہ ۵: کپڑا بھیک گیا تھا سٹکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔⁽⁵⁾ (منک متوسط)

مسئلہ ۶: حرم کی خاک یا کنکری لانے میں حرج نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

(۱۷) بغیر احرام میقات سے گزرنا

مسئلہ ۱: میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذمہ ہو گیا۔ یو ہیں اگر حجۃ الاسلام یا نفل یا منت کا عمرہ یا حج جو اُس پر تھا، اُس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذمہ ہو گیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذمہ نہ ہوا، جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔⁽⁷⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۶۸۹.

② المرجع السابق. ③ المرجع السابق.

④ "البحر الرائق"، کتاب الحج، باب الجنایات، فصل ان قتل محرم صیداً، ج ۳، ص ۶۱.

⑤ "لباب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الجنایات، فصل في قتل القمل)، ص ۳۷۸.

⑥ "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب المناسک، الباب السابع عشر فی النذر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۴.

⑦ "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزة الميقات بغیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، مطلب لایجب الضمان بکسر آلات اللہ، ج ۳، ص ۷۱۱.

مسئلہ ۲: چند بار بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا، کچھلی بار میقات کو واپس آ کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا، اس سے بری الذمہ ہوا، پہلوں سے نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳: حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا تو اگر یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو، وہیں سے احرام باندھ لے اور دم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے۔ پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دم ساقط۔ یو ہیں اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط اور نہیں کہا تو نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا، پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کی تو میقات سے بے احرام گزرنے کا دم ساقط ہو گیا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۵: مُتَمَتِّع نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا، اُسے حکم ہے کہ جب تک وقوف عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو حرم کو واپس آئے اگر واپس نہ آیا تو دم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط ہے نہیں تو نہیں اور باہر جا کر احرام نہیں باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ نہیں۔ مکہ میں جس نے اقامت کر لی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر مکہ والا کسی کام سے حرم کے باہر گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقوف کر لیا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو دم لازم آیا۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہو گیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اُس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اُس نے احرام باندھ لیا تو دم لازم ہے جب آزاد ہوا تو ادا کرے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قرآن کیا تو دم لازم ہے اور اگر پہلے

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳، ۲۵۴.

② المرجع السابق ص ۲۵۳.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۷۱۳.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۴.

و"ردالمحتار"،

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳.

حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دم۔^(۱) (عالمگیری)

(۱۸) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا

مسئلہ ۱: جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اُس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کا طواف ایک پھیرا بھی کر لیا، اُس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم واجب ہے۔ اس سال عمرہ کر لے، سال آئندہ حج اور اگر عمرہ توڑ کر حج کیا تو عمرہ ساقط ہو گیا اور دم دے اور دونوں کر لیے تو ہو گئے مگر گنہگار ہو اور دم واجب۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲: حج کا احرام باندھا پھر عرفہ کے دن یارات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑ دے اور دم دے اور حج و عمرہ اُس پر واجب اور اگر دسویں کو دوسرے حج کا احرام باندھا اور حلق کر چکا ہے تو بدستور احرام میں رہے اور دوسرے کو سال آئندہ میں پورا کرے اور دم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا ہے تو دم واجب۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھا تو دم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۴: باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طوافِ قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھا تو قارن ہو گیا مگر اساءت ہوئی اور شکرانہ کی قربانی کرے اور عمرہ کے اکثر طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقف کر لیا تو عمرہ باطل ہو گیا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: طوافِ قدوم کا ایک پھیرا بھی کر لیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور دم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کر لیے تو دم دے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۶: دسویں سے تیرھویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے، اگر باندھا تو توڑ دے اور اُس کی قضا کرے اور دم دے اور کر لیا تو ہو گیا مگر دم واجب ہے۔^(۷) (درمختار)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، ج ۱، ص ۲۵۳.

② "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۷۱۳.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، مطلب لایجب الضمان بکسر آلات اللہو، ج ۳، ص ۷۱۵.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۷۱۶.

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الجنایات، مطلب لایجب الضمان... إلخ، ج ۳، ص ۷۱۷.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الجنایات، ج ۳، ص ۷۱۷.

⑦ المرجع السابق ص ۷۱۸.

مُخَصَّر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۗ ط ﴿١﴾

”اگر حج و عمرہ سے تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے کرو اور اپنے سر نہ منڈاؤ، جب تک قربانی اپنی جگہ (حرم) میں نہ پہنچ جائے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَآءٍ الْعَٰكِفِ فِيهِ وَالْبَادِ ط وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝ ﴿٢﴾

”بیشک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ (عزوجل) کی راہ سے اور مسجد حرام سے، جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے مقرر کیا، اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر والے برابر حق رکھتے ہیں اور جو اس میں ناحق زیادتی کا ارادہ کرے، ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔“

(احادیث)

(حدیث ۱: صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، کفار قریش کعبہ تک جانے سے مانع ہوئے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانیاں کیں اور سر موٹڈایا اور صحابہ نے بال کتروائے۔ (3) نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلق سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اسی کا حکم فرمایا۔ (4)

(حدیث ۲: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ

① پ ۲، البقرة: ۱۹۶.

② پ ۱۷، الحج: ۲۵.

③ ”صحیح البخاری“، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية، الحديث: ۴۱۸۵، ص ۳۴۳.

④ ”صحیح البخاری“، أبواب المحصر و جزاء الصيد، باب النحر قبل الحلق في الحصر، الحديث: ۱۸۱۱، ص ۱۴۲.

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اُس کو حج کرنا ہوگا۔“ (1) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے، یا بیمار ہو جائے۔ (2)

مسئلہ ۱: جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا مگر کسی وجہ سے پورا نہ کر سکا، اُسے مُحصِر کہتے ہیں۔ جن وجوہ سے حج یا عمرہ نہ کر سکے وہ یہ ہیں: ① دشمن۔ ② درندہ۔ ③ مرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے۔ ④ ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا۔ ⑤ قید۔ ⑥ عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جارہی تھی اُس کا انتقال ہو جانا۔ ⑦ عدت۔ ⑧ مصارف یا سواری کا ہلاک ہو جانا۔ ⑨ شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کر دے۔

مسئلہ ۲: مصارف چوری گئے یا سواری کا جانور ہلاک ہو گیا، تو اگر پیدل نہیں چل سکتا تو مُحصِر ہے ورنہ نہیں۔ (3)

(عالمگیری)

مسئلہ ۳: صورت مذکورہ میں فی الحال تو پیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ مجبور ہو جائے گا، اُسے احرام کھول دینا جائز ہے۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: عورت کا شوہر یا محرم مر گیا اور وہاں سے مکہ معظمہ مسافت سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو مُحصِر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہرنے کی جگہ ہے تو مُحصِر ہے ورنہ نہیں۔ (5) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا تو وہ بھی مُحصِر ہے کہ اُسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ (6)

(عالمگیری)

مسئلہ ۶: عورت نے حج نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر باندھا تو شوہر منع کر سکتا ہے، لہذا اگر منع کر دے تو مُحصِر ہے

① ”سنن أبي داود“، كتاب المناسك، باب الاحصار، الحديث: ۱۸۶۲، ص ۱۳۶۱.

② ”سنن أبي داود“، كتاب المناسك، باب الاحصار، الحديث: ۱۸۶۳، ص ۱۳۶۱.

③ ”الفتاوى الهندية“، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

④ ”ردالمحتار“، كتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۵.

⑤ ”ردالمحتار“، كتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۵.

و ”الفتاوى الهندية“، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

⑥ ”الفتاوى الهندية“، كتاب المناسك، الباب الثاني عشر في الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

اگرچہ اس کے ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا، البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلوا سکتا ہے۔ (1) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: مولیٰ نے غلام کو اجازت دیدی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور نوٹڈی کو مولیٰ نے اجازت دیدی تو اُس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: عورت نے احرام باندھا اس کے بعد شوہر نے طلاق دیدی، تو مُحصِرہ ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: مُحصِرہ کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے، جب قربانی ہو جائے گی اس کا احرام کھل جائے گا یا قیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا، جب تک مکہ معظمہ پہنچ کر طواف وسعی و حلق نہ کر لے، روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو۔ احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا، جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔ (4) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجے اس سے ٹھہرالے کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہوگا پھر اسی وقت قربانی ہوئی جو ٹھہرا تھا یا اس سے پیشتر فیہا اور اگر بعد میں ہوئی اور اُسے اب معلوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہذا دم دے۔ مُحصِرہ کو احرام سے باہر آنے کے لیے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔ (5) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: مُحصِرہ اگر مُفرد ہو یعنی صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ایک قربانی بھیجے اور دو بھیجیں تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور قارن ہو تو دو بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔ (6) (درمختار وغیرہ)

① "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶.

③ "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶.

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۶، وغیرہ.

مسئلہ ۱۲: اس قربانی کے لیے حرم شرط ہے بیرونِ حرم نہیں ہو سکتی، دسویں، گیارھویں، بارھویں تاریخوں کی شرط نہیں، پہلے اور بعد کو بھی ہو سکتی ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: قارن نے اپنے خیال سے دو قربانیوں کے دام بھیجے اور وہاں ان داموں کی ایک ہی ملی اور ذبح کر دی تو یہ ناکافی ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: قارن نے دو قربانیاں بھیجیں اور یہ معین نہ کیا کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی تو بھی کچھ مضائقہ نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ معین کر دے کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: قارن نے عمرہ کا طواف کیا اور وقفِ عرفہ سے پیشتر مُحصِر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور حج کے بدلے ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہوگا اور اگر نیت تھی مگر یہ یاد نہیں کہ کا ہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور اگر دو حج کا احرام باندھا تو دو دم دے کر احرام کھولے اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لیے مکہ معظمہ کو چلا مگر نہ جاسکا تو ایک دم دے اور چلانہ تھا کہ مُحصِر ہو گیا تو دو دم دے اور اس کو دو عمرے کرنے ہوں گے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: عورت نے حجِ نفل کا احرام باندھا تھا اگرچہ شوہر کی اجازت سے پھر شوہر نے احرام کھلوا دیا، تو اس کا احرام کھلنے کے لیے قربانی کا ذبح ہو جانا ضرور نہیں بلکہ ہر ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے باہر ہو گئی مگر اس پر بھی قربانی یا اس کی قیمت بھیجنا ضرور ہے اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہوگا اور اگر شوہر یا محرم کے مرجانے سے مُحصِر ہوئی یا حج فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جا رہی تھی شوہر نے منع کر دیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی۔^(۶) (منسک)

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۷.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۷.

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵.

④ المرجع السابق.

⑤ المرجع السابق، ص ۲۵۵-۲۵۶.

⑥ "لباب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الاحصار)، ص ۴۲۲-۴۲۳.

مسئلہ ۱۸: مُحصر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی گھر کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے۔^(۱)
(درمختار)

مسئلہ ۱۹: وہ مانع جس کی وجہ سے رُکنا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا، تو جانا فرض ہے اب اگر گیا اور حج پالیا فہما، ورنہ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے اور قربانی کا جانور جو بھیجا تھا مل گیا تو جو چاہے کرے۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب مُفرد پر عمرہ بھی واجب نہیں۔^(۳)
(عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: وقوفِ عرفہ کے بعد احصار نہیں ہو سکتا اور اگر مکہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوفِ عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو مُحصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مُحصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہو گیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قرآن تھا تو ایک حج دو عمرے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قرآن کرے، پھر ایک عمرہ یا تینوں الگ الگ کرے اور اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔^(۵) (عالمگیری وغیرہ)

حج فوت ہونے کا بیان

(حدیث::) ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و عبد الرحمن بن یحییٰ بن یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ ”حج عرفہ ہے، جس نے مُرد لہ کی رات میں طلوعِ فجر سے قبل وقوفِ عرفہ پالیا اُس نے حج پالیا۔“^(۶)

- ① ”الدرالمختار“، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۷.
- ② ”الدرالمختار“، کتاب الحج، باب الاحصار، ج ۴، ص ۸، وغیرہ.
- ③ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۶.
- ④ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۶، وغیرہ.
- ⑤ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاحصار، ج ۱، ص ۲۵۵، وغیرہ.
- ⑥ ”سنن النسائی“، کتاب مناسک الحج، باب فرض الوقوف بعرفہ، الحدیث: ۳۰۱۹، ص ۲۲۸۲.

(حدیث ۲:) دارقطنی نے ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کا وقف عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا، اُس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہیے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔“ (1)

(مسائل فقہیہ)

- مسئلہ ۱: جس کا حج فوت ہو گیا یعنی وقف عرفہ اسے نہ ملا تو طواف وسعی کر کے سر موٹا کر یا بال کتر واکر احرام سے باہر ہو جائے اور سال آئندہ حج کرے اور اُس پر دم واجب نہیں۔ (2) (جوہرہ)
- مسئلہ ۲: قارن کا حج فوت ہو گیا تو عمرہ کے لیے سعی و طواف کرے پھر ایک اور طواف وسعی کر کے حلق کرے اور دم قران جاتا رہا اور پچھلا طواف جسے کر کے احرام سے باہر ہو گا اُسے شروع کرتے ہی لبیک موقوف کر دے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے، عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔ (3) (منسک، عالمگیری)
- مسئلہ ۳: تمتع والا قربانی کا جانور لایا تھا اور تمتع باطل ہو گیا تو جانور کو جو چاہے کرے۔ (4) (عالمگیری)
- مسئلہ ۴: عمرہ فوت نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقت عمر بھر ہے اور جس کا حج فوت ہو گیا اس پر طواف صدر نہیں۔ (5)
- (عالمگیری وغیرہ)
- مسئلہ ۵: جس کا حج فوت ہو اس نے طواف وسعی کر کے احرام نہ کھولا اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (6) (منسک)

حج بدل کا بیان

حدیث ۱: دارقطنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اپنے والدین کی

- ① ”سنن الدار قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۴۹۶، ج ۲، ص ۳۰۵.
- ② ”الجوہرۃ النیرۃ“، کتاب الحج، باب الفوات، ص ۲۳۲.
- ③ ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثالث عشر فی فوات الحج، ج ۱، ص ۲۵۶.
- و ”لباب المناسک“، (باب الفوات)، ص ۴۳۰.
- ④ ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثالث عشر فی فوات الحج، ج ۱، ص ۲۵۶.
- ⑤ ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الثالث عشر فی فوات الحج، ج ۱، ص ۲۵۶.
- ⑥ ”لباب المناسک“، (باب الفوات)، ص ۴۳۱.

طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان ادا کرے، روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔“ (1)

حدیث ۲: نیز جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اُس کے لیے دس حج کا ثواب ہے۔“ (2)

حدیث ۳: نیز زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور ان کی رُو حیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک نیکو کار لکھا جائیگا۔“ (3)

حدیث ۴: ابو حفص کبیر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، کہ ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دُعا کرتے ہیں، آیا یہ ان کو پہنچتا ہے؟ فرمایا: ”ہاں بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔“ (4)

حدیث ۵: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل) و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ”ہاں۔“ (5)

حدیث ۶: ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابی رزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، یہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! (عزوجل) و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج و عمرہ نہیں کر سکتے اور ہودج پر بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ فرمایا: ”اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو۔“ (6)

①..... ”سنن الدار قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۵۸۵، ج ۲، ص ۳۲۸.

②..... ”سنن الدار قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۵۸۷، ج ۲، ص ۳۲۹.

③..... ”سنن الدار قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۵۸۴، ج ۲، ص ۳۲۸.

④..... ”المسلك المتقسط“ للقاری، (باب الحج عن الغیر)، ص ۴۳۳.

”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب فیمن أخذ فی عبادتہ شیئاً من الدنیا، ج ۴، ص ۱۵.

⑤..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة... إلخ، ۳۲۵۱ - ۳۲۵۲، ص ۹۰۰.

⑥..... ”جامع الترمذی“، أبواب الحج، باب منه ۸۷، الحدیث: ۹۳۰، ص ۱۷۴۰.

مسئلہ ۱: عبادت تین قسم ہے: ① بدنی۔ ② مالی۔ ③ مرکب۔

عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا دائیں کر سکتا۔ جیسے نماز، روزہ۔
مالی میں نیابت بہر حال جاری ہو سکتی ہے جیسے زکاۃ و صدقہ۔

مرکب میں اگر عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کر سکتا ہے ورنہ نہیں جیسے حج۔

رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اُس کا ثواب فلاں کو پہنچے، اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکاۃ، صدقہ، حج، تلاوت قرآن، ذکر، زیارت قبور، فرض و نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھا چاہیے کہ فرض کا پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا، لہذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا، اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کس شے کا پہنچاتا ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

اس سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ فاتحہ مرؤجہ جائز ہے کہ وہ ایصالِ ثواب ہے اور ایصالِ ثواب جائز بلکہ محمود، البتہ کسی معاوضہ پر ایصالِ ثواب کرنا مثلاً بعض لوگ کچھ لے کر قرآن مجید کا ثواب پہنچاتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لیا، تو یہ بیع ہوئی اور بیع قطعاً باطل و حرام اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور طاعت پر اجارہ باطل۔ سو ان تین چیزوں کے جن کا بیان آئے گا۔^(۲) (ردالمحتار)

(حج بدل کے شرائط)

مسئلہ ۱: حج بدل کے لیے چند شرطیں ہیں:

- ① جو حج بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا، لہذا اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔
- ② جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کر سکتا ہو اگر اس قابل ہو کہ خود کر سکتا ہے، تو اس کی طرف سے نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہو گیا، لہذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرائے۔

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی اهداء ثواب الاعمال للغير، ج ۴، ص ۱۲-۱۷.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ج ۱، ص ۲۵۷.

② "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی اهداء ثواب الاعمال، ج ۴، ص ۱۳.

۳) وقت حج سے موت تک عذر برابر باقی رہے اگر درمیان میں اس قابل ہو گیا کہ خود حج کرے تو پہلے حج کیا جا چکا ہے وہ ناکافی ہے۔ ہاں اگر وہ کوئی ایسا عذر تھا، جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے مثلاً وہ نابینا ہے اور حج کرانے کے بعد انکھیاں ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔

۴) جس کی طرف سے کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتا۔ ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔

۵) مصارف اُس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے، لہذا اگر مامور نے اپنا مال صرف کیا حج بدل نہ ہوا یعنی جب کہ تبرعاً ایسا کیا ہو اور اگر گُھل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ خرچ اس میں سے وصول کر لے گا تو ہو گیا اور اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کر لے تو اگر زیادہ حصہ اس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۲: اپنا اور اُس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اُس نے دیا تھا اتنا یا اس میں سے زیادہ حصہ کی برابر خرچ کیا تو حج بدل ہو گیا اور اس ملانے کی وجہ سے اُس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔ (۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرادیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرعاً کرایا تو حج بدل نہ ہوا اور اگر اپنے مال سے حج کیا یوں کہ جو خرچ ہوگا ترکہ میں سے لے لے گا تو ہو گیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں اور اجنبی نے حج بدل اپنے مال سے کرادیا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ ہو اگرچہ وہ خود اسی کو حج بدل کرنے کے لیے کہہ گیا ہو اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حج بدل کرادیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرادیا اگرچہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو، ہو گیا۔ (۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: میت کی طرف سے حج کرنے کے لیے مال دیا اور وہ کافی تھا مگر اُس نے اپنا مال بھی کچھ خرچ کیا ہے تو جو خرچ ہوا وصول کر لے اور اگر ناکافی تھا مگر اکثر میت کے مال سے صرف ہوا تو میت کی طرف سے ہو گیا، ورنہ نہیں۔ (۳) (عالمگیری)

۶) جس کو حکم دیا وہی کرے، دوسرے سے اُس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔

① ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۷. و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الاستحجار علی الحج، ج ۴، ص ۲۳. ② ”ردالمحتار“، کتاب الحج، ج ۴، ص ۲۸. ③ ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۷.

مسئلہ ۵: میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا اُس نے انکار کر دیا، اب دوسرے سے حج کرایا گیا تو جائز ہے۔^(۱) (ردالمحتار)

⑦ سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا، لہذا سواری میں جو کچھ صرف ہوا دینا پڑے گا۔ ہاں اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی ہو جائے گا۔ سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو۔

⑧ اس کے وطن سے حج کو جائے۔

⑨ میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو۔

⑩ اُس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے بھی لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ^(۲) کہہ لے اور اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کرتا ہوں اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو ضمناً مذکور ہونگی۔ یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حج فرض میں ہیں، حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: احرام باندھتے وقت یہ نیت نہ تھی کہ کس کی طرف سے حج کرتا ہوں تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کیے اختیار ہے کہ نیت کر لے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: جس کو بھیجے اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لیے اجیر بنا یا یا تو کر رکھا کہ عبادت پر اجارہ کیسا، بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لیے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے گا مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف ملیں گے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: حج بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اُس کا حجۃ الاسلام ادا نہ ہوگا۔^(۶) (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادۃ والقربة والطاعة، ج ۴، ص ۱۹۔

② فلاں کی جگہ جس کے نام پر حج کرنا چاہتا ہے اُس کا نام لے مثلاً لَبَّيْكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ۔

③ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ج ۴، ص ۲۰۔

④ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادۃ والقربة والطاعة، ج ۴، ص ۱۸۔

⑤ ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستحجار على الحج، ج ۴، ص ۲۲۔

⑥ ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الاستحجار على الحج، ج ۴، ص ۲۴۔

مسئلہ ۱۵: صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اُس نے دونوں کا احرام باندھا، خواہ دونوں اُسی کی طرف سے کیے یا ایک اس کی طرف سے، دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا تاوان دینا آئے گا۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حج کے لیے کہا تھا اُس نے عمرہ کا احرام باندھا، پھر مکہ معظمہ سے حج کا جب بھی اُس کی مخالفت ہوئی لہذا تاوان دے۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: حج کے لیے کہا تھا اُس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لیے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا، تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اُس کا حج یا عمرہ ادا ہو گیا۔ مگر اپنے حج یا عمرہ کے لیے جو خرچ کیا خود اس کے ذمہ ہے، بھیجنے والے پر نہیں اور اگر اولٹا کیا یعنی جو اُس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہوگی، اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا تاوان دے۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا، اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: افضل یہ ہے کہ جسے حج بدل کے لیے بھیجا جائے، وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرنا پڑے، ان دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرنا ہو تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظمہ میں بالکل رہنے کا ارادہ کر لیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہو گیا اور حج فوت ہو گیا تو تاوان لازم ہے، پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر دیا تو کافی ہو گیا اور اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اُسے اپنے مال سے سال آئندہ حج و عمرہ کرنا ہوگا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا اور اُس پر اپنے مال سے دم دینا لازم اور اگر غیر اختیاری آفت

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۸.

② المرجع السابق. و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب العمل علی القیاس... إلخ، ج ۴، ص ۳۶.

③ المرجع السابق.

④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۸.

⑤ المرجع السابق. ⑥ المرجع السابق.

میں مبتلا ہو گیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے، اُس کا تاوان نہیں مگر واپسی میں اب اپنا مال خرچ کرے۔⁽¹⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: نزدیک راستہ چھوڑ کر دُور کی راہ سے گیا، کہ خرچ زیادہ ہوا اگر اس راہ سے حاجی جایا کرتے ہیں تو اس کا اُسے اختیار ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا یا اور کسی طرح پر مُصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو دم لازم آیا، وہ اُس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دم اِس کے ذمہ ہیں۔ مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنایا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا یا شکار کیا یا بھیجنے والے کی اجازت سے قرآن وتمتع کیا۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۴: جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اُس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔⁽⁴⁾ (منک)

مسئلہ ۲۵: جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالاجماع گنہگار ہے، اگر وارث اُس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کر سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اُس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی۔ مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لیے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے، ورنہ بیرون میقات جہاں سے بھی اُس تہائی سے بھیجا جاسکے۔ یو ہیں اگر وصیت میں کوئی رقم معین کر دی ہو تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جاسکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معین بیرون میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۸.

و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۳۶.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۸.

③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۳۶-۳۷.

④ "لباب المناسک" و "المسئل المتقسط"، (باب الحج عن الغیر)، ص ۴۳۴.

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۸.

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ج ۱، ص ۲۵۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر مطلب العمل علی القیاس... إلخ، ج ۴، ص ۳۷.

مسئلہ ۲۷: کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظمہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اُس کا انتقال ہو گیا تو اگر اسی سال اُس پر حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اور اگر وقوف کے بعد انتقال ہوا تو حج ہو گیا، پھر اگر طواف فرض باقی ہے اور وصیت کر گیا کہ اُس کا حج پورا کر دیا جائے تو اُس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کر دی جائے۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: راستہ میں انتقال ہوا اور حج بدل کی وصیت کر گیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کر دی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے، اگرچہ اس کے مال کی تہائی اتنی تھی کہ اُس کے وطن سے بھیجا جاسکتا اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی یا وہ رقم اتنی بتائی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جاسکتا تو گنہگار ہوا اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: وصی نے یعنی جس کو کہہ گیا کہ تو میری طرف سے حج کر دینا، غیر جگہ سے بھیجا اور تہائی اتنی تھی کہ وطن سے بھیجا جاسکتا ہے تو یہ حج میت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ وصی کی طرف سے ہوا، لہذا میت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جب کہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آسکتا ہو تو ہو جائے گا۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: مال اس قابل نہیں کہ وطن سے بھیجا جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں، پھر اگر حج کے بعد کچھ بچ رہا جس سے معلوم ہوا کہ اوراد ہر سے بھیجا جاسکتا تھا تو وصی پر اس کا تاوان ہے، لہذا دوبارہ حج بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہو سکتا تھا مگر جب کہ بہت تھوڑی مقدار بچی مثلاً توشہ وغیرہ۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اگر اس کے لیے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجا جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ مکہ معظمہ سے زیادہ قریب ہو وہاں سے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کر دینا تو ایک حج کر دیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو ایک حج کر دیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب في حج الصرورة، ج ۴، ص ۲۷.

② ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب في حج الصرورة، ج ۴، ص ۲۷.

③ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج ۱، ص ۲۵۹.

و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ج ۴، ص ۲۷.

④ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ج ۱، ص ۲۵۹.

⑤ المرجع السابق.

جائے یا کئی حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے ہیں تو جتنے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں، اب اگر کچھ بچ رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اول ہے۔ یوہیں اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے مال میں ہزار روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرادیے جائیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: اگر وصی سے یہ کہا کہ کسی کو مال دے کر میری طرف سے حج کرا دینا تو وصی خود اُس کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے تو وصی خود بھی کر سکتا ہے اور اگر وصی وارث بھی ہے یا وصی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حج بدل کرے تو اب باقی ورثہ اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: حج کی وصیت کی تھی اُس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کر لیا، پھر وہ مال جو حج کے لیے نکالا تھا ضائع ہو گیا تو اب جو باقی ہے اُس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر تلف ہو جائے تو بقیہ کی تہائی سے علیٰ ہذا القیاس یہاں تک کہ مال ختم ہو جائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہوا ہو یا اس کے پاس سے جس کو حج کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔⁽³⁾ (منک)

مسئلہ ۳۵: جسے حج کرنے کو بھیجا و قوفِ عرفہ سے پیشتر اس کا انتقال ہو گیا یا مال چوری گیا پھر جو مال باقی رہ گیا، اُس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لیے کسی کو بھیجا جائے اور اگر اتنے میں وطن سے نہیں بھیجا جاسکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مر گیا یا پھر مال چوری ہو گیا تو اب جو کچھ مال ہے، اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یکے بعد دیگرے یوہیں کرتے رہیں، یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہی کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہو گئی اور اگر قوفِ عرفہ کے بعد مرا تو وصیت پوری ہو گئی۔⁽⁴⁾ (درمختار وغیرہ)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۵۹.

و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر مطلب العمل علی القیاس دون الاستحسان هنا، ج ۴، ص ۲۷.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۵۹.

③ "لباب المناسک" و "المسلك المتقسط"، (باب الحج عن الغیر)، ص ۴۵۴-۴۵۵.

④ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۳۷، وغیرہ.

- مسئلہ ۳۶:** جسے بھیجا تھا وہ وقوف کر کے بغیر طواف کیے واپس آیا تو میت کا حج ہو گیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حلال نہیں، اُسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو افعال باقی ہیں ادا کرے۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)
- مسئلہ ۳۷:** وصی نے کسی کو اس سال حج بدل کے لیے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا، سال آئندہ جا کر ادا کیا تو ہو گیا اُس پر تاوان نہیں۔^(۲) (عالمگیری)
- مسئلہ ۳۸:** جسے بھیجا وہ مکہ معظمہ میں جا کر بیمار ہو گیا اور سارا مال خرچ ہو گیا تو وصی کے ذمہ واپسی کے لیے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔^(۳) (عالمگیری)
- مسئلہ ۳۹:** جسے حج کے لیے مقرر کیا وہ بیمار ہو گیا تو اُسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے، ہاں اگر بھیجنے والے نے اُسے اجازت دیدی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے۔ لہذا بھیجتے وقت چاہیے کہ یہ اجازت دیدی جائے۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)
- مسئلہ ۴۰:** اگر اس سے یہ کہہ دیا کہ خرچ ختم ہو جائے تو قرض لے لینا اور اُس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔^(۵) (عالمگیری)
- مسئلہ ۴۱:** احرام کے بعد راستہ میں مال چوری گیا، اُس نے اپنے پاس سے خرچ کر کے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکم قاضی بھیجنے والے سے وصول نہیں کر سکتا۔^(۶) (عالمگیری)
- مسئلہ ۴۲:** یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مر گیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جب کہ حصر کر دیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے۔^(۷) (عالمگیری)
- مسئلہ ۴۳:** ایک شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کے لیے خرچ دے کر بھیجا، بعد اس کے اس کا انتقال ہو گیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اُس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگرچہ احرام باندھ چکا ہو۔^(۸) (درمختار)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۶۰.

② المرجع السابق. ③ المرجع السابق.

④ المرجع السابق. و "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۲۶.

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۶۰.

⑥ المرجع السابق. ⑦ المرجع السابق.

⑧ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ج ۴، ص ۴۰.

مسئلہ ۴۴: مصارفِ حج سے مراد وہ چیز ہیں جن کی سفرِ حج میں ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا پانی، راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، مشکیزہ، کھانے پینے کے برتن، جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کے لیے صابون، پہرا دینے والے کی اجرت، حجامت کی بنوائی غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو، نہ بہت کمی اور اُس کو یہ اختیار نہیں کہ اس مال میں سے خیرات کرے یا کھانا فقیروں کو دیدے یا کھاتے وقت دوسروں کو بھی کھلائے ہاں اگر بھیجنے والے نے ان امور کی اجازت دیدی ہو تو کر سکتا ہے۔^(۱) (لباب)

مسئلہ ۴۵: جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرتا تھا اور اب خادم سے کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرتا تھا تو بھیجنے والے کے ذمہ۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶: حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے، اُسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کتنی ہی تھوڑی سی چیز ہو، یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا وہ اور کپڑے اور برتن غرض تمام سامان واپس کر دے بلکہ اگر شرط کر لی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو صورتوں میں، اول یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کر دے کہ جو بچے اُسے اپنے کو تو وہ بہہ کر دینا اور قبضہ کر لینا، دوم یہ کہ اگر قریب بمرگ ہو تو اُسے وصیت کر دے کہ جو بچے اُس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ وصی سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اُس کے لیے ہے جو بھیجا جائے یا تو جسے چاہے دیدے تو یہ وصیت باطل ہے وارث کا حق ہو جائے گا اور واپس کرنا پڑے گا۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: یہ وصیت کی کہ ایک ہزار فُلاں کو دیا جائے اور ایک ہزار مسکینوں کو اور ایک ہزار سے حج کرایا جائے اور ترکہ کی تہائی کل دو ہزار ہے تو دو ہزار میں برابر برابر کے تین حصے کیے جائیں۔ ایک حصہ تو اُسے دیں جس کے لیے کہا اور حج و مساکین کے دونوں حصے ملا کر جتنے سے حج ہو سکے حج کرایا جائے اور جو بچے مسکینوں کو دیا جائے۔^(۴) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴۸: زکاۃ و حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور زکاۃ و حج میں جسے اُس نے پہلے کہا اُسے پہلے کریں۔ اُس سے جو بچے دوسرے میں صرف کریں، فرض اور منت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے اور نفل و نذر میں نذر

① "لباب المناسک"، (باب الحج عن الغير، فصل فی النفقة)، ص ۴۵۶-۴۵۷.

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۶۰.

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الحج عن الغير مطلب العمل علی القیاس... إلخ، ج ۴، ص ۳۸.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصیۃ بالحج، ج ۱، ص ۲۶۰.

مقدم ہے اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اُس نے پہلے کہا۔^(۱) (ردالمحتار)

ہدی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَنْ يُعْظِمِ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ ۝ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَىٰ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ط ﴿۲﴾

”اور جو اللہ (عزوجل) کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے، تمہارے لیے چوپایوں میں ایک مقرر میعاد تک فائدے ہیں پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔ اور ہر اُمت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر کی کہ اللہ (عزوجل) کا نام ذکر کریں، اُن بے زبان چوپایوں پر جو اُس نے انہیں دیے۔“

اور فرماتا ہے:

﴿ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ ۗ فَإِذَا رَجَبْتَٰ جُنُوبَهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۗ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ط كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدٰكُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝ ﴿۳﴾

”اور قربانی کے اونٹ، گائے ہم نے تمہارے لیے اللہ (عزوجل) کی نشانیوں سے کیے، تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو اُن پر اللہ (عزوجل) کا نام لو، ایک پاؤں بندھے، تین پاؤں سے کھڑے پھر جب اُن کی کروٹیں گرجائیں تو اُن میں سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔ یو ہیں ہم نے ان کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ تم احسان مانو، اللہ (عزوجل) کو ہرگز نہ اُن کے گوشت پہنچتے ہیں، نہ اُن کے خون، ہاں اُس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ یو ہیں اُن کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ تم اللہ (عزوجل) کی بڑائی بولو، اُس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور خوشخبری پہنچا دینیکی کرنے والوں کو۔“

① ”الدرالمختار“، کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ج ۴، ص ۴۱.

② پ ۱۷، الحج: ۳۲-۳۴.

③ پ ۱۷، الحج: ۳۶-۳۷.

(احادیث)

حدیث ۱: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بنائے پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اُن کے گلوں میں ڈالے اور اُن کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔ (1)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ ازواجِ مطہرات کی طرف سے حج میں گائے ذبح کی۔ (2)

حدیث ۳: صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جب تو مجبور ہو جائے تو ہدیٰ پر معروف کے ساتھ سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔“ (3)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے۔ انھوں نے عرض کی، ان میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں؟ فرمایا: ”اُسے نحر کر دینا اور خون سے اُس کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اُس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔“ (4)

حدیث ۵: صحیحین میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانوروں پر مامور فرمایا اور مجھے حکم فرمایا: کہ ”گوشت اور کھالیں اور جھول تصدق کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرمایا کہ ہم اُسے اپنے پاس سے دیں گے۔“ (5)

حدیث ۶: ابوداؤد عبد اللہ بن قرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ پانچ یا چھ اونٹ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں قربانی کے لیے پیش کیے گئے، وہ سب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں (یعنی ہر

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب استحباب بحث الهدیٰ إلى الحرم... إلخ، الحدیث: ۳۱۹۸، ص ۸۹۷.

② ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جواز الاشتراك فی الهدیٰ... إلخ، الحدیث: ۳۱۹۱ - ۳۱۹۲، ص ۸۹۶.

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب جواز ركوب البدنة... إلخ، الحدیث: ۳۲۱۴، ص ۸۹۷.

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب ما یفعل بالهدیٰ إذا عطب فی الطريق، الحدیث: ۳۲۱۶، ص ۸۹۸.

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الصدقة بلحوم الهدایا... إلخ، الحدیث: ۳۱۸۰، ص ۸۹۶.

ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں یا اس لیے کہ پہلے جسے چاہیں ذبح فرمائیں (پھر جب اُن کی کروٹیں زمین سے لگ گئیں تو فرمایا: ”جو چاہے ٹکڑا لے لے۔“ (1)

مسئلہ ۱: ہدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لیے حرم کو لے جایا جائے۔ یہ تین قسم کے جانور ہیں: ① بکری، اس میں بھیڑ اور دُنْبہ بھی داخل ہے۔ ② گائے، بھینس بھی اسی میں شمار ہے۔ ③ اونٹ۔ ہدی کا ادنیٰ درجہ بکری ہے تو اگر کسی نے حرم کو قربانی بھیجنے کی منت مانی اور معین نہ کی تو بکری کافی ہے۔ (2) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: قربانی کی نیت سے بھیجا یا لے گیا جب تو ظاہر ہے کہ قربانی ہے اور اگر بدنہ کے گلے میں ہار ڈال کر ہانکا جب بھی ہدی ہے اگرچہ نیت نہ ہو۔ اس لیے کہ اس طرح قربانی ہی کو لے جاتے ہیں۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳: قربانی کے جانور میں جو شرطیں ہیں وہ ہدی کے جانور میں بھی ہیں مثلاً اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی مگر بھیڑ دُنْبہ چھ مہینے کا اگر سال بھر والی کی مثل ہو تو ہو سکتا ہے اور اونٹ گائے میں یہاں بھی سات آدمی کی شرکت ہو سکتی ہے۔ (4) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: اونٹ، گائے کے گلے میں ہار ڈال دینا مسنون ہے اور بکری کے گلے میں ہار ڈالنا سنت نہیں مگر صرف شکرانہ یعنی تمتع و قران اور نفل اور منت کی قربانی میں سنت ہے، احصار اور جرمانہ کے دم میں نہ ڈالیں۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ہدی اگر قران یا تمتع کا ہو تو اس میں سے کچھ کھا لینا بہتر ہے۔ یوہیں اگر نفل ہو اور حرم کو پہنچ گیا ہو اور اگر حرم کو نہ پہنچا تو خود نہیں کھا سکتا، فقرا کا حق ہے اور ان تین کے علاوہ نہیں کھا سکتا اور جسے خود کھا سکتا ہے، مالداروں کو بھی کھا سکتا ہے، نہیں تو نہیں اور جس کو کھا نہیں سکتا اس کی کھال وغیرہ سے بھی نفع نہیں لے سکتا۔ (6) (درمختار)

مسئلہ ۶: تمتع و قران کی قربانی دسویں سے پہلے نہیں ہو سکتی اور دسویں کے بعد کی تو ہو جائے گی مگر دم لازم ہے کہ تاخیر جائز نہیں اور ان دو کے علاوہ کے لیے کوئی دن معین نہیں اور بہتر دسویں ہے۔ حرم میں ہونا سب میں ضروری ہے، منی کی

① ”سنن أبي داود“، كتاب المناسك، (باب)، الحديث: ۱۷۶۵، ص ۱۳۵۴.

② ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الحج، باب الهدى، ج ۴، ص ۴۱، وغیرہ.

③ ”ردالمحتار“، كتاب الحج، باب الهدى، ج ۴، ص ۴۲.

④ ”الدرالمختار“، كتاب الحج، باب الهدى، ج ۴، ص ۴۲، وغیرہ.

⑤ ”الفتاوى الهندية“، كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ج ۱، ص ۲۶۱.

⑥ ”الدرالمختار“، كتاب الحج، باب الهدى، ج ۴، ص ۴۵.

خصوصیت نہیں ہاں دسویں کو ہو تو منیٰ میں ہونا سنت ہے اور دسویں کے بعد مکہ میں۔ منّت کے بدنہ کا حرم میں ذبح ہونا شرط نہیں جبکہ منّت میں حرم کی شرط نہ لگائی۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: ہدی کا گوشت حرم کے مساکین کو دینا بہتر ہے، اس کی ٹکیل اور جھول کو خیرات کر دیں اور قصاب کو اس کے گوشت میں سے کچھ نہ دیں۔ ہاں اگر اُسے بطور تصدق دیں تو حرج نہیں۔⁽²⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: ہدی کے جانور پر بلا ضرورت سوار نہیں ہو سکتا نہ اس پر سامان لاد سکتا ہے اگرچہ نفل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہو یا سامان لاد اور اس کی وجہ سے اُس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدق کرے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: اگر وہ دودھ والا جانور ہے تو دودھ نہ دو ہے اور تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیا کرے کہ دودھ موقوف ہو جائے اور اگر ذبح میں وقفہ ہو اور نہ دوہنے سے ضرر ہوگا تو دوہ کر دودھ خیرات کر دے اور اگر خود کھا لیا یا غنی کو دیدیا یا ضائع کر دیا تو اتنا ہی دودھ یا اس کی قیمت مساکین پر تصدق کرے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: اگر وہ بچہ جنی تو بچہ کو تصدق کر دے یا اُسے بھی اُس کے ساتھ ذبح کر دے اور اگر بچہ کو بیچ ڈالا یا ہلاک کر دیا تو قیمت کو تصدق کرے اور اس قیمت سے قربانی کا جانور خرید لیا تو بہتر ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: غلطی سے اُس نے دوسرے کے جانور کو ذبح کر دیا اور دوسرے نے اُس کے جانور کو تو دونوں کی قربانیاں ہو گئیں۔⁽⁶⁾ (منک)

مسئلہ ۱۲: اگر جانور حرم کو لے جا رہا تھا راستہ میں مرنے لگا تو اُسے وہیں ذبح کر ڈالے اور خون سے اُس کا ہار رنگ دے اور کوہان پر چھاپا لگا دے تاکہ اُسے مالدار لوگ نہ کھائیں، فقرا ہی کھائیں پھر اگر وہ نفل تھا تو اُس کے بدلے کا دوسرا جانور لے جانا ضرور نہیں اور اگر واجب تھا تو اس کے بدلے کا دوسرا لے جانا واجب ہے اور اگر اس میں کوئی ایسا عیب آ گیا کہ قربانی

- ① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۷.
- ② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱.
- ③ "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۷.
- ④ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱.
- ⑤ المرجع السابق. و "ردالمحتار" کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۸.
- ⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱.
- ⑦ "باب المناسک"، (باب الہدایا)، ص ۴۷۴.

کے قابل نہ رہا تو اسے جو چاہے کرے اور اُس کے بدلے دوسرا لے جائے جب کہ واجب ہو۔⁽¹⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: جانور حرم کو پہنچ گیا اور وہاں مرنے لگا تو اسے ذبح کر کے مساکین پر تصدق کرے اور خود نہ کھائے اگرچہ نفل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا نقصان پیدا ہوا ہے کہ ابھی قربانی کے قابل ہے تو قربانی کرے اور خود بھی کھا سکتا ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جانور چوری گیا اُس کے بدلے کا دوسرا خرید اور اُسے ہار ڈال کر لے چلا پھر وہ مل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کی قربانی کر دے اور اگر پہلے کی قربانی کی اور دوسرے کو بیچ ڈالا تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر پچھلے کو ذبح کیا اور پہلے کو بیچ ڈالا تو اگر وہ اُس کی قیمت میں برابر تھا یا زیادہ تو کافی ہے اور کم ہے تو جتنی کمی ہوئی صدقہ کر دے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

حج کی منت کا بیان

حج کی منت مانی توج کرنا واجب ہو گیا، کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا۔ خواہ یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے لیے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے پر حج کو مشروط کیا اور وہ ہو گیا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱: احرام باندھنے یا کعبہ معظمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منت مانی توج یا عمرہ اُس پر واجب ہے اور ایک کو معین کر لینا اُس کے ذمہ ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲: پیدل حج کرنے کی منت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طواف فرض تک پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کیا تو دم دے اور اگر اکثر پیدل رہا اور کچھ سواری پر تو اُسی حساب سے بکری کی قیمت کا جتنا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات کرے۔ پیدل عمرہ کی منت مانی تو سر موٹڈانے تک پیدل رہے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہو گئے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

① "الدرالمختار"، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۴۹، وغیرہ.

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب السادس عشر فی الہدی، ج ۱، ص ۲۶۱.

③ المرجع السابق.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب السابع عشر فی النذر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۲.

⑤ المرجع السابق.

⑥ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۵۲.

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، الباب السابع عشر فی النذر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۳.

مسئلہ ۴: لونڈی غلامِ محرم کو خریدنا جائز ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ احرام توڑوادے اگرچہ انھوں نے اپنے پہلے مولیٰ کی اجازت سے احرام باندھے ہوں اور احرام توڑنے کے لیے فقط یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ احرام توڑ دیا بلکہ کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہے جو احرام میں منع تھا مثلاً بال یا ناخن ترشوانا یا خوشبو لگانا۔ اس کی ضرورت نہیں کہ حج کے افعال بجالا کر احرام توڑے اور قربانی بھیجنا بھی ضروری نہیں مگر آزادی کے بعد قربانی اور حج و عمرہ واجب ہے اگر حج کا احرام تھا اور عمرہ اگر عمرہ کا احرام تھا۔^(۱) (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ ۵: افضل یہ ہے کہ اس خریدی ہوئی لونڈی کا احرام جماع کے علاوہ کسی اور چیز سے کھلوادے اور جماع سے بھی احرام کھل جائے گا مگر جب کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ احرام سے ہے اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو جائے گا۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶: اگر مولیٰ نے احرام کھلوادیا پھر اس نے باندھا پھر کھلوادیا، اگر چند بار اسی طرح ہوا پھر اسی سال احرام باندھ کر حج کر لیا تو کافی ہو گیا اور اگر سال آئندہ میں حج کیا تو ہر بار احرام کھولنے کا ایک ایک عمرہ کرے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۷: احرام کی حالت میں نکاح ہو سکتا ہے کسی احرام والی عورت سے نکاح کیا تو اگر نفل کا احرام ہے کھلواسکتا ہے اور فرض کا ہے تو دو صورتیں ہیں۔ اگر عورت کا محرم ساتھ میں ہے تو نہیں کھلواسکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلواسکتا ہے اور اگر اس کا محرم نہ ہو نا معلوم نہ ہو اور جماع کر لیا تو حج فاسد ہو گیا۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: مسافر خانہ بنانا، حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل یعنی جب کہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے۔

علامہ شامی نے نہایت نفیس حکایت اس بیان میں نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لیکر حج کو جا رہے تھے، ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انھوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے، جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگا، اللہ (عزوجل) تمہارا حج قبول فرمائے۔ انھیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے، میں تو حج کو گیا نہیں، یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ خواب میں زیارتِ اقدس سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا: کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا کہ: ”تو نے جو میری اہلبیت کی خدمت کی، اس کی عوض میں اللہ

① ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۵۲.

② ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الہدی، ج ۴، ص ۵۳.

③ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب المناسک، الباب السابع عشر فی النذر بالحج، ج ۱، ص ۲۶۴.

④ المرجع السابق.

عزوجل نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا، جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔“ (1)

مسئلہ ۹: حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ محو ہو جائے گا، واپس آکر ادا کرنے میں پھر دیر کی تو پھر یہ نیا گناہ ہوا۔ (2) (در مختار)

مسئلہ ۱۰: وقوف عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ دو عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حج اکبر کہتے ہیں۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ حَرَمِكَ وَحَرَمَ حَبِيبِكَ بِجَاهِهِ عِنْدَكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَآبِنِهِ وَحِزْبِهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

فضائلِ مدینہ طیبہ

حدیث ۱: صحیح مسلم و ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے، قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔“ (3)

(مدینہ طیبہ کی اقامت)

حدیث ۲ و ۳: نیز مسلم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”مدینہ لوگوں کے لیے بہتر ہے اگر جانتے، مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و مشقت پر جو ثابت قدم رہے گا روز قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا۔“ (4)

اور ایک روایت میں ہے، ”جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا، اللہ (عزوجل) اُسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔“ (5) اسی کی مثل بزار نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴: صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

① ”ردالمحتار“، کتاب الحج، باب الہدی، مطلب فی تفصیل الحج علی الصدقة، ج ۴، ص ۵۴.

② ”الدرالمختار“، کتاب الحج، باب الہدی، مطلب فی تکفیر الحج الکبائر، ج ۴، ص ۵۶.

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة... إلخ، الحدیث: ۳۳۴۷، ص ۹۰۷.

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فی فضل المدینة... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۸، ص ۹۰۵.

⑤ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فی فضل المدینة... إلخ، الحدیث: ۳۳۱۹، ص ۹۰۵.

فرماتے سنا: کہ ”یمن فتح ہوگا، اس وقت کچھ لوگ دوڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی اطاعت میں ہیں لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور شام فتح ہوگا کچھ لوگ دوڑتے آئیں گے اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔ اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کرتے آئیں گے اور اپنے گھر والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔“ (1)

حدیث ۵: طبرانی کبیر میں ابی اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر حاضر تھے (ان کے کفن کے لیے صرف ایک کملی تھی) جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا مونہ چھپاتے قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کملی سے مونہ چھپا دو اور پاؤں پر یہ گھاس ڈال دو۔“ پھر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے سراقس اٹھایا، صحابہ کو روتا پایا۔ ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے، وہاں کھانا اور لباس اور سواری انھیں ملے گی پھر وہاں سے اپنے گھر والوں کو لکھ بھیجیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ کہ تم حجاز کی خشک زمین پر پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر جانتے۔“ (2)

حدیث ۶ تا ۸: ترمذی وابن ماجہ وابن حبان و بیہقی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا، میں اُس کی شفاعت فرماؤں گا۔“ (3) اور اسی کی مثل صمیہ اور سبیحہ اسمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔

(مدینہ طیبہ کے برکات)

حدیث ۹: صحیح مسلم وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگ جب شروع شروع پھل دیکھتے، اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لاتے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اسے لے کر یہ کہتے: الہی! تو ہمارے لیے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مُد میں برکت کر، یا اللہ! (عزوجل) بے شک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انھوں نے مکہ کے لیے

1 ”صحیح البخاری“، کتاب فضائل المدینة، باب من رغب عن المدینة، الحدیث: ۱۸۷۵، ص ۱۴۶.

2 ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحدیث: ۵۸۷، ج ۱۹، ص ۲۶۵.

3 ”جامع الترمذی“، أبواب المناقب، باب ماجاء فی فضل المدینة، الحدیث: ۳۹۱۷، ص ۲۰۵۲.

تجھ سے دُعا کی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے دُعا کرتا ہوں، اُسی کی مثل جس کی دعا مکہ کے لیے انھوں نے کی اور اتنی ہی اور (یعنی مدینہ کی برکتیں مکہ سے دوچند ہوں)۔ پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اُسے بلا کروہ کھجور عطا فرمادیتے۔⁽¹⁾

حدیث ۱۳۱۰ تا ۱۳۱۱: صحیح مسلم میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا اللہ! (عزوجل) تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اُس کی آب و ہوا کو ہمارے لیے درست فرمادے اور اُس کے صاع و مُد میں برکت عطا فرما اور یہاں کے بخار کو منتقل کر کے جحفہ میں بھیج دے۔“⁽²⁾ (یہ دعا اُس وقت کی تھی، جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے اور یہاں کی آب و ہوا صحابہ کرام کو نا موافق ہوئی کہ پیشتر یہاں وبائی بیماریاں بکثرت ہوتیں) یہ مضمون کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے دوچند یہاں برکتیں ہوں۔⁽³⁾ مولیٰ علی و ابوسعید و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

(اہل مدینہ کے ساتھ بُرائی کرنے کے نتائج)

حدیث ۱۴: صحیح بخاری و مسلم میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا، ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۱۵: ابن حبان اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا، اللہ (عزوجل) اُسے خوف میں ڈالے گا۔“⁽⁵⁾

حدیث ۱۶ اور ۱۷: طبرانی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ (عزوجل)! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انھیں ڈرائے تو اُسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے، نہ نفل۔“⁽⁶⁾ اسی کی مثل نسائی و طبرانی نے سائب بن خلد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸: طبرانی کبیر میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب فضل المدینة... إلخ، الحدیث: ۳۳۳۴، ص ۹۰۶۔

② ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة... إلخ، الحدیث: ۳۳۴۲، ص ۹۰۶۔

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینة... إلخ، الحدیث: ۳۳۳۶، ص ۹۰۶۔

④ ”صحیح البخاری“، کتاب فضائل المدینة، باب اثم من کاد اهل المدینة، الحدیث: ۱۸۷۷، ص ۱۴۷۔

⑤ ”الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان“، کتاب الحج، باب فضل المدینة، الحدیث: ۳۷۳۰، ج ۶، ص ۲۰۔

⑥ ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، الحدیث: ۳۵۸۹، ج ۲، ص ۳۷۹۔

اہل مدینہ کو ایذا دے گا، اللہ (عزوجل) اُسے ایذا دے گا اور اس پر اللہ (عزوجل) اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے، نہ نفل۔“ (1)

حدیث ۱۹: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یثرب (2) کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے، لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کے میل کو۔“ (3)

حدیث ۲۰: صحیحین میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرا دیتے ہیں) اس میں نہ دجال آئے، نہ طاعون۔“ (4)

حدیث ۲۱: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مکہ و مدینہ کے سوا کوئی شہر ایسا نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے، مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پر اباندھ کر پہراندہ دیتے ہوں، دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آ کر اترے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔“ (5)

حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ (6)

- ①..... ”مجمع الزوائد“، کتاب الحج، باب فیمن اخاف اهل المدينة... إلخ، الحدیث: ۵۸۲۶، ج ۳، ص ۶۵۹.
- ②..... ہجرت سے پیشتر لوگ یثرب کہتے تھے مگر اس نام سے پکارنا جائز نہیں کہ حدیث میں اس کی ممانعت آئی، بعض شاعر اپنے اشعار میں مدینہ طیبہ کو یثرب لکھا کرتے ہیں انھیں اس سے احتراز لازم اور ایسے شعر کو پڑھیں تو اس لفظ کی جگہ طیبہ پڑھیں کہ یہ نام حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے رکھا ہے، بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ ۱۲ منہ حفظ رہے۔
- ③..... ”صحیح البخاری“، کتاب فضائل المدینة، باب فضل المدينة... إلخ، الحدیث: ۱۸۷۱، ص ۱۴۶.
- ④..... ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب صیانة المدينة من دخول الطاعون... إلخ، الحدیث: ۳۳۵۰، ص ۹۰۷.
- ⑤..... ”صحیح مسلم“، کتاب الفتن... إلخ، باب قصة الحساسة، الحدیث: ۷۳۹۰، ص ۱۱۸۹.
- ⑥..... پ ۵، النساء: ۶۴.

”اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور تمہارے حضور حاضر ہو کر اللہ (عزوجل) سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی اُن کے لیے استغفار کریں تو اللہ (عزوجل) کو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا پائیں گے۔“

حدیث ۱: دارقطنی و بیہقی وغیرہما عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میری قبر کی زیارت کرے، اس کے لیے میری شفاعت واجب۔“ (1)

حدیث ۲: طبرانی کبیر میں انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میری زیارت کو آئے سوا میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لیے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔“ (2)

حدیث ۳: دارقطنی و طبرانی انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور بعد میری وفات کے میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔“ (3)

حدیث ۴: بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا، قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھے گا۔“ (4)

حدیث ۵: بیہقی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: ”جو شخص میری زیارت کرے گا، قیامت کے دن میں اُس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھائے گا۔“ (5)

حدیث ۶: ابن عدی کامل میں انھیں سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اُس نے مجھ پر جفا کی۔“ (6)

(۱) زیارت اقدس قریب بواجب ہے۔ بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں راہ میں خطر ہے، وہاں

① ”سنن الدار قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۶۶۹، ج ۲، ص ۳۵۱.

② ”المعجم الکبیر“ للطبرانی، باب العین، الحدیث: ۱۳۱۴۹، ج ۱۲، ص ۲۲۵.

③ ”سنن الدار قطنی“، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۶۶۷، ج ۲، ص ۳۵۱.

④ ”شعب الإیمان“، باب فی المناسک، فضل الحج و العمرة، الحدیث: ۴۱۵۱، ج ۳، ص ۴۸۸.

⑤ ”السنن الکبری“ للبیہقی، کتاب الحج، باب زیارة قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۰۲۷۳، ج ۵، ص ۴۰۳.

⑥ ”الکامل فی ضعفاء الرجال“، الحدیث: ۱۹۵۶، ج ۸، ص ۲۴۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما.

بیماری ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ خبردار! کسی کی نہ سُنو اور ہرگز محرومی کا داغ لے کر نہ پلٹو۔ جان ایک دن ضرور جانی ہے، اس سے کیا بہتر کہ اُن کی راہ میں جائے اور تجربہ ہے کہ جو اُن کا دامن تھام لیتا ہے، اُسے اپنے سایہ میں آرام لے جاتے ہیں، کیل کا کھٹکا نہیں ہوتا۔

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

والحمد للہ (۲) حاضری میں خالص زیارت اقدس کی نیت کرو، یہاں تک کہ امام ابن الہمام فرماتے ہیں: اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔ (۱)

(۳) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و قساوت قلبی ہے اور اس حاضری کو قبول حج و سعادت دینی و دنیوی کے لیے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و نورانیت کے لیے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے کہ: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَىٰ**. (۲) اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہ ہے، جو اُس نے نیت کی۔

(۴) راستے بھر درود و ذکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے، شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے۔

(۵) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ ہولو، روتے، سر جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، درود شریف کی اور کثرت کرو

اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ۔

جائے سرست اینکہ تو پامی نہی پائے نہ بینی کہ کجامی نہی
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قبہ انور پر نگاہ پڑے، درود سلام کی خوب کثرت کرو۔

(۶) جب شہر اقدس تک پہنچو، جلال و جمال محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازہ شہر میں داخل

ہوتے وقت پہلے دہنا قدم رکھو اور پڑھو:

①..... "فتح القدیر"، کتاب الحج، مسائل منشورہ، ج ۳، ص ۹۴.

②..... "صحیح البخاری"، [کتاب بدء الوحی] الحدیث: ۱، ص ۱.

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ، اَللّٰهُمَّ
اَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَاءَكَ
وَاهْلَ طَاعَتِكَ وَاَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مُسْتَوْلٍ . (1)

(۷) حاضری مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارغ ہو ان کے سوا
کسی بیکاریات میں مشغول نہ ہو معاً وضو و مسواک کرو اور غسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خوشبو لگاؤ
اور مشک افضل۔

(۸) اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو، رونانہ آئے تو رونے کا مونہ بناؤ اور دل کو
بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف التجا کرو۔

(۹) جب در مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا اٹھو جیسے سرکار سے حاضری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ
اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن ادب ہو کر داخل ہو۔

(۱۰) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیال غیر
سے پاک کرو، مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔

(۱۱) اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کتر اجاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو
پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔

(۱۲) ہر گز ہر گز مسجد اقدس میں کوئی حرف چلا کر نہ نکلے۔

(۱۳) یقین جانو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات
شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی موت صرف وعدہ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا انتقال
صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاج کی مدخل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اور ائمہ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

①..... اللہ (عزوجل) کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ (عزوجل) نے چاہا، نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عزوجل) سے، اے رب! سچائی کے
ساتھ مجھ کو داخل کرو اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا۔ الہی! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیاء اور فرمانبردار بندوں کے لیے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر
رحم فرما، اے بہتر سوال کیے گئے۔ ۱۲

فرماتے ہیں:

لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَحَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُشَاهَدَتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ
وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ وَذَلِكَ عِنْدَهُ جَلِيٌّ لَا خِفَاءَ بِهِ . (1)

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، اُن کی نیتوں، اُن کے ارادوں، اُن کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔

امام رحمہ اللہ تلمیذ امام محقق ابن الہمام ”منک متوسط“ اور علی قاری مکی اس کی شرح ”مسلك متقسط“ میں فرماتے ہیں:
وَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِحُضُورِكَ وَقِيَامِكَ وَسَلَامِكَ أَيُّ بَلِّ بِجَمِيعِ أَفْعَالِكَ
وَأَحْوَالِكَ وَارْتِحَالِكَ وَمَقَامِكَ . (2)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و احوال و کوچ و مقام سے آگاہ ہیں۔

(۱۴) اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی، ورنہ اگر غلبہ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربار اقدس صرف قُلُّ يَا اور قُلُّ هُوَ اللَّهُ سے بہت ہلکی مگر رعایت سنت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسط مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اُس کے نزدیک ادا کرو پھر سجدہ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الہی! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب اور اُن کا اور اپنا قبول نصیب کر، آمین۔

(۱۵) اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عفو و کرم کی امید رکھتے، حضور والا کی پائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار انور میں رُو بقبلہ جلوہ فرما ہیں، اس سمت سے حاضر ہو گے تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نگاہ بیکس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لیے دونوں جہاں میں کافی ہے، والحمد للہ۔

(۱۶) اب کمال ادب و ہیبت و خوف و امید کے ساتھ زیرِ قدم اُس چاندی کی کیل کے سامنے جو حجرہ مطہرہ کی جنوبی

①..... ”المدخل“ لابن الحاج، فصل فی زیارة القبور، ج ۱، ص ۱۸۷.

②..... ”لباب المناسک“ و ”المسلك المتقسط“، (باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۰۸.

دیوار میں چہرہ انور کے مقابل لگی ہے، کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔

لباب و شرح لباب و اختیار شرح مختار و فتاویٰ عالمگیری وغیرہا معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ: **يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلَاةِ** (1) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سامنے ایسا کھڑا ہو، جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یہ عبارت عالمگیری و اختیار کی ہے۔

اور لباب میں فرمایا: **وَاضْعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ** (2) دست بستہ دہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو۔

(۱۷) خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے، بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہ ان کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلا یا، اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ تمہاری طرف تھی، اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے، وللہ الحمد۔

(۱۸) **أَلْحَمْدُ لِلَّهِ** اب دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے، نہایت ادب و وقار کے ساتھ باواز حزیں و صوت درد آگین و دل شرمناک و جگر چاک چاک، معتدل آواز سے، نہ بلند و سخت (کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں)، نہ نہایت نرم و پست (کہ سنت کے خلاف ہے اگرچہ وہ تمہارے دلوں کے خظروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تصریحات ائمہ سے گزرا)، مجرا و تسلیم، بجالاؤ اور عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْكَلْبِ وَأَصْحَابِكَ وَأُمَّتِكَ أَجْمَعِينَ ط (3)

(۱۹) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے اور ملال و کسل نہ ہو صلاۃ و سلام کی کثرت کرو، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگو، بار بار عرض کرو:

①....."الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب المناسک، خاتمہ فی زیارة قبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ج ۱، ص ۲۶۵.

②....."لباب المناسک" للسنندی، (باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)، ص ۵۰۸.

③.....المرجع السابق.

اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، اے اللہ (عزوجل) کے رسول! آپ پر سلام۔ اے اللہ (عزوجل) کی تمام مخلوق سے بہتر! آپ پر سلام۔ اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے! آپ پر سلام۔ آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔ ۱۲

أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ . (1)

(۲۰) پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی بجلاؤ۔ شرعاً اس کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں، وصیت کرتا ہے کہ جب انھیں حاضری بارگاہ نصیب ہو، فقیر کی زندگی میں یا بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں ضروری یہ الفاظ عرض کر کے اس نالائق ننگ خلاق پر احسان فرمائیں۔ اللہ (عزوجل) اُن کو دونوں جہان میں جزائے خیر بخشے آمین۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الْكَ وَذَوِيكَ فِي كُلِّ اِنْ وَلِحُظَّةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ
أَلْفَ مَرَّةٍ مِنْ عُبَيْدِكَ أَمَجَّدَ عَلَيَّ يَسْتَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ . (2)

(۲۱) پھر اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھرہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ نورانی کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيرَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ
رَسُولِ اللَّهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ . (3)

(۲۲) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْأَرْبَعِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْإِسْلَامِ
وَالْمُسْلِمِينَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ . (4)

(۲۳) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پلٹو اور صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو:

السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيفَتَيْ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيرَي رَسُولِ اللَّهِ ط السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا

①..... یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے شفاعت مانگتا ہوں۔ ۱۲

②..... یا رسول اللہ! (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور اور حضور کی آل اور سب علاقہ والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس لاکھ درود سلام حضور کے حقیر غلام امجد علی کی طرف سے، وہ حضور سے شفاعت مانگتا ہے، حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔ ۱۲

③..... ”لباب المناسک“ للسندي، (باب زیارة سيد المرسلين، صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص ۵۱۰.

اے خلیفہ رسول اللہ! آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر! آپ پر سلام، اے غار ثور میں رسول اللہ کے رفیق! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں۔ ۱۲

④..... ”لباب المناسک“ للسندي، (باب زیارة سيد المرسلين، صلى الله تعالى عليه وسلم)، ص ۵۱۱، وغیرہ.

اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام، اے اسلام اور مسلمین کی عزت! آپ پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں۔ ۱۲

صَجِيعِي رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط أَسْأَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ط صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْمَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ . (1)

(۲۳) یہ سب حاضر یا محل اجابت ہیں، دُعا میں کوشش کرو۔ دُعاے جامع کرو اور دُرود پر قناعت بہتر اور چاہو تو یہ

دعا پڑھو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ رَسُولَكَ وَأَبَابُكَرَ وَعُمَرَ وَأَشْهَدُ الْمَلَائِكَةَ النَّازِلِينَ عَلَيَّ هَذِهِ الرَّوْضَةَ الْكَرِيمَةَ الْعَاكِفِينَ عَلَيْهَا إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللَّهُمَّ إِنِّي مُقِرٌّ بِجَنَائِيَّتِي وَمَعْصِيَّتِي فَاغْفِرْ لِي وَآمِنُنْ عَلَيَّ بِالذِّئْبِ مَنْنْتَ عَلَيَّ أَوْلِيَانِكَ فَإِنَّكَ الْمَنَّانُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (2)

(۲۵) پھر منبر اطہر کے قریب دُعا مانگو۔

(۲۶) پھر جنت کی کیاری میں (یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منورہ کے درمیان ہے، اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا)

آ کر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھ کر دُعا کرو۔

(۲۷) یوہیں مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو، دُعا مانگو کہ محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص

خصوصیت۔

(۲۸) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بیکار نہ جانے دو، ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد

شریف میں باطہارت حاضر رہو، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزارو، دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ یہاں۔

(۲۹) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف (3) کی نیت کر لو، یہاں تمہاری یاد دہانی ہی کو دروازہ سے بڑھتے ہی

①..... اے رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پہلو میں آرام کرنے والے! آپ دونوں پر سلام اور اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، آپ

دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہماری سفارش کیجئے، اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر دُرود و برکت

وسلام نازل فرمائے۔ ۱۲۔

②..... ترجمہ: اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ کو اور تیرے رسول اور ابو بکر و عمر کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضہ پر نازل اور معکف ہیں، اُن سب کو گواہ

کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیرے بندہ اور رسول ہیں، اے

اللہ (عزوجل)! میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیا پر کیا۔ بیشک تو احسان کرنے

والا، بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲۔

③..... اعتکاف کے معنی ہیں مسجد میں بالقصد نیت کر کے ٹھہرنا اس لیے کہ ذکر الہی کروں گا۔ ۱۲۔

کتبہ ملے گا۔ نَوَيْتُ سُنَّتِ الْاِغْتِكَافِ . (1)

(۳۰) مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدہ شفاعت ہے۔

(۳۱) یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے، لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو، کھانے پینے کی کمی ضرور کرو اور

جہاں تک ہو سکے تصدق کرو خصوصاً یہاں والوں پر خصوصاً اس زمانہ میں کہ اکثر ضرورت مند ہیں۔

(۳۲) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور حطیم کعبہ معظمہ میں کر لو۔

(۳۳) روضہ انور پر نظر عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ یا قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اسکی کثرت کرو اور دُرود

وسلام عرض کرو۔

(۳۴) ہجگانہ یا کم از کم صبح، شام مواجہہ شریف میں عرض سلام کے لیے حاضر ہو۔

(۳۵) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے، فوراً دست بستہ ادھر منوہ کر کے صلاۃ وسلام عرض

کرو، بے اس کے ہرگز نہ گزرو کہ خلاف ادب ہے۔

(۳۶) ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت

محرومی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں، اُس کے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔“ (2)

(۳۷) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجد اول یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھو اور اس

کی مقدار سو ہاتھ طول و سو ہاتھ عرض ہے اگرچہ بعد میں کچھ اضافہ ہوا ہے، اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔

(۳۸) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے۔

(۳۹) روضہ انور کا نہ طواف کرو، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اُن کی

اطاعت میں ہے۔

(اہل بقیع کی زیارت)

(۴۰) بقیع کی زیارت سنت ہے، روضہ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن۔ اس قبرستان میں

قریب دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علماء و صلحاء وغیرہم کی گنتی نہیں۔ یہاں جب حاضر ہو

①..... میں نے سنت اعتکاف کی نیت کی ۱۲۔

②..... ”المسند“ للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۵۸۴، ج ۴، ص ۳۱۱۔

پہلے تمام مدفونین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ پڑھے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَإِنَّا أَنْشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا حِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ
لَاَهْلِ الْبَقِيعِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ. (1) اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہے تو یہ پڑھے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلَا سْتَاذِينَا وَلَا خَوَانِنَا وَلَا خَوَاتِنَا وَلَا وُلَادِنَا وَلَا حَفَادِنَا وَلَا ضَحَابِنَا وَلَا حَبَابِنَا
وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ أَوْ صَانَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (2)

اور درود شریف و سورہ فاتحہ و آیہ الکرسی و قُلْ هُوَ اللَّهُ وَغَيْرُهُ جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب اُس کا نذر کرے، اس کے بعد
بقیع شریف میں جو مزارات معروف و مشہور ہیں اُن کی زیارت کرے۔ تمام اہل بقیع میں افضل امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
صَاحِبَ الْهَجْرَتَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ
سَائِرِ الْمُسْلِمِينَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ. (3)

قبہ حضرت سیدنا ابراہیم ابن سردارِ دو عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسی قبہ شریف میں ان حضرات کرام کے بھی
مزارات طیبہ ہیں، حضرت رقیہ (حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی) حضرت عثمان بن مظعون (یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے رضاعی بھائی ہیں) عبدالرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبداللہ بن مسعود
(نہایت جلیل القدر صحابی خلفائے اربعہ کے بعد سب سے اَفْقہ) خمیس بن حذافہ سہمی و اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ان
حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرے۔

①..... تم پر سلام اے قومِ مؤمنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، اے اللہ (عزوجل)! بقیع والوں کی
مغفرت فرما، اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اور انھیں بخش دے۔ ۱۲

②..... اے اللہ (عزوجل)! ہم کو اور ہمارے والدین کو اور اُستادوں اور بھائیوں اور بہنوں اور ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور
اُس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مؤمنین و مؤمنات و مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔ ۱۲

③..... "المسلک المتقسط"، (باب زیارۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۲۰، وغیرہ۔

اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام اور اے خلفائے راشدین میں تیرے خلیفہ! آپ پر سلام، اے دو ہجرت کرنے والے! آپ پر سلام، اے
غزوہ تبوک کی نقد و جنس سے طیاری کرنے والے! آپ پر سلام، اللہ (عزوجل)! آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلا دے، آپ
سے اور تمام صحابہ سے اللہ (عزوجل)! راضی ہو۔ ۱۲

قبۃ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اسی قبہ میں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ و سر مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات طیبات ہیں، ان پر سلام عرض کرے۔

قبۃ ازواج مطہرات حضرت اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مکہ معظمہ میں اور میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سرف میں ہے۔ بقیہ تمام ازواج مکرمات اسی قبہ میں ہیں۔

قبۃ حضرت عقیل بن ابی طالب اس میں سفیان بن حارث بن عبدالمطلب و عبد اللہ بن جعفر طیار بھی ہیں اور اس کے قریب ایک قبہ ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین اولادیں ہیں۔ قبۃ بکریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی، قبۃ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قبۃ نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ان حضرات کی زیارت سے فارغ ہو کر مالک بن سنان و ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اسماعیل بن جعفر صادق و محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم و سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہو۔

بقیہ کی زیارت کس سے شروع ہو، اس میں اختلاف ہے بعض علما فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا کرے کہ یہ سب میں افضل ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شروع کرے اور بعض فرماتے ہیں کہ قبۃ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابتدا ہو اور قبۃ صفیہ پر ختم کہ سب سے پہلے وہی ملتا ہے، تو بغیر سلام عرض کیے وہاں سے آگے نہ بڑھے اور یہی آسان بھی ہے۔ (1)

(قباء شریف کی زیارت)

(۴۱) قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی میں مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”مسجد قبا میں نماز، عمرہ کی مانند ہے۔“ (2) اور احادیث صحیحہ سے ثابت کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو قبا شریف لے جاتے کبھی سوار، کبھی پیدل۔ اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

①.....”المسلك المتقسط“، (باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۲۱.

②.....”جامع الترمذی“، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء، الحدیث: ۳۲۴، ص ۱۶۷۲.

(احد کی زیارت)

(۴۲) شہدائے اُحد شریف کی زیارت کرے۔ حدیث میں ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں قبورِ شہدائے اُحد پر آتے اور یہ فرماتے: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ“۔ (1)

اور کوہِ اُحد کی بھی زیارت کرے کہ صحیح حدیث میں فرمایا: ”کوہِ اُحد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اُسے محبوب رکھتے ہیں۔“ (2)

اور ایک روایت میں ہے کہ: ”جب تم حاضر ہو تو اُس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگر چہ بھول ہو۔“ (3)

بہتر یہ ہے کہ پنجشنبہ (4) کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سید الشہدا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبد اللہ بن جحش و مُصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں ہے یہ دونوں حضرات یہیں مدفون ہیں۔ (5)

سید الشہدا کی پائیں جانب اور صحن مسجد میں جو قبر ہے، یہ دونوں شہدائے اُحد میں نہیں ہیں۔

(۴۳) مدینہ طیبہ کے وہ کونیں جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے وضو فرمایا اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جاننے بتانے والا ملے تو اُن کی بھی زیارت کرے اور اُن سے وضو کرے اور پانی پیے۔

(۴۴) اگر چاہو تو مسجد نبوی میں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوئے، آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن بقیع وغیرہ زیارات کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ (عزوجل) کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہوا، اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔

سر این جا، سجدہ این جا، بندگی ایس جا، قرار این جا

(۴۵) وقتِ رخصتِ مواجہہ نور میں حاضر ہو اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور

①.....”المسلك المتقسط في المنسك المتوسط“، (باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۲۵۔

②.....”صحیح البخاری“، کتاب الجہاد، باب فضل الخدمۃ فی الغزو، الحدیث: ۲۸۸۹، ص ۲۳۲۔

③.....”المعجم الاوسط“ للطبرانی، الحدیث: ۱۹۰۵، ج ۱، ص ۵۱۶۔

④.....جمرات۔

⑤.....”لباب المناسك“ و ”المسلك المتقسط“، (باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، ص ۵۲۵۔

تمام آداب کہ کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے ملحوظ رکھو اور سچے دل سے دعا کرو کہ الہی! ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا اَمِيْنَ اَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَاٰبِنِهِ وَحِزْبِهِ اَجْمَعِيْنَ اَمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

ت

اس کتاب کی تصنیف شب بستم ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۳۲ھ کو ختم ہوئی اور تھوڑے دنوں بعد امام اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ الاقدس کو سنا بھی دی تھی۔ فقیر جب حرین طیبین روانہ ہوا اس رسالہ کو اپنے ساتھ رکھا تھا اور بمبئی کے ایک ہفتہ قیام میں مبیضہ کیا (۱) مگر اس کی طبع میں موانع پیش آتے گئے، جن کی وجہ سے بہت تاخیر ہوئی خدا کا شکر ہے کہ اب طبع ہو گیا۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور ان صاحبوں سے نہایت عجز کے ساتھ التجا ہے کہ اس فقیر کے لیے ایمان پر ثبات اور حسن خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا رسالہ ”انور البشارہ“ پورا اس میں شامل کر دیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخل رسالہ ہیں کہ اولاً: تبرک مقصود ہے۔ دوم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہذا عبارت بھی نہ بدلی۔

فقیر ابو العلاء محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ ۲۵ رمضان مبارک ۱۳۳۱ھ

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

مطبوعات	مصنف / مؤلف	نام کتاب	نمبر شمار
دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	الموطأ	1
دارالکتب العلمیۃ بیروت	امام محمد بن ادریس شافعی، متوفی ۲۰۴ھ	المسند	2
دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	المصنف	3
دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	المسند	4
دارالکتب العربیۃ بیروت، ۱۴۰۷ھ	امام عبداللہ بن عبدالرحمن، متوفی ۲۵۵ھ	سنن الدارمی	5
دارالسلام ریاض، ۱۴۲۱ھ	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	صحیح البخاری	6
دارالسلام، ۱۴۲۱ھ	امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	صحیح مسلم	7
دارالسلام، ۱۴۲۱ھ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	سنن ابن ماجہ	8
دارالسلام، ۱۴۲۱ھ	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	سنن أبی داود	9
دارالسلام، ۱۴۲۱ھ	امام ابو یوسف محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	جامع الترمذی	10
مدینۃ الاولیاء، ملتان	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۲۸۵ھ	سنن الدار قطنی	11
مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ، ۱۴۲۳ھ	امام احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	البحر الزخار	12
دارالسلام، ۱۴۲۱ھ	امام ابو عبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	سنن النسائی	13
دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ	امام احمد بن علی شفیعی، متوفی ۳۰۷ھ	مسند أبی یعلیٰ	14
داراحیاء التراث العربیۃ بیروت، ۱۴۲۲ھ	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الكبير	15
دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	المعجم الأوسط	16
دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ	امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	الکامل فی ضعفاء الرجال	17
دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	المستدرک	18
دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۳ھ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	السنن الكبرى	19

دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۲۳ھ	امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	شرح السنة	20
دارالفکر، بیروت	علامہ علی بن حسن ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	تاریخ دمشق	21
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۱۷ھ	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	الترغیب و الترہیب	22
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۱۷ھ	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان	23
دارالفکر بیروت، ۱۳۲۱ھ	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	مشکاۃ المصابیح	24
دارالفکر بیروت، ۱۳۲۰ھ	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	مجمع الزوائد	25
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۱۹ھ	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	کنز العمال	26
دارالفکر، بیروت، ۱۳۱۳ھ	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	مرقاۃ المفاتیح	27

کتاب فقہ حنفی

مطبوعات	مؤلف / مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۳۱۵ھ	علامہ محمد بن محمد، المشہور ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	المدخل	1
باب المدینہ، کراچی	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	الجوہرۃ النیرۃ	2
کوئٹہ	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	فتح القدر	3
دارالمعرفہ، بیروت، ۱۳۲۰ھ	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	تنویر الأبصار	4
باب المدینہ کراچی، ۱۳۲۵ھ	شیخ رحمۃ اللہ سندھی، متوفی ۱۰۱۳ھ	لباب المناسک	5
باب المدینہ کراچی، ۱۳۲۵ھ	ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	المسلك المتقسط فی المنسک المتوسط	6
دارالمعرفہ، بیروت، ۱۳۲۰ھ	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	الدر المختار	7
کوئٹہ، ۱۳۰۳ھ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	الفتاویٰ الہندیۃ	8
دارالمعرفہ، بیروت، ۱۳۲۰ھ	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	ردالمحتار	9
کوئٹہ	علامہ احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۱۲۳۱ھ	حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار	10
رضا فاؤنڈیشن، لاہور	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	الفتاویٰ الرضویۃ	11